﴿... اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِاللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ﴾ (آل عمران: ٧٤) ﴿... عَسٰى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ (بنی إسرائيل: ٨٠)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ: نصیر أحمد قمر

جلد ۱ | جمعہ ۲۳ دسمبر ۱۹۹۴ء | شمارہ ۵۱

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مسیح ابن مریم ہرگز ہرگز خدا نہیں ہے۔ خدا کی عظمت مخلوق کو مت دو۔ سچے خدا کی طرف آجاؤ تا تمہارا بھلا ہو اور تمہاری عاقبت بخیر ہو

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو عجیب طور پر جاہلوں کا نشانہ ہوئے ہیں۔ ان کی زندگی کے زمانہ میں تو یہود بے دین نے ان کا نام کافر اور کذاب اور مکار اور مفتری رکھا اور ان کے رفع روحانی سے انکار کیا۔ اور پھر جب وہ فوت ہو گئے تو ان لوگوں نے جن پر انسان پرستی کی سیرت غالب تھی ان کو خدا بنا دیا۔ اور یہودی تو رفع روحانی سے بھی انکار کرتے تھے اب بمقابل ان کے رفع جسمانی کا اعتقاد ہوا اور یہ بات مشہور کی گئی کہ وہ مع جسم آسمان پر چڑھ گئے ہیں۔ گویا پہلے نبی تو روحانی طور پر بعد موت آسمان پر چڑھتے تھے مگر حضرت عیسیٰ زندہ ہونے کی حالت میں ہی مع جسم مع لباس مع تمام لوازم جسمانی آسمان پر جا بیٹھے۔ گویا یہ یہودیوں کی ضد اور انکار کا جو رفع روحانی سے منکر تھے نہایت مبالغہ کے ساتھ ایک جواب تراشا گیا اور یہ جواب سراسر نامعقول تھا"۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

○ ○ ○

"چونکہ میں تثلیث کی خرابیوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں اس لئے یہ دردناک نظارہ کہ ایسے لوگ دنیا کے چالیس کروڑ سے بھی کچھ زیادہ پائے جاتے ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا سمجھ رکھا ہے۔ میرے دل پر اس قدر صدمہ پہنچاتا رہا ہے کہ میں گمان نہیں کر سکتا کہ مجھ پر میری تمام زندگی میں اس سے بڑھ کر کوئی غم گذرا ہو۔ بلکہ اگر ہم و غم سے مرنا میرے لئے ممکن ہوتا تو یہ غم مجھے ہلاک کر دیتا کہ کیوں یہ لوگ خدائے واحد لاشریک کو چھوڑ کر ایک عاجز انسان کی پرستش کر رہے ہیں۔ اور کیوں یہ لوگ اس نبی پر ایمان نہیں لاتے جو سچی ہدایت اور راہ راست لے کر دنیا میں آیا ہے۔ ہر ایک وقت مجھے اندیشہ رہا ہے کہ اب غم کے صدمات سے میں ہلاک نہ ہو جاؤں .... اور میرا اس درد سے یہ حال ہے کہ اگر دوسرے لوگ بہشت چاہتے ہیں تو میرا بہشت یہی ہے کہ میں اپنی زندگی میں اس شرک سے انسانوں کو رہائی پاتے اور خدا کا جلال ظاہر ہوتے دیکھ لوں اور میری روح ہر وقت دعا کرتی ہے کہ اے خدا! اگر میں تیری طرف سے ہوں اور اگر تیرے فضل کا سایہ میرے ساتھ ہے تو مجھے یہ دن دکھلا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے سر سے یہ تہمت اٹھادی جائے کہ گویا نعوذ باللہ انہوں نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ ایک زمانہ گذر گیا کہ میرے پنجوقت کی یہی دعائیں ہیں کہ خدا ان لوگوں کو آنکھ بخشے اور وہ اس کی وحدانیت پر ایمان لاویں اور اس کے رسول کو شناخت کر لیں اور تثلیث کے اعتقاد سے توبہ کریں"۔ (تبلیغ رسالت جلد ہشتم)

○ ○ ○

"......... اس زمانہ کے عیسائیوں پر گواہی دینے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ تا میں لوگوں پر ظاہر کروں کہ ابن مریم کو خدا ٹھہرانا ایک باطل اور کفر کی راہ ہے اور مجھے اس نے اپنے مکالمات اور مخاطبات سے مشرف فرمایا ہے .... اے عیسائیو! یاد رکھو کہ مسیح ابن مریم ہرگز ہرگز خدا نہیں ہے۔ تم اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو۔ خدا کی عظمت مخلوق کو مت دو۔ ان باتوں کے سننے سے ہمارا دل کانپتا ہے کہ تم ایک مخلوق ضعیف درماندہ کو خدا کر کے پکارتے ہو۔ سچے خدا کی طرف آجاؤ تا تمہارا بھلا ہو اور تمہاری عاقبت بخیر ہو۔ (کتاب البریہ)

"سچا اور کامل فیض جو روحانی عالم تک پہنچاتا ہے کامل استقامت سے وابستہ ہے اور کامل استقامت سے مراد ایک ایسی حالت صدق و وفا ہے جس کو کوئی امتحان ضرر نہ پہنچا سکے یعنی ایسا پیوند ہو جس کو نہ تلوار کاٹ سکے نہ آگ جلا سکے

(مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

جلسہ سالانہ

قادیان (۱۹۹۴ء) کے موقعہ پر

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی خصوصی نشریات

جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۹۴ء بروز سوموار، منگل اور بدھ قادیان (انڈیا) میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر ۲۶ دسمبر اور ۲۸ دسمبر کو لندن سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل خصوصی پروگرام نشر کر رہا ہے۔ ان پروگراموں کا سب سے اہم حصہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے شرکاء جلسہ قادیان سے مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ براہ راست خطابات ہیں۔ دنیا بھر کے افراد مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ذریعہ یہ خطابات براہ راست سن اور دیکھ سکیں گے۔ انشاء اللہ۔

ان دو دنوں میں یعنی ۲۶ اور ۲۸ دسمبر کو لندن سے ایم ٹی اے کی براہ راست نشریات کے اوقات میں جو تبدیلی کی گئی ہے وہ حسب ذیل ہے:

۲۶ دسمبر بروز سوموار لندن وقت کے مطابق ایم ٹی اے کی نشریات کا آغاز ۴۵۔ ۹ بجے صبح ہو گا اور بارہ بجے دوپہر تک نشریات جاری رہیں گی۔

اسی طرح:

۲۸ دسمبر بروز بدھ لندن وقت کے مطابق صبح ۱۵۔ ۹ بجے ایم ٹی اے کی نشریات شروع ہونگی اور دوپہر ۱۲ بجے تک جاری رہیں گی۔

ان دو دنوں میں معمول کی نشریات جو لندن سے سوا ایک بجے بعد دوپہر شروع ہو کر قریباً چار بجے تک جاری رہتی ہیں وہ نشر نہیں ہونگی۔ بلکہ صرف یہ خصوصی پروگرام ہی نشر ہو گا۔ باقی ایام میں حسب معمول پروگرام جاری رہیں گے۔

مختصرات

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (انٹرنیشنل) کے ناظرین کا دائرہ دن بدن وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ ہماری اطلاعات کے مطابق دنیا کے مختلف ممالک میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت احباب بھی بڑے ذوق و شوق سے ان پروگراموں سے استفادہ کرتے ہیں۔ بالخصوص پروگرام "ملاقات" ان کی دلچسپی کا مرکز بن رہا ہے۔ جس میں حضور انور ہر روز ایک گھنٹہ کے لئے تشریف لاتے ہیں اور مختلف دینی، علمی اور طبی موضوعات پر اظہار خیال فرماتے ہیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام "ملاقات" کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

ہفتہ ۳ دسمبر ۱۹۹۴ء:

آج بچوں اور بچیوں کے ساتھ حضور انور کی "مجلس سوال و جواب" ہوئی جس میں ایک بچے نے سوال کیا کہ:

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی کب ہوئی؟

اس سوال کے جواب سے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کو حضرت بدھ کے متعلق بتایا کہ وہ خدا تعالیٰ کے نبی تھے اور توحید کے قائل تھے۔ نیز بتایا کہ کس طرح ان کے مذہب میں ان کی وفات کے بعد تبدیلی ہوئی۔ اور اب بدھ مذہب رکھنے والے خدا تعالیٰ کی ہستی کے ہی منکر ہیں۔ اس کے بعد بچے کے سوال کے جواب کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی کے نزول کا سارا واقعہ بیان فرمایا اور یہ بھی بتایا کہ اس موقعہ پر کس طرح حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کو تسلی دی۔

اس کے بعد "ہپی" (Hippies) کے متعلق بتایا کہ یہ کس قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ کس قدر گندے ہوتے ہیں اور ان کی عادات اور لباس کا ذکر فرمانے کے بعد ان کی نقل کرنے سے احمدی بچوں کو منع فرمایا۔

☆ دوسرا سوال یہ کیا گیا کہ کیا دوسرے سیاروں میں بھی مخلوق موجود ہے۔ اگر ہے تو کیا وہاں بھی انبیاء اور ان کی کتابیں ہیں؟

☆ اس کے بعد بچوں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نصیحت فرمائی کہ ٹی۔ وی پر بے فائدہ پروگرام دیکھنے کی بجائے مفید پروگرام دیکھنے چاہئیں۔ مثلاً زمین پر موجود مختلف جاندار چیزوں اور جانوروں کی زندگی کے متعلق جو سچے اور دلچسپ پروگرام دکھائے جاتے ہیں ان کو دیکھ کر اپنا علم بڑھانا چاہئے۔

اتوار ۴ دسمبر ۱۹۹۴ء:

صومالیہ اور ایتھوپیا کے احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب ہوئی۔ مندرجہ ذیل سوالات کئے گئے جن کے جوابات حضور انور نے نہایت احسن رنگ میں اور نہایت مدلل دئے۔

[illegible] ۱۲ [illegible]

اداریہ

اس سال کے شروع میں ۷ جنوری ۱۹۹۴ء کو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کی روزانہ کی نشریات کا آغاز ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے پروگراموں میں جو اگرچہ بہت سادہ اور غریبانہ پروگرام تھے لیکن خدا اور رسول کی محبت اور بنی نوع انسان کی ہمدردی اور خیر خواہی پر مشتمل تھے اور سچائی اور پاکیزگی کا نور اپنے اندر رکھتے تھے، بہت برکت دی اور مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کو روز افزوں مقبولیت حاصل ہوتی رہی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گزشتہ خطبہ جمعہ (فرمودہ ۱۶ دسمبر ۱۹۹۴ء) میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے گزشتہ قریباً ایک سال کے پروگراموں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے برکت بخشی اور یہ سلسلہ دن بدن پھیلتا اور وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ شروع میں یورپ اور ایشیا کے بعض ممالک ہی اس سے استفادہ کر سکتے تھے پھر رفتہ رفتہ مشرق بعید اور آسٹریلیا، فجی، امریکہ، کینیڈا اور افریقہ کے ممالک کے لئے بھی مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگراموں سے استفادہ ممکن ہو گیا۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے بہت مخلص کارکنان بھی جماعت کو مہیا فرما دئے جو دن رات اس کے پروگراموں کو بہتر کرنے میں کوشاں ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس سال میں زیادہ توجہ ایم۔ ٹی۔ اے۔ کے پروگراموں کو بڑھانے کی طرف رہی ہے چنانچہ آج تک کی رپورٹ کے مطابق دنیا میں ہر جگہ یہ پروگرام دیکھے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی کوشش رہی کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔ اس کے لئے کم قیمت پر مختلف ممالک و جماعتوں کو ڈش انٹینا ز کی فراہمی اور اس کی تنصیب کے سلسلہ میں بھی خصوصی توجہ دی گئی۔ چنانچہ کافی حد تک خدا کے فضل سے جماعت کی عالمی ضرورتیں پوری ہوئیں اور یہ عمل بھی جاری ہے اور کام پھیل رہا ہے۔ لیکن ابھی تک وقت کے توازن کے لحاظ سے تسلی نہیں تھی چنانچہ کافی غور و فکر اور محنت کے بعد آخر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے معاملات آسان فرما دئے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اب یکم جنوری ۱۹۹۴ء سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے اوقات کی تقسیم اس طرح ہوگی کہ پاکستان اور ہندوستان وغیرہ ایشیا کے ممالک کے لئے روزانہ سات گھنٹے کا پروگرام نشر ہوا کرے گا۔ اور یورپ کے لئے ساڑھے پانچ گھنٹے کا۔ اس سے پہلے یورپ کے لئے روزانہ قریباً تین گھنٹے کا پروگرام نشر ہوتا تھا۔ اسی طرح اب مشرق بعید کے لئے بھی روزانہ ساڑھے پانچ یا چھ گھنٹے کا پروگرام ہو گا۔ افریقہ اور امریکہ و کینیڈا وغیرہ ممالک کے لئے پہلے سے ہی روزانہ چار گھنٹے کا پروگرام جاری ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان نئے پروگراموں کا بھی اعلان فرمایا جو انشاء اللہ یکم جنوری ۱۹۹۵ء سے شروع ہو رہے ہیں اور مختلف پروگراموں کی اہمیت، اور افادیت پر قدرے تفصیل سے روشنی ڈالی اور اس سلسلہ میں عالمگیر جماعت احمدیہ کے افراد کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور جماعتوں کو ہدایت فرمائی کہ وہ اپنے اپنے ملکوں میں اسی طرز پر دلچسپی کے مفید اور کار آمد پروگرام بنا کر بھجوائیں۔ وہ لوگ جو ان پروگراموں کے سلسلہ میں کسی قسم کی مدد کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں انہیں مقامی جماعت کو اپنی خدمات پیش کرنی چاہئیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ خدا تعالیٰ کے انعاموں میں سے ایک بہت بڑا انعام ہے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے عالمگیر غلبہ اور نوع انسانی کو امت واحدہ بنانے کے سلسلہ میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ ایک غیر معمولی انقلابی کردار ادا کر رہا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم نہ صرف اس کے پروگرامز کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں مفید سے مفید تر بنانے کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں وقف کریں بلکہ اس کے فیض کے دائرہ کو بھی وسیع تر کرنے کے لئے ہر ممکن سعی کرتے رہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کا یہ نیا دور جماعت احمدیہ کے لئے، عالم اسلام کے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے بہت ہی بابرکت فرمائے۔

ہمارا کام ہے دنیا کو روشنی دینا

سسکتی، چیختی روحوں کو آشتی دینا
ہمارا کام ہے دنیا کو روشنی دینا
مسیح وقت سے آب حیات لے لے کر
جہاں میں بانٹنا، مردوں کو زندگی دینا
طریق عشق ہے لوگوں کی گالیاں سننا
تو مسکرا کے ہمیشہ دعائیں ہی دینا
بجھے دلوں میں محبت کی روشنی کرنا
اداس چہروں کو پھولوں کی تازگی دینا
امام وقت پر اتری ہوئی صداقت کی
صدائیں کو بہ کو کرنا، گلی گلی دینا
مرے خدا مرا گلشن ہرا بھرا رکھنا
مرے سخی مرے بچوں کو زندگی دینا

(پرویز پروازی)

احادیث النبی ﷺ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰه ﷺ قَالَ: لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِى يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ والتَّمْرَتَانِ، وَلٰكِنَّ المِسْكِيْنَ الَّذِى لاَ يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلاَ يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلاَ يَقُومُ فَيَسْأَلَ النَّاسَ. (بُخارى كتاب الزكوة باب قول الله لا يسألون النّاس الحافًا)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسکین وہ نہیں جسے ایک دو لقمے اور ایک دو کھجوریں واپس لوٹا دیں بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس بقدر کفاف گزارہ نہ ہو اور اس (کی غربت) سے کوئی واقف نہ ہو سکے کہ وہ اس پر صدقہ و خیرات کرے اور وہ خود ضرورت مند ہوتے ہوئے بھی لوگوں سے کچھ نہ مانگے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰه ﷺ: الاقْتِصَادُ فِى النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السوَالِ نِصفُ الْعِلْمِ. (مشكوٰة باب الحذر والتانى في الأمور)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اخراجات میں میانہ روی اور اعتدال نصف معیشت ہے اور لوگوں سے محبت سے پیش آنا نصف عقل ہے اور سوال کو بہتر رنگ میں پیش کرنا نصف علم ہے۔

اگر کشتی ڈبو دے، نا خدا کو کون روکے گا
اگر گمراہ کر دے، رہنما کو کون روکے گا
جو چل نکلا تو پھر سیل بلا کو کون روکے گا
جو جاری ہو گیا، حکم خدا کو کون روکے گا
وطن میں قتل اور غارتگری کا دور دورہ ہے
خدا جانے کہ اس کی انتہا کو کون روکے گا
تعصب حد سے بڑھ جائے تو پھر یہ رنگ لاتا ہے
یہ بے درماں بلا ہے، اس بلا کو کون روکے گا
زباں بندی جو کی میری تو حاصل کیا ہوا تم کو
پیام حق کی اس بانگ درا کو کون روکے گا
ہوا کے دوش پر پہنچا ہے یہ اقصائے عالم میں
ہمیں بھی دیکھنا ہے اب ہوا کو کون روکے گا
نزول رحمت باری نہیں انسان کے بس میں
جو نازل ہو تو پھر فضل خدا کو کون روکے گا
یقیناً ایک دن یہ عرش کا پایہ ہلا دے گی
مری فریاد کو، آہ رسا کو کون روکے گا
یہ راہ عشق میں جانیں نچھاور کر کے دم لیں گے
کفن بردوش ارباب وفا کو کون روکے گا
سلیم بے نوا گو ایک عاصی پر معاصی ہے
اگر وہ بخش دے، میرے خدا کو کون روکے گا

(سلیم شاہجہانپوری)

(دوسری قسط)

احمدی مسلم خواتین کے

قبولیت دعا، توکل علی اللہ اور تعلق باللہ کے ایمان افروز واقعات

خطاب سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۱۱ ستمبر ۱۹۹۳ء بر موقع جلسہ سالانہ (مستورات) جرمنی، بمقام ناصر باغ، گروس گیراؤ

زینب صاحبہ زوجہ عبدالرحمان صاحب فیصل آباد اپنی بیعت کا واقعہ لکھتی ہیں کہتی ہیں میں نے بیعت خواب کی بناء پر کی اور خواب یہ تھی کہ ہمارے گھر کے صحن میں ایک کشتی اتری ہے جس میں ایک بزرگ شخص سفید پگڑی میں ہے اور ساتھ دو عورتیں ہیں۔ ربوہ میں جب پہلا جلسہ ہوا تو میں نے اس میں شرکت کی۔ جلسے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو دیکھا کہ آپ کے ساتھ حضرت مہر آپا اور چھوٹی آپا جان ہیں تو خواب والا نقشہ میرے ذہن میں چونکہ تازہ تھا میں نے صاف پہچان لیا کہ یہی وہ بزرگ تھے اور یہی دو خواتین تھیں جو ان کے ساتھ تھیں چنانچہ ان کو دیکھنے کے بعد مجھے شرح صدر ہوا اور میں نے وہیں بیعت کر لی۔

شریفہ بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالمجید نیاز صاحب ایک دلچسپ واقعہ کا ذکر کرتی ہیں کہتی ہیں کہ جبکہ آپ کی مالی حالت بہت کمزور تھی اور سب بچے پڑھ رہے تھے۔ جب نیا تعلیمی سال شروع ہوا تو کتابوں اور کاپیوں کے لئے پیسے نہیں تھے بچے اصرار کر رہے تھے آپ بہت پریشان تھیں کئی بار قرض کا خیال آیا مگر اس خیال سے نہ لیا کہ واپس کیسے کروں گی۔ یہ بہت اہم بات ہے وہ لوگ جو قرض لیتے ہیں ان کو حقیقت میں علم ہوتا ہے کہ وہ قرض واپس کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں کہ نہیں۔ پس اگر ایسی حالت میں قرض لیں کہ واپس کرنے کی اہلیت نہ ہو تو وہ دھوکہ بھی ہے اور توکل کے بھی خلاف ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے تو رزق نہیں دیا وہ زبردستی چوری کر رہی ہیں اور اس چوری کا نام قرض رکھ لیتی ہیں یا رکھ لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے اموال میں کبھی برکت نہیں پڑتی۔ ہمیشہ وہ لوگ قرضوں میں دبتے چلے جاتے ہیں اور کچھ عرصہ کے بعد لکھتے ہیں کہ دعا کریں قرضہ بڑھ گیا ہے، خرچ پورے نہیں ہو رہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ قناعت انتہائی ضروری صفت ہے جسے احمدی مردوں اور عورتوں کو اپنانا چاہئے۔ میں نے بہت سے ایسے غریب دیکھے ہیں جو قناعت پر قائم رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی سفید پوشی کا بھرم رکھتا ہے۔ ان کو بھی کسی سے مانگنے کی ضرورت نہیں پڑتی اور اگر قرض لیتے ہیں تو اتنا لیتے ہیں جسے واپس کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے اموال میں برکت ڈالتا ہے ان کے لئے غیب سے امداد کے سامان فرماتا ہے اور ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔ پس محض یہ کہنا کہ قرض کی ضرورت تھی میں نے نہیں لیا اور خدا تعالیٰ نے میری دعا نہیں سنی یہ کافی نہیں ہے۔ دعا کی قبولیت کی کچھ کیفیات ہوتی ہیں ان میں نفس کی پاکیزگی اور خدا پر توکل شامل ہے۔ پس یہ خاتون جو واقعہ بیان کر رہی ہیں اس میں یہ حکمت ہے کہ قرض لینے گئیں پھر نفس نے ملامت کی کہ دیکھو تم یہ قرض واپس نہیں کر سکو گی اس وجہ سے واپس آئیں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کیا۔ تو کہتی ہیں میں نے پھر تہجد میں دعا کی کہ اے میرے اللہ میں تو بے بس ہوں میں نے صداقت کی خاطر اس قرض سے اجتناب کیا ہے اور اب تیرے سوا میرا کوئی سہارا نہیں ہے۔ کہتی ہیں مجھے آواز آئی کہ پیسے آئیں گے۔ دوسرے دن بچوں نے اصرار کیا تو انہوں نے بڑی مزیدار بات کہی انہوں نے کہا رات مجھے اللہ میاں کا فون آگیا ہے کہ پیسے آئیں گے کیونکہ کان میں آواز آئی تھی جیسے فون سے آواز آ رہی ہو۔ کہتی ہیں دوسرے دن ایک شخص آپ کے گھر آکر رقم دے گیا کہ کینیڈا سے ایک عورت نے اپنے خاوند کے کاروبار میں برکت کے لئے آپ سے دعا کروائی تھی۔ کاروبار بہت اچھا ہو گیا ہے اسی خوشی میں یہ رقم آپ کو بھجوا رہی ہوں۔ اب دیکھیں کاروبار میں دعا کب ہوئی کب اس میں برکت پڑی کب وہ پیسے وہاں سے چلے ہونگے کب خدا نے دل میں ڈالا اور ٹائمنگ اس کے وقت کی مطابقت ایسی عظیم الشان ہے کہ ادھر توکل کر کے وہ قرضے سے اجتناب کرتی ہوئی رات دعائیں کرتی ہیں رات پھر الہاماً اللہ تعالیٰ بتاتا ہے کہ پیسے آئیں گے اور دوسری صبح وہ پیسے اس طرح ایسے ذریعے سے آتے ہیں جس کے متعلق کوئی وہم و گمان بھی ان کو نہیں تھا۔

اسی طرح **مکرمہ مبشرہ بیگم صاحبہ اہلیہ صوفی محمد اسحٰق صاحب** لکھتی ہیں کہ تحدیث نعمت کی خاطر بتا رہی ہوں کہ رمضان کا مہینہ تھا میری ایک بہن میرے پاس تھی۔ میرے سسر بھی ان دنوں میرے پاس تھے۔ سخت گرمی کے روزے تھے۔ درس القرآن سے واپس آئی تو روزہ رکھا ہوا تھا مہینے کی ۲۶ یا ۲۷ تاریخ تھی۔ میرے پاس دو پیسے بھی نہیں تھے کہ برف ہی منگوا کر ٹھنڈا پانی پی لوں۔ اسی طرح قرآن مجید ہاتھ میں تھا اور برقع پہنا ہوا تھا اس وقت مجھ پر رقت طاری ہوئی خوب دل کھول کر اللہ کے حضور گڑگڑائی پھر مجھے سمجھ نہیں آئی کہ میں کیا کروں۔ پھر کہتی ہیں کہ اچانک مجھے سمجھ نہیں آئی کہ میں ایسا کیوں کر رہی ہوں جو بوسیدہ کپڑوں کا صندوق تھا جس میں پرانے بیکار کپڑے رکھے ہوئے تھے وہ ٹرنک کھولا اور اس کو ٹٹولنا شروع کیا تو اس میں سے ایک روپیہ نکل آیا۔ یہ روپیہ شاید چند فینگ ہوں جرمن کرنسی میں لیکن اس زمانے میں پاکستان میں ابھی روپے کی کچھ قیمت تھی۔ کہتی ہیں اس سے برف منگوا کر ٹھنڈا پانی کر کے شربت بنا کر افطاری بھی کی اور باقی مہینے کے دن بھی اسی روپے سے کٹے۔

رؤفہ شاہین صاحبہ اہلیہ چوہدری مہردین صاحب لکھتی ہیں کہ ۱۹۷۴ء میں ان کے میاں فیصل آباد میں ایک سٹور پر منیجر تھے جن کی دوکان تھی ان کا سلوک اچھا تھا لیکن ۷۴ء کی مخالفت سے مجبور ہو کر انہوں نے ایک دن ان کو رخصت کر دیا اور کہا کہ اب جب تک یہ مخالفت ہے میں تمہیں اپنے پاس نہیں رکھ سکتا۔ کہتی ہیں جو جمع شدہ تھا وہ کم ہونا شروع ہوا یہاں تک کہ فاقوں کی نوبت آگئی ایک ایسا وقت آیا کہ مٹی کا تیل بھی پاس نہیں تھا کہ کچھ جلا کر پانی ہی گرم کر سکوں۔ چھوٹے چھوٹے بچے تھے یہ سوچ کر میں نے خیال کیا کہ اب اگر مانگنا ہے تو صرف اللہ سے مانگنا ہے کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلانا۔ کہتی ہیں میں نے وضو کیا کمرہ بند کر کے خوب دعا کی۔ شام کو ویسے ہی اپنے کپڑے دیکھ رہی تھی۔ ٹرنک کھولا تو وہاں کسی وقت کے پڑے ہوئے چالیس اور پچاس روپے کے بانڈ مل گئے جو بالکل ذہن میں نہیں تھے اور اللہ تعالیٰ نے پھر وہ ضرورت اس طرح پوری کر دی کہ جب تک میاں کو کام نہیں ملا اس وقت تک پھر کوئی محتاجی نہیں ہوئی پھر خدا تعالیٰ نے دکان دی اور اس میں برکت ڈالی۔

ہمارے مربی **چوہدری لطیف احمد صاحب شاہد کی اہلیہ صفیہ بیگم** بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ میرا بڑا لڑکا جو کالج میں زیر تعلیم تھا اس کے پاس فیس کے لئے پیسے نہیں تھے جو کئی سو روپے تھی۔ مولوی صاحب ملک سے باہر تھے پیسے آپ کے پاس تھے۔ جو پیسے ان کے پاس یعنی اس خاتون کے پاس تھے وہ بہت تھوڑے تھے اور بچہ ضد کر رہا تھا کہ آج ہی ضرور مجھے فیس دینی ہے پیسے لا کر دیں۔ کہتی ہیں میں برقعہ پہن کر تیار ہو گئی کہ کسی ہمسائے سے جا کر پیسے مانگوں لیکن کچھ سمجھ نہ آتی تھی کہ کہاں جاؤں ہمت کر کے باہر کے دروازے تک پہنچی لیکن قدم باہر رکھا ہی تھا کہ دوسری طرف سے دروازہ کھٹکا۔ آپ نے دروازہ کھولا تو ایک شخص نے آپ کو یہ کہہ کر اتنے پیسے دئے جتنی آپ کو ضرورت تھی اور یہ بتایا کہ بچوں کے والد جب تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے ہیں تو کچھ پاکستانی کرنسی ساتھ لے گئے تھے تا کہ ضرورت پڑے تو سفر کے سلسلہ میں استعمال کریں ائر پورٹ پر انہوں نے دیکھا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے تو اس کے ہاتھ واپس بھجوا دئے چنانچہ وہ عین اس وقت ان کو پہنچی جس وقت ضرورت تھی اور اتنی ہی رقم نکلی جتنی اس وقت ضرورت تھی۔

سلطان محمود صاحب شاہد ہمارے مبلغ سلسلہ بھی رہے ہیں اور آج کل ناظر اصلاح و ارشاد ہیں ان کی بیگم **محمودہ شوکت صاحبہ** لکھتی ہیں کہ ایک دفعہ مولوی صاحب غانا میں تھے۔ بچوں کا تعلیمی سال شروع تھا اخراجات کے لئے گھر میں پیسے نہیں تھے۔ قرض لینے کی ہمت اس لئے نہ تھی کہ واپس کرنا مشکل ہو گا۔ دیکھیں دوبارہ وہی نیکی دراصل کام آئی ہے قرض لے سکتی ہیں مگر جانتی ہیں کہ اتنی توفیق نہیں کہ قرض لے کر واپس کروں تو قرض سے اجتناب کیا ہے۔ چنانچہ کہتی ہیں کہ کافی سوچ بچار کے بعد پھر مجبور ہو کر میں نے آخر قرض کا ارادہ کر لیا۔ چنانچہ واقف کار کے گھر پہنچی لیکن دستک دیتے وقت پھر دل میں تردد پیدا ہو گیا اور خالی ہاتھ واپس آگئی۔ ضمیر نے قرض لینے کی اجازت نہ دی۔ گھر پہنچی تو دروازے پر ڈاکیا نے یہ لکھا ہوا تھا کہ آپ کی کچھ رقم کا منی آرڈر آیا ہے آ کر وصول کر لیں۔ دروازے سے واپسی دروازے پر اللہ کی طرف سے یہ پیغام۔ دیکھیں کتنا پیار کا اظہار ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ سلوک فرماتا ہے اور ایسے سلوک فرماتا ہے کہ وہم و گمان کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ بعینہ حالات کے مطابق ایسا نشان ظاہر ہوتا ہے جو دیکھتا ہے وہ اس یقین سے بھر جاتا ہے کہ یہ اتفاق کی بات نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیار کا اظہار ہے۔ اب دیکھیں وہ کہتی ہیں جب میں وہاں پہنچی تو منی آرڈر وصول ہوا اور ایک پرانے عزیز کی طرف سے خط تھا۔ ایک ایسی عزیزہ تھی وہ جس کے ساتھ جب میں ہوسٹل میں ہوا کرتی تھی تو میں نے بہت حسن سلوک کیا تھا اس نے لکھا تھا کہ ہوسٹل کے زمانے میں آپ نے مجھ سے بہت حسن سلوک کیا ہوا ہے میں نے نئی سروس شروع کی ہے اور آج مجھے اس کی تنخواہ ملی ہے اور میں چاہتی ہوں کہ اس حسن سلوک کی یاد میں اس تحفے میں آپ کو شامل کر لوں۔ اب پھر دوبارہ دیکھیں کہ کس طرح وقت کو خدا تعالیٰ نے ملایا ہے، کنٹرول کیا ہے۔ وہ پرانے زمانے کی حسن سلوک کی یاد کس طرح ان کے دل میں ایک دم تڑپی ہے اور تنخواہ ملنے کا واقعہ اور یہ ٹائمنگ دیکھیں کیسی پرفیکٹ (Perfect) ہے کہ ادھر ایک خاتون جاتی ہیں اور اس تردد سے لوٹ آتی ہیں کہ خدا کے سوا کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلانا اور ادھر وہ پرانا واقعہ خدا کی نعمت بن کر ان کے لئے کینیڈا سے چلا ہوا ہے جو عین وقت پر ان کو ملتا ہے۔ پس یہ نشانات اس کثرت سے ہیں جماعت احمدیہ میں کہ ان کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ ہم آخر پاگل تو نہیں ہیں کہ دنیا کی کوئی پرواہ نہیں کرتے وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے، زندہ خدا کو دیکھ رہے ہیں، وہ ہمارے ساتھ ہے اس کو چھوڑ کر پھر اور جا کہاں سکتے ہیں۔ ہمارا توکل، ہمارا اخلاص، ہمارے دین

SELF SERVICE/
COIN OPERATED
LAUNDERETTE AND DRY
CLEANING FACILITIES
J & L LAUNDERETTE
139 PARK ROAD
KINGSTON UPON THAMES

Earlsfield Properties
RENTING
AGENTS
081 877 0762
PROPERTIES WANTEDIN
ALL AREAS FOR
WAITING TENANTS

کی محبت ہمارے دل کی مجبوریاں ہیں اور غیر ان کو سمجھ نہیں سکتے۔

طاہرہ رشید الدین صاحبہ اپنی ایک رویا کا ذکر کرتی ہیں۔ وہ لکھتی ہیں کہ حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کی وفات سے ایک دن قبل رویا میں دیکھا کہ بیگم صاحبہ کے کمرے میں بہت روشنی ہے۔ بی بی فوزیہ بھی (جو میری پھوپھی زاد ہمشیرہ ہیں ماڈل ٹاؤن میں خدا کے فضل سے انہوں نے بھی خدمت دین میں بہت محنت کی ہے اور بیعتوں کے سلسلے میں انہوں نے اور ان کی لجنہ نے بہت اعلیٰ نمونے کا کام کیا تھا) وہ کہتی ہیں بی بی فوزیہ اس کمرے میں ہیں۔ نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہؓ مجھے کہتی ہیں کہ میں نے نہانا ہے۔ میں بی بی فوزیہ سے کہتی ہوں کہ کیا خیال ہے انہیں نہلا نہ دیں۔ بی بی فوزیہ کہتی ہیں کہ انہیں ہم کل نہلائیں گے۔ میں صبح اٹھ کر ان کے گھر جانے ہی والی تھی کہ ان کی ملازمہ آگئی اور خبر دی کہ بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ چنانچہ اسی خواب کی بناء پر پھر مجھے بھی ان کے غسل میں شامل ہونے کی اجازت دی گئی۔

محترمہ کاوش صاحبہ اپنی والدہ محترمہ عطیہ ہاجرہ زوجہ سید محمود احمد صاحب خادم مسجد دارالبرکات کے متعلق لکھتی ہیں کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اسلام آباد گئے تو بالکل صحت مند تھے لیکن ان کی والدہ عطیہ ہاجرہ نے ان سے کہا دعا کرو حضور اسلام آباد نہ جائیں۔ بار بار وہ یہی کہتی رہیں اور بار بار میں ان کو سمجھاتی رہی کہ یہ دین کی خاطر سفر ہے آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں میں کیوں ایسی دعا کروں لیکن وہ بہت پریشان تھیں اور کہتی تھیں دعا کرو کہ وہ نہ جائیں۔ آخر کچھ عرصے کے بعد وہ کپڑے سی رہی تھیں کہ بے اختیار رونے لگیں اور کہا اب حضور واپس نہیں آئیں گے۔ معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس وقت کشفی نظارہ آپ کو دکھایا تھا کہ وہ رویا جو پہلے دیکھی تھی وہ پوری ہو چکی ہے۔ کہتی ہیں میں نے ابھی نظارہ دیکھا ہے کہ حضور سفید چولا پہنے ہوئے ہیں سفید اور نیلی رنگ کی لائنوں والی اچکن پہنی ہوئی ہے۔ سفید پگڑی باندھی ہوئی ہے لیکن پگڑی کا پلو گردن کے گرد اس طرح ڈالا ہوا ہے کہ جیسے انسان کو سانس میں دقت پیدا کر دے اور تکلیف پہنچے۔ ہسپتال کے چکر لگا رہے ہیں اس سے اگلے دن ہی حضور کو ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ جو سانس کی تکلیف تھی اس کی جو کیفیت دکھائی گئی تھی بعینہ ویسی ہی بیماری کا حملہ ہوا۔ یہ بیان کرتی ہیں اپنی والدہ کے متعلق کہ وہ خدا کے فضل سے بہت دعا گو تھیں۔ بہت غریب لیکن بہت متوکل اور نمازوں کی رسیا۔ کہتی ہیں ایک دفعہ کوٹھے پر میں گئی، سردیوں کا موسم تھا شدید سردی تھی والدہ نماز پڑھ رہی تھیں لیکن جسم اتنا گرم تھا کہ ہاتھ لگانے سے اس کا سیک لگتا تھا اور پسینے سے شرابور تھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے تو انہوں نے کہا کہ ابھی فرشتے مجھ سے باتیں کر رہے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ اس جلسے پر بہت سے لوگ آئیں گے اور بڑے بڑے لوگ بیعت بھی کریں گے۔ چنانچہ اس کا یہ اثر ہے کہ میرا جسم ایک دم گرم ہو گیا ہے۔ چنانچہ کہتی ہیں واقعتاً اس جلسے پر بکثرت لوگ آئے اور یہ نشان ہمیں دکھایا گیا کہ والدہ کی خواب یعنی تجربہ وہم نہیں تھا کہ ان کے عزیزوں میں رشتہ داروں میں ایک بڑا آدمی جو بہت مخالف تھا وہ اس جلسے پر آیا اور اس نے بیعت کر لی تو اس طرح خدا تعالیٰ نے اس خاتون کی سچائی کا ایک ظاہری گواہ بنا دیا۔

ہاجرہ بیگم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ میرے والدین اور میرے سسرال غیر احمدی تھے کہتی ہیں میری دو بیٹیاں تھیں اور بیٹا کوئی نہ تھا سب کو اس بات کا شوق تھا کہ اللہ بیٹا دے۔ غیر احمدی ہونے کی وجہ سے وہ تعویز گنڈے کی بہت قائل تھیں اور دم درود کروا کر اس کو کہتے ہیں کہ وہ ٹونے ٹوٹکے کر کے بعض چیزوں کے اوپر پھونکیں مروا لیتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اس کی برکت سے کوئی چیز عطا ہو جائے گی تو کسی چیز پر انہوں نے وہ پھونکیں مروائیں اور ان سے کہا کہ اس کو ہاتھ لگاؤ گی یعنی گڑ دیا کہ اس پر ہاتھ لگاؤ گی تو تمہارے بچہ ہو گا۔ تو انہوں نے کہا میں مشرکہ نہیں ہوں کہتی ہیں میں نے اس وقت لے لیا ان سے لیکن ہاتھ نہیں لگایا اور باہر جا کر بھینسوں کی کھرلی جس میں بھینسوں کو چارہ دیا جاتا ہے اس میں وہ گڑ پھینک دیا اور بعد میں ان کو بتا دیا کہ دیکھیں میں نے اس کو کپڑے سے پکڑا تھا ہاتھ نہیں لگایا کیونکہ میں مشرکہ نہیں ہوں بچہ لوں گی تو خدا سے لوں گی آپ کے پیروں فقیروں سے میں نے کچھ نہیں لینا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی عزت رکھی، دعا قبول فرمائی اور دو صحت مند بیٹے عطا فرمائے۔ کہتی ہیں میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اس نے مجھے شرک سے بھی بچا لیا اور میری دلی آرزو پوری فرمائی۔

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ بہت بزرگ صاحب کشف و الہام صحابی تھے۔ اس کثرت سے آپ کی دعائیں قبول ہوتی تھیں اور ایسے نشان آپ کو دکھائے جاتے تھے کہ پرانے زمانے میں انبیاء کی تاریخ میں بھی ایسے واقعات کم دکھائی دیتے ہیں ان کو دیکھ کر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ حدیث یاد آ جاتی ہے کہ "علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل" کہ تم میری امت کے علماء کو ایسے دیکھو گے کہ بظاہر وہ معمولی انسان ہونگے لیکن فی الحقیقت ان کا مرتبہ انبیاء بنی اسرائیل جیسا ہو گا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں میں کثرت سے ایسے لوگ پیدا ہوئے اور ان میں بھی مختلف شانوں والے انسان تھے۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ایک بہت بلند شان کے انسان تھے۔ بہت ہی عاجز، بہت ہی منکسر المزاج اور بکثرت دعائیں کرنے والے اور بکثرت دعاؤں کا فیض پانے والے تھے ان کی نیکی کا اثر ان کے ماحول پر بھی تھا۔ ان کی بیگم بھی خدا کے فضل سے بہت دعا گو اور متوکل خاتون تھیں۔ وہ لکھتی ہیں کہ ایک دفعہ مجھے رویا دکھایا گیا کہ کوئی کہتا ہے کہ مولوی صاحب تو دیوے ہیں اگر بجھ بھی گئے تو اللہ کافی ہے۔ یہ خدا کی عجیب شان تھی کہ حضرت مولوی صاحب کے اس مقام و مرتبے کے باوجود ان کو ایک دیوا بتایا ہے۔ بہت سے دیوے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمائے تو فرمایا کہ ایک دیوا بجھ گیا تو کیا ہے دوسرے دیوے بھی تو اور ہیں یہ روشنی تو بہر حال خدا کی عطا کردہ ہے جو جاری و ساری رہے گی کوئی اس روشنی کو بجھا نہیں سکے گا۔ کہتی ہیں اس کا مضمون سمجھ تو گئی لیکن دل میں بے چینی پیدا ہوئی اور میں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو ابھی زندہ رکھ۔ کہتی ہیں اس کے بعد مجھے رویا میں دکھایا گیا کہ مولوی صاحب اس وقت تک زندہ رہیں گے جب تک تیرے دس بچے نہ پیدا ہو جائیں۔ اب خدا کی شان ہے کہ دس بچوں تک مولوی صاحب زندہ رہے اور کچھ عرصہ اس کے بعد تک بھی اور دس ہی بچے پیدا ہوئے۔ تو یہ واقعات کوئی جاہل ہی ہو گا جو کہے کہ نفس کی باتیں ہیں۔ یہ ایسی خوابیں ہیں جن کا نفسیاتی تجزیہ ہو سکتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو بڑی شان کے ساتھ پورا ہوتا ہے۔ ایک مقتدر ہستی کی عطا کردہ خبریں ہیں جن کے پورا ہونے کی راہ میں کوئی دوسری طاقت حائل نہیں ہو سکتی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے یہ سب نشانات ہیں اور خدا کرے کہ آپ میں بکثرت ایسے نشان پیدا ہوں کیونکہ حقیقی صداقت کا نشان تو تعلق باللہ ہی ہے۔ اگر تعلق باللہ نہ رہے تو مذہب کی صداقت اپنی جگہ اس طرح رہتی ہے جیسے وہ صداقت موجود ہے لیکن آپ کی ذات پر اثر انداز نہیں ہوئی۔ ایسی ہی مثال ہے جیسے سورج باہر چمک رہا ہو لیکن آپ اپنے دروازے بند کر کے کوٹھڑی میں بیٹھی رہیں اور سورج سے فیض یاب نہ ہو سکیں۔ بعض لوگ اپنی مرضی سے روشنیاں اپنے اوپر بند کر لیتے ہیں بعض مجبوراً ایسے گڑھوں میں پڑ جاتے ہیں یا ایسی قیدوں میں مبتلا کئے جاتے ہیں کہ جن پر سورج کی روشنی حرام ہو جاتی ہے۔ پس ایسے گناہوں کے زندان خانے بھی تو ہیں جن میں انسان ایسی حالت میں زندگی بسر کرتا ہے کہ باہر کا نور یعنی اللہ کا نور ان تک نہیں پہنچ سکتا۔ پس یہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان زندان خانوں سے، ان قیدوں سے، ان بند حجروں سے، ان تاریک گوشوں سے آپ کو نجات بخشے، آپ باہر آ جائیں اور خدا کے نور سے اسی طرح فیض یاب ہوں جس طرح احمدی خواتین ہمیشہ ہوتی رہی ہیں اور آج بھی ہو رہی ہیں۔

حمیدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ گولارچی ضلع بدین ایک واقعہ لکھتی ہیں کہ ان کے گھر کے چوتھے نمبر کے مکان میں آگ لگ گئی چونکہ سب مکان لکڑی کے تھے اس لئے اس آگ نے تیزی سے ارد گرد کے مکانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ آگ تیزی سے پھیل رہی تھی کسی طرح بجھنے کا نام نہیں لیتی تھی لوگ میرے گھر بھی آئے اور میرا سامان اٹھا اٹھا کر باہر رکھنا شروع کیا تاکہ جب مکان جلے تو سامان تو بچ جائے۔ کہتی ہیں میں اس کمرے میں بیٹھی ہوئی تھیں جس کی دیوار اس آگ والی سمت میں تھی اور اتفاق سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فوٹو لٹکا ہوا تھا وہ فوٹو دیکھ کر ان کے ذہن میں آپ کا یہ الہام گھوم رہا تھا کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔ پس وہاں بیٹھی دعا کرتی رہیں۔ کہتی ہیں نظر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک چہرے پر لگی ہوئی تھی اور رب کل شئی خادمک کا ورد کر رہی تھی اور لوگ کچھ سامان اٹھا اٹھا کر باہر لے جا رہے تھے ان سب باتوں سے بے پرواہ میں اس کمرے میں دعاؤں میں مگن تھی کہ اچانک میں نے دیکھا کہ لوگ باہر سے سامان اٹھا اٹھا کر واپس لا رہے ہیں پوچھا کہ کیا ہوا ہے تو انہوں نے کہا کہ آپ کے گھر کی دیوار تک آ کر آگ اچانک ختم ہو گئی ہے کیونکہ اس وقت ہوا کا رخ بدلا ہے وہ ہوا جو تیزی کے ساتھ آگ کو ان کے گھر کی طرف لے جا رہی تھی وہاں جا کر ٹھہر گئی۔ کہتی ہیں یہ معجزہ دیکھ کر میں حیران رہ گئی۔ میری روح پاتال تک خدا کے حضور سجدے میں گر گئی لوگ جو گولارچی سے پندرہ میل کے فاصلے پر گولارچی قصبے میں شاپنگ کے لئے یعنی سودا سلف خریدنے کے لئے آئے ہوئے تھے کہتی ہیں وہ سارے ہی معجزہ دیکھنے کے لئے آئے اور سارے علاقے میں یہ باتیں ہونے لگیں کہ دیکھو آج گولارچی میں عجیب واقعہ ہوا ہے کہ پورا پاڑہ جل گیا (پاڑہ غالباً محلہ کو کہتے ہیں سندھی میں) اور جب قادیانیوں کا گھر آیا تو آگ پیچھے مڑ گئی یعنی خدا نے الٹی ہوا چلا دی۔ پس کہتی ہیں قربان جاؤں اس پروردگار کے جس نے روز روشن کی طرح نشان دکھا کر سب کا منہ بند کر دیا اس طرح مجھ ناچیز کے ساتھ ہزاروں لوگوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے کا روشن نشان دیکھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہماری ایک مخلص احمدی خاتون جو ایک واقف زندگی حافظ عبدالحفیظ صاحب کی بیگم ہیں جو حادثے میں شہید ہو گئے تھے فجی کے مبلغ تھے وہ لکھتی ہیں کہ جنازہ جس دن ربوہ پہنچنا تھا یعنی حادثہ جو ہوا ہے وہ تبلیغ کی حالت میں میدان جہاد میں ہوا ہے اس لئے ان کے لئے لفظ شہید برحق طور پر استعمال کر سکتے ہیں وہ کہتی ہیں جنازہ جس دن ربوہ پہنچنا تھا اس رات میں نے اپنی دونوں بیٹیوں کو بتایا کہ تمہارے ابو فوت ہو گئے ہیں۔ ان کی عمریں ساڑھے چھ اور پانچ سال تھیں اور یہ بھی کہ صبح ان کا جنازہ آئے گا۔ تو عطیہ تو کافی پریشان ہوئی جو نسبتاً بڑی عمر کی تھی مگر قراۃ العین کی آنکھیں چمک اٹھیں اس بات سے بے نیاز کہ موت کیا چیز ہوتی ہے وہ خوش ہوئی کہ ابو آ رہے ہیں اگلی صبح قراۃ العین کہہ رہی تھی کہ آج ابو آئیں گے اور دیکھ لینا میری گڑیا ضرور لائیں گے کہتی ہیں اس سے میرے دل کی عجیب حالت ہوئی عطیہ کو بار بار سمجھایا کہ پاگل نہ بنو تم نے سنا نہیں ہے۔ میری بیٹی نے اپنی بہن کو سمجھایا کہ تم نے سنا نہیں کہ امی کہہ رہی تھیں ابو فوت ہو گئے ہیں وہ کبھی نہیں آئیں گے۔ قراۃ العین غصے میں اونچی بولنے لگی کہ جی نہیں ابو جو وعدہ کرتے ہیں ضرور پورا کرتے ہیں انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ گڑیا لائیں گے اب وہ وعدہ تھا گڑیا لانے کا اس وقت جبکہ وہاں ان کی تقرری اپنے اختتام

باقی صفحہ نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

MORSONS CLOTHING
Ladies and Children Clothing
Specialists in
SCHOOL UNIFORMS
Main Showrooms:
682/4 Uxbridge Road, Hayes,
Tel: 081 573 6361/7548
Kidswear Showroom:
54 The Broadway, Ruislip
Road, Greenford
Ladieswear Showrooms:
34 The Broadway, Ruislip
Road, Greenford
Children and Ladieswear
Showrooms:
51 High Street, Wealdstone

OPEN 7 DAYS A WEEK FOR
PIZZA
PASTA
BURGERS
MILK SHAKES
FRIED CHICKEN
FREE DELIVERY
081-877 0469/1040
ARNEY'S
164 GARRAT LANE,
LONDON SW18 4DA
SPECIALISTS IN HOME
DELIVERY

خطبہ جمعہ

ہمیشہ یہی دیکھتا ہوں کہ ضرورتیں بڑھتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اموال خود مہیا کر دیتا ہے۔ پس اس پہلو سے کوئی فکر کی بات نہیں۔ صرف فکر کی بات یہ ہے کہ کبھی بھی ہماری مالی قربانیاں ہماری تقویٰ کی استطاعت سے آگے نہ نکلیں اور ہمیشہ جب آگے بڑھیں تو بڑھتی ہوئی تقویٰ کی استطاعت کی نشاندھی کر رہی ہوں

[تحریک جدید کے دفتر اول کے ۶۱ ویں، دفتر دوم کے ۵۱ ویں، دفتر سوم کے ۳۰ ویں اور دفتر چہارم کے ۱۰ ویں سال کے آغاز کا اعلان]

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۴ نومبر ۱۹۹۴ء مطابق ۴ نبوت ۱۳۷۳ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾ .

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ
(البقرۃ: ۲۶۶)

پیشتر اس سے کہ اس آیت کے مضمون پر کچھ گفتگو کروں میں آج مجلس انصار اللہ یو۔ کے کے تین روزہ سالانہ اجتماع کے آغاز سے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ یو کے کا تین روزہ سالانہ اجتماع اسلام آباد یو۔ کے سے شروع ہو رہا ہے۔

[اس موقعہ پر کسی ٹیکنیکی خرابی کی وجہ سے لاؤڈ سپیکر سے خطبہ کے رواں ترجمہ کی آواز بھی سنائی دینے لگی تو حضور نے منتظمین کو اس کی درستی کی طرف توجہ دلائی۔ اور پھر آپ نے معاملہ ٹھیک ہونے پر خطبہ کے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا]

ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ آج مجلس انصار اللہ یو۔ کے کا تین روزہ سالانہ اجتماع اسلام آباد میں ہو رہا ہے اور ان کی طرف سے یعنی صدر صاحب انصار اللہ کی طرف سے گذشتہ ہفتہ دس دن سے مسلسل مجھ پر دباؤ رہا ہے کہ میں اسلام آباد جا کر وہ افتتاح کروں اور مسلسل میں اس کا انکار کرتا رہا ہوں۔ لیکن وہ بھی ماشاء اللہ دھت کے پکے ہیں۔ اچھے دعا گو ثابت ہوں گے۔ مگر میں نے واضح طور پر عرض کیا بار بار کہ یہ نہیں ہو گا پھر بھی ماشاء اللہ انہوں نے اپنی اس نیک کوشش کو ترک نہیں کیا اور یہ جو انہوں نے ضد لگائی تھی دراصل وہی وجہ ہے جو میں خصوصیت سے ان کی بات کا انکار کرتا رہا ہوں۔

میرا سابقہ دستور ہے جو سب مجالس کے علم میں ہے کہ یو۔ کے میں جتنے بھی ذیلی مجالس کے اجتماعات ہوتے ہیں انکا افتتاح میں امیر صاحب یو۔ کے سے کرواتا ہوں اور اگر وہ نہ ہوں تو ہمارے امام صاحب جو نائب امیر بھی ہیں۔ اور دوسری تقریبات میں حصہ لیتا ہوں۔ تو اول تو میں کسی وجہ سے اس دستور کو بدلنا نہیں چاہتا تھا اور نہ ہر مجلس کی طرف سے مجھ پر یہی دباؤ ہو گا اور یہی مطالبہ ہو گا کہ انصار اللہ کے اجتماع میں آپ نے اس دستور کو بدلا ہے تو ہمارے معاملہ میں کیوں یہ سوتیلے پن کا سلوک ہے۔ ایک تو یہ وجہ تھی۔ دوسرے یہ کہ ان کا اصرار اس لئے تھا کہ وہ مجھ سے زیادہ اپنے اجتماع کی حاضری بڑھانا چاہتے تھے۔ اور یہ اطلاع دے بیٹھے تھے سب کو کہ ضرور جمعہ سے پہلے پہنچ جائیں کیونکہ خلیفۃ المسیح افتتاح کریں گے۔ یہ درست ہے کہ اگر کسی مجلس میں خلیفۃ المسیح شامل ہوں پہلے بھی یہی رہا ہے آئندہ بھی یہی رہے گا تو ظاہر بات ہے کہ اس اجتماع کی حاضری بڑھ جاتی ہے۔ لیکن اسے حاضری کو بڑھانے کا ذریعہ بنا کر سالانہ رپورٹ کا معیار بڑھانا یہ جائز نہیں ہے۔ خدام کی حاضری ہو، لجنات کی ہو یا انصار کی ہو وہ سال بھر کی کوششوں کا آئینہ دار ہونی چاہئے۔ اگر تمام سال کوشش کر کے مجلس انصار اللہ میں ایک مستعدی پیدا کر دی جائے اور جماعت کے کاموں میں حصہ لینے کا ذوق شوق بڑھایا جائے اور اس طبعی جوش اور ولولے کے نتیجے میں لوگ کثرت سے اجتماعات میں شامل ہوں تو اچھی بابرکت بات ہے اور قابل تحسین ہے۔ مگر یہ نہ ہو تو خلیفہ وقت کو ذریعہ بنا کر اس دن کی حاضری بڑھانا یہ کوئی نیک، اچھی بات نہیں ہے۔ اس لئے وہ سمجھیں یا نہ سمجھیں یہ بات میں اشارۃً ان کی دل آزاری کئے بغیر سمجھانے کی کوشش کرتا رہا مگر وہ بات پہنچی نہیں۔ اس لئے اب میں ساری دنیا کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ یہ ایک طبعی بات ہے کہ اگر کوئی شخص جو کسی بڑے علاقے سے تعلق رکھتا ہو کہ اس کی خاطر لوگ آئیں اس کے آنے پر لوگوں کا آنا ایک طبعی بات ہے اس کا کوئی نقصان نہیں ہے۔ مگر کسی ایک دن اس کو بہانہ بنا کر اپنی حاضری بڑھا لینا یہ اچھی کارکردگی کی علامت نہیں ہے۔ اس لئے انصار ہوں یا لجنات ہوں یا خدام ہوں ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ سالانہ تربیت کے معیار کو بڑھائیں یہاں تک کہ کسی ایک شخص کی خاطر نہیں بلکہ روزمرہ کی تربیت کے نتیجے میں، دینی اغراض کی خاطر، تمام ذیلی تنظیموں کے ممبر خدا کو راضی کرنے کے لئے، دینی اغراض کی خاطر اکٹھے ہوا کریں۔ یہ جو خلیفہ وقت کے ساتھ تعلق ہے یہ بھی ایک دینی غرض ہے مگر ان دونوں باتوں میں فرق ہے۔ روزمرہ کی تربیت کے نتیجے میں جو دین سے وابستگی پیدا ہوتی ہے وہ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس بات کی محتاج نہیں رہتی کہ کون آ رہا ہے اور کون نہیں آ رہا۔ اس وقت تو حالت یہ ہو جاتی ہے کہ ہم تو بن بلائے بھی جانے کی کوشش کریں گے اور واقعۃً ایسا ہوتا ہے جیسا کہ ایک مصرعہ میں یہ کہا گیا ہے کہ

ان پہ بَنْ جائے کچھ ایسی کہ بِنْ آئے نہ بنے

بلانے کا محتاج نہ رہے انسان۔ جب دینی مقصد کا کوئی اجتماع ہو تو اس میں ذوق و شوق سے لوگوں کا حاضر ہونا ایک دینی تقاضا ہے۔ پس یہ وجہ ہے میں وضاحت کر رہا ہوں۔ انہوں نے جو وعدہ کیا تھا انصار سے ان کی طرف سے عہد شکنی کوئی نہیں ہوئی ان کو اس بات پر ملزم نہ کیا جائے۔ اپنی طرف سے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آخر وقت تک جو ممکن تھا انہوں نے کوشش کر دیکھی مگر یہ میری مجبوری تھی جس کی وجہ سے وہ کوشش کامیاب نہیں ہو سکی۔

مجلس انصار اللہ یو۔ کے میں عمومی طور پر مجھے توقع ہے کہ بیداری پیدا ہوئی ہے۔ اور اس بیداری کا ایک اظہار اس اجتماع میں ایک مجلس سوال و جواب کو داخل کر کے جس میں غیر از جماعت اور غیر مسلموں کو بلایا جا رہا ہے یہ اس نیک طریق پر کیا جا رہا ہے اس توقع پر کہ انشاء اللہ اس کے نتیجے میں بیعتیں بھی ہوں گی۔ اور اس معاملے میں اللہ تعالیٰ جماعت جرمنی کو جزا دے سارے یورپ کے لئے وہ نمونہ بنی ہوئی ہے۔ چنانچہ صدر صاحب انصار اللہ نے جب اس خصوصی اجلاس کو عام دستور سے ہٹ کر، جو یہاں کا دستور تھا، انصار اللہ کے اس اجتماع میں شامل کرنے کی درخواست کی تو خود ہی یہ کہا کہ جرمنی کو دیکھ کر ہمارے دل میں بھی جوش پیدا ہوا ہے کہ ہم بھی ایسے اجتماعات اپنے سالانہ اجتماع کا ایک مستقل جزو بنا لیں۔ تو اچھی بات ہے اللہ تعالیٰ ان کو اس کی جزاء دے اور زیادہ سے زیادہ غیر مسلموں کو خصوصیت سے اور غیر احمدی مہمانوں کو بھی اس میں شامل ہونے کی توفیق بخشے۔

انصار اللہ کی جو ذمہ داریاں ہیں وہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں باقی ساری مجالس سے زیادہ ہیں۔ اس کے متعلق میں تفصیلی گفتگو نہیں کرنا چاہتا کیونکہ آج تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کے اعلان کا دن ہے۔ صرف دو تین نکتے جو پہلے بھی عرض کر چکا ہوں وہ آپ کو یاد دلاتا ہوں۔ انصار کی عمر وہ عمر ہے جس کے بعد پھر کسی اور مجلس میں شامل نہیں ہونا بلکہ دوسری دنیا کی طرف رخصت ہونا ہے۔ اس لئے جو دینی کاموں میں کمزوریاں رہ گئی ہیں ان کو دور کرنا اور ان کا ازالہ کرنا جس حد تک ممکن ہے انصار کو کرنا چاہئے کیونکہ پھر اس کے بعد دوبارہ یہاں واپس نہیں آنا۔ اور اس پہلو سے خدام اور دوسرے ذیلی شعبوں سے مجلس انصار اللہ کو زیادہ مستعد ہونا چاہئے اور زیادہ ان کے دل پر بوجھ پڑنا چاہئے۔ انبیاء کا سب کا یہی حال رہا ہے۔ جوں جوں عمر بڑھتی ہے اور بڑھاپے کی عمر میں وہ داخل ہوتے ہیں کام کی ذمہ داریاں ان پر

بڑھتی چلی جاتی ہیں اور پہلے سے زیادہ محنت اٹھاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی یہی روایتیں ہیں کہ آخری ایام میں تو یوں لگتا تھا جیسے کوئی شخص غروب ہوتے ہوئے سورج پر نظر کرتے ہوئے جبکہ ابھی منزل دور ہو بہت تیزی سے قدم اٹھاتا ہے اور بار بار توجہ کرتا ہے کہ کہیں دن غروب نہ ہو جائے۔ اس کیفیت سے آپ نے آخری عمر میں کاموں کے بوجھ زیادہ بڑھالئے اور زیادہ اس احساس کے ساتھ کہ جو کچھ بھی اب مجھ سے ممکن ہے میں کرلوں، ان کی ذمہ داریاں ادا فرمائیں۔ پس انصار کا ایک یہ پہلو ہے جو پیش نظر رہنا چاہئے۔

انصار ہوں یا لجنات ہوں یا خدام ہوں ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ سالانہ تربیت کے معیار کو بڑھائیں یہاں تک کہ کسی ایک شخص کی خاطر نہیں بلکہ روزمرہ کی تربیت کے نتیجے میں، دینی اغراض کی خاطر، تمام ذیلی تنظیموں کے ممبر خدا کو راضی کرنے کے لئے دینی اغراض کی خاطر اکٹھے ہوا کریں۔

دوسرا یہ کہ انصار کی ذمہ داریوں میں طبعی طور پر ان سے نچلی تمام نسلوں کی ذمہ داریاں داخل ہیں۔ بچوں کی تربیت میں بھی انصار سب سے اچھا کردار ادا کرسکتے ہیں، خواتین کی تربیت میں بھی انصار سب سے اچھا کردار ادا کرسکتے ہیں اس میں بالعموم نفس کی ملونی کا خطرہ باقی نہیں رہتا۔ اس پہلو سے مجلس انصار اللہ کو مستعد بھی ہونا چاہئے اور اپنی ذیلی تنظیموں کی تربیت پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ تربیت کے لحاظ سے ذمہ داری ادا کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ خدام الاحمدیہ کے انتظام میں دخل دیں، لجنہ کے انتظام میں دخل دیں۔ بلکہ گھر کے بڑوں کے طور پر، ایک معزز شہری کے طور پر جس حد تک نیک نصیحت کے ذریعے وہ اپنی سے نچلی نسلوں کی تربیت کے کام سرانجام دے سکتے ہیں ان کو دینے چاہئیں۔

اب میں اس مضمون کی طرف آتا ہوں جو میں نے بیان کیا ہے کہ نئے سال کا تحریک جدید کا اعلان ہونا ہے۔ الحمدللہ کہ تحریک جدید دفتر اول ساٹھ سال پورے کرچکا ہے اور دفتر دوم پچاس سال پورے کرچکا ہے۔ دفتر سوم انتیس سال اور دفتر چہارم نو سال۔ اور اب یہ اپنے اکسٹھویں، اکاونویں، تیسویں اور دسویں سال میں داخل ہوں گے۔

دفتروں کا جہاں تک تعلق ہے اس سلسلے میں میں نے رپورٹوں پہ نظر کرکے محسوس کیا ہے کہ رفتہ رفتہ دفاتر کی تقسیم پر عہدیداروں کی یا کام کرنے والوں کی نظر نہیں رہتی اور عمومی طور پر تحریک کے چندے کو بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر دفاتر کے قیام کی جو غرض وغایت تھی وہ اس طرح پوری نہیں ہوسکتی۔ جب میں نے اعداد وشمار سے معلوم کرنے کی کوشش کی کہ دفتر چہارم نے کتنی ترقی کی ہے، دفتر سوم نے کتنی ترقی کی ہے، تو پتہ چلا کہ ایسا کوئی تذکرہ رپورٹوں میں موجود ہی نہیں تھا۔ پھر فیکس کے ذریعے بڑی بڑی یورپ اور امریکہ وغیرہ کی جماعتوں کو تحریک کی گئی کہ آپ کے پاس اعداد وشمار ہوں گے فوراً بھجوا دیں۔ تو ہر جگہ سے یہ معذرت آئی کہ ہم نے الگ الگ اعداد وشمار نہیں رکھے اس لئے آئندہ سال ایسا کریں گے۔ تو تحریک جدید کے تعلق میں پہلی نصیحت تو یہ ہے کہ دفاتر کا انتظام تحریک جدید کے سیکرٹری کے تابع الگ الگ ذمہ دار خدمت کرنے والوں کے سپرد ہونا چاہئے تاکہ آئندہ کبھی اس بات میں کوئی کوتاہی نہ ہو۔ ہر تحریک جدید کا سیکرٹری اپنے ساتھ دفتر اول کا ایک نائب لگائے، ایک دفتر دوم کا، ایک سوم کا اور ایک چہارم کا۔ تاکہ ان کا الگ الگ ریکارڈ رکھے اور ان کا مقابلہ کرے اور اس طرح آپس کے مقابلے کی وجہ سے ویسے بھی عمومی معیار خدا کے فضل سے بہتر ہوگا۔

یہ دفاتر کی تقسیم دراصل بعض عمروں کے بدلنے کے نتیجے میں جو ایک قسم کے نسلی گروہ بنتے ہیں، ایک نسل سے تعلق رکھنے والے گروہ، ان کے پیش نظر کی گئی۔ دفتر اول کو جب دس سال گزر گئے تو حضرت مصلح موعودؓ نے یہ تجویز فرمائی کہ دفتر اول کا الگ رجسٹر رکھ کر اس کا حساب الگ کردیا جائے۔ اور ایک دفتر دوم قائم کیا جائے جس میں نئے مجاہدین داخل کئے جائیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے اس حصے کو بھی قربانی کی توفیق ملے گی جو پہلے غافل رہا ہے اور دفتر اول کی قربانیوں کے سائے تلے وہ بھی شمار ہوتا رہا ہے۔ پس اس گروہ کو اگر اس سائے سے الگ کرکے اپنی کارکردگی دکھانے کی طرف بلایا جائے تو ظاہر بات ہے کہ ایک بہت بڑی تعداد ان مخلصین کی ہاتھ آسکتی ہے جو کسی وجہ سے تحریک جدید کے کاموں سے غافل رہے ہیں۔ جب یہ کچھ عرصے تک سلسلہ جاری رہا اور مفید ثابت ہوا تو پھر دفتر سوم کا اعلان دفتر اول کے اکتیس سال بعد کیا گیا اور پھر دفتر چہارم کے آغاز کا اعلان میں نے آج سے دس سال پہلے کیا تھا۔ مراد یہ تھی کہ گذشتہ عرصے میں جو نئے بچے بڑے ہوئے ہیں، نئے لوگ جماعت میں داخل ہوئے ہیں، ان پر نظر رکھنے کے لئے ایک الگ انتظام ہو الگ منتظمین ان ذمہ داریوں کو ادا کریں۔ چنانچہ میں پہلی نصیحت تو یہ کرتا ہوں کہ ان دفاتر کی تقسیم کو ملحوظ رکھتے ہوئے شعبوں کے اندر ایسے نائبین مقرر کئے جائیں جو اپنے اپنے دفتر کا الگ حساب رکھیں۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ جہاں اگر جماعت چھوٹی ہو اور یہ تقسیم ممکن نہ ہو تو جو بھی تحریک جدید کا سیکرٹری ہے وہی خود اپنے ذمہ یہ بات لے لے کہ وہ یاد رکھے گا اور ان سب کا ریکارڈ الگ الگ رکھے گا۔

جہاں تک تحریک جدید کی عمومی سال بہ سال ترقی کا تعلق ہے، خدا کے فضل سے جماعت محض للہ قربانیاں کر رہی ہے اور خدا کی ذات دائم ہے وہ آنی جانی نہیں ہے اس لئے جو قربانیاں اس کے تعلق سے بجالائی جاتی ہیں ان کو بھی دوام عطا ہوتا ہے کسی وقتی جوش سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سن چونتیس سے لے کر اب سن چورانوے آگیا ہے اور اس ساٹھ سالہ دور میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک بھی سال ایسا نہیں آیا جب کہ جماعت اس قربانی سے تھک گئی ہو اور اس کے قدم سست پڑ گئے ہوں اس کی وجہ یہی ہے کہ جماعت کی قربانیاں محض للہ ہوتی ہیں اور اللہ کی ذات کے حوالے سے ان قربانیوں کو دوام ملتا ہے۔

جس آیت کی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی تھی اس کا ترجمہ یہ ہے "ومثل الذین ینفقون اموالھم ابتغاء مرضات اللہ" کہ وہ لوگ جو اپنے مال اللہ کی رضا کی خواہش میں، اس کی تمنا میں، اس کی حرص میں خرچ کرتے ہیں۔ یعنی ان کی مالی قربانی خالصۃً للہ ہوتی ہے اور اللہ کی رضا کے لئے ان کے دل میں محبت اور اشتہاء پائی جاتی ہے تو "ابتغاء مرضات اللہ" کا مطلب ہے اس خدا کی مرضیوں کو ڈھونڈنے کے لئے، ان کی خواہش میں، ان کی لگن میں وہ مال خرچ کرتے ہیں۔ "وتثبیتا من انفسھم" اور دوسری غرض ان کی یہ ہوتی ہے کہ مالی قربانی سے وہ اپنے اعمال کی بھی حفاظت کریں اور ان نیک اعمال کی حفاظت کے لئے گویا یہ اعلان کیا جارہا ہے کہ مالی قربانی بہت ہی مفید نتائج پیدا کرتی ہے۔ یہ دو جائز اغراض ہیں اس کے سوا کسی تیسری غرض کا ذکر نہیں ہے۔

اول سب سے اعلیٰ غرض اللہ کی محبت میں اس کی رضا کی خاطر اموال کو پیش کرنا تاکہ اللہ کی نظر پیار اور محبت کے ساتھ قربانی کرنے والوں پر پڑے، اور دوسرے اپنے اعمال کو جو نیک اعمال ہیں ان کو تقویت دینے کے لئے اور ان کو ثبات بخشنے کے لئے ان کی حفاظت کی خاطر مالی قربانی کی جائے۔ اب یہ دو باتیں ایسی ہیں جو جماعت احمدیہ کی مالی قربانی کی تاریخ میں بالکل نمایاں طور پر درست دکھائی دیتی ہیں۔ اللہ کی بات تو بہرحال درست ہونی ہے مگر جماعت کی مالی قربانیوں کے آئینے میں جب ان دونوں باتوں کو عمل پیرا دیکھتے ہیں تو یہ مراد نہیں کہ اللہ کی بات سچی ہے، مراد یہ ہے کہ جماعت سچی ہے جس نے واقعۃً رضائے باری تعالیٰ کی خاطر قربانیاں دی تھیں اور واقعۃً اپنے نیک اعمال کی حفاظت کے لئے یہ اقدام کئے تھے اس لئے ان کا نتیجہ صاف دکھائی دے رہا ہے۔ جماعت کی مالی قربانیوں میں حصہ لینے والا گروہ اللہ کے فضل سے تمام نیکیوں میں صف اول میں ہے۔ شاذ کے طور پر ایسے آدمی آپ کو دکھائی دیں گے جو مالی قربانی میں تو اول ہیں لیکن باقی چیزوں میں پیچھے ہیں۔ بعض ایسے جن کو میں جانتا ہوں جو کمزور ہوتے ہیں اور مالی قربانی میں حصہ نہیں لیتے آغاز میں یہی دکھائی دیتا ہے کہ وہ مالی قربانی میں حصہ لینے لگے ہیں لیکن دیگر اعمال کے لحاظ سے معیاری نہیں لیکن کسی ایسے شخص کو میں نہیں جانتا جو مالی قربانی شروع کردے اور دوسرے نیک اعمال میں محروم ہی بنا رہے۔ مالی قربانی اس کے دوسرے نیک کاموں کو بھی تقویت بخشتی ہے۔ اس کا سلسلے سے تعلق پہلے سے زیادہ مضبوط ہونے لگتا ہے۔ دینی کاموں میں اس کا ذوق شوق پہلے سے زیادہ بڑھنے لگتا ہے۔

پس قرآن کریم کی یہ گواہی جماعت احمدیہ کے گذشتہ سو سالہ کردار کے آئینے میں نہ صرف قرآن کی صداقت کا اعلان کر رہی ہے بلکہ جماعت احمدیہ کی نیک نیتوں اور پاک اعمال کی صداقت کا بھی اعلان کر رہی ہے۔ فرماتا ہے، ایسے لوگوں کے ساتھ کیا ہوگا۔ ان کی مثال

SUPPLIERS OF FROZEN AND FRIED
MEAT SAMOSAS, VEGETABLE SAMOSAS,
CHICKEN SAMOSAS & LAMB BURGERS
PARTIES CATERED FOR
KHAYYAMS
280 HAYDONS ROAD, LONDON SW19 9TT
TEL: 081 543 5882 - MOBILE: 0860 418 252

کیسی ہے "کمثل جنة بربوة اصابھاوابل" ان کی مثال ایک ایسے باغ کی طرح ہے جو بلندیوں پر واقع ہو یعنی نیچے اترائی پر نہ ہو بلکہ چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کی چوٹیوں پر جیسے جنتیں ہوں یعنی باغات لگے ہوں ویسی ہی ان کی کیفیت ہوتی ہے۔ "اصابھاوابل" ایسی جنتیں یعنی ایسے باغات جو پہاڑیوں کی چوٹی پر واقع ہوتے ہیں ان کی صفت یہ بیان فرمائی گئی کہ انہیں اگر تیز بارش بھی پہنچے تو ان کا نقصان نہیں کرتی۔ زائد پانی نیچے بہہ جاتا ہے اور ان کی جڑوں میں کھڑا ہو کر ان کو گلاتا نہیں ہے۔ اور ایسی جگہوں پر ویسے بھی شبنم پڑنے کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں جو پہاڑوں کی چوٹیاں ہیں صبح آپ جا کے دیکھیں وہ بھیگی ہوئی ہوتی ہیں شبنم تو ان کے مقدر میں لکھی ہوئی ہے۔ وہ تو ہر صبح آتی ہے ان کے منہ دھلاتی ہے۔ اور شبنم کا اترنا چوٹی کی وجہ سے ایک اور فائدہ بخشتا ہے کہ شبنم چونکہ بہہ نہیں سکتی اس لئے وہیں جڑوں میں جذب ہوتی ہے اور جتنی بھی شبنم ہے وہ ان کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ تو نہ "وابل" یعنی تیز بارش ان کو نقصان پہنچا سکتی ہے بلکہ فائدہ دے جاتی ہے نہ ہلکی بارش سے ان کو کوئی نقصان پہنچتا ہے بلکہ وہ ایسا باغ ہے جو نشوونما پاتا رہتا ہے۔

اس مثال کے بہت سے پہلو ہیں۔ ایک پہلو جو اس سے پہلے میں نے بیان نہیں کیا اس کی طرف میں آج متوجہ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ جنت سے مراد اگر متقی لوگ ہیں ان کی مثال دی گئی ہے جو خدا کی رضا کی وجہ سے بہت بلند مقامات پر فائز ہوتے ہیں ان کو جب خدا زیادہ رزق عطا کرتا ہے تو ان کو نقصان نہیں پہنچتا۔ اس رزق کے نتیجے میں ان کے رجحانات دنیا کی طرف مائل ہوتے ہوئے دنیا کی سمت بہنے نہیں لگتے۔ بلکہ کسی قسم کا کوئی نقصان ان کی ذات کو، ان کے وجود کو غیر معمولی برکات کے نتیجے میں نہیں پہنچتا بلکہ پہلے سے بڑھ کر دینی خدمات کی طرف ان کی توجہ پیدا ہوتی ہے۔ قربانی میں آگے بڑھ جاتے ہیں۔ زیادہ سرسبز و شاداب دکھائی دینے لگتے ہیں۔ اور اگر کبھی کوئی ابتلاء آ جائے تو ان کا رویہ ایسا نہیں بدلتا کہ جس سے ثابت ہو کہ جب تک خوشحال تھے قربانیاں کرتے تھے جب خوشحال نہیں رہے تو قربانیوں سے منہ پھیر لیا ہے۔ بلکہ وہ شبنم بھی ان کی قربانیوں کے تر و تازہ باغات کو مزید تازگی بخشتی ہے اور ان کو مرنے نہیں دیتی۔ پس ایسے حالات رکھنے والے لوگ خواہ خوشحالی کے دور سے گزر رہے ہوں یا تنگی کے دور سے گزر رہے ہوں، ان کی نیکیوں کی کھیتیاں سرسبز و شاداب ہی رہتی ہیں۔ ان کی قربانیوں کے باغات ہمیشہ لہلہاتے رہتے ہیں۔ یہ بہت ہی بلند مقام اور مرتبہ ہے جو خدا کی خاطر قربانی کرنے والوں کو عطا کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے خود دیکھیں کتنے پیار سے کیسی عظیم الشان مثال ان کی بیان فرمائی ہے۔

> انصار کی عمر وہ عمر ہے جس کے بعد پھر کسی اور مجلس میں شامل نہیں ہونا بلکہ دوسری دنیا کی طرف رخصت ہونا ہے اس لئے جو دینی کاموں میں کمزوریاں رہ گئی ہیں ان کو دور کرنا اور ان کا ازالہ کرنا جس حد تک ممکن ہے انصار کو کرنا چاہئے۔

"فاتت اکلھا ضعفین" وہ جب اس کو شبنم بھی پہنچتی ہے تو اپنا پھل دگنا دیتی ہے یہ ایک مسئلہ ہے جسے سمجھنا ضروری ہے بہت بارشیں ہوں اور باغوں کا پھل زیادہ کر دینا یہ تو سمجھ میں آ جاتی ہے بات، شبنم کے بعد پھل دگنا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ بظاہر خشک سالی کا دور ہے شبنم مرنے تو نہیں دیتی لیکن اس طرح فراوانی سے پانی تو مہیا نہیں کرتی جیسے موسلا دھار بارشیں کیا کرتی ہیں۔ یہ دراصل ایک اضافی چیز ہے جسے سمجھنا ضروری ہے وہ لوگ جو خدا کی خاطر تنگی میں بھی قربانی کرتے ہیں ان کی قربانی کا درجہ امارت کی حالت کی قربانیوں سے زیادہ بڑا ہوتا ہے۔ خصوصاً جس نے اچھے دن دیکھے ہوں اور اچھے رہن سہن کی عادت پڑ گئی ہو جب اس پر تنگی کا دور آتا ہے تو اس کے لئے اپنے خرچوں کا کم کرنا بہت مشکل کام ہو جاتا ہے۔ مگر جو خدا کی رضا کی خاطر اعلیٰ قربانیاں دے چکے ہوں ان کے اندر ہم نے واقعتہً یہ روح دیکھی ہے کہ اپنے پہلے دنوں کی قربانیوں کو چونکہ کم نہیں کرنا چاہتے اس لئے اپنی ذات پر زیادہ بوجھ ڈال کر اور اپنی دنیا کی ضرورتوں کو زیادہ کاٹ کر پھر دیتے ہیں تو "ضعفین" کا یہ مطلب ہے۔ دنیا کے باغات میں یہ منظر آپ کو کہیں دکھائی نہیں دے گا مگر روحانی دنیا کے باغات میں بعینہ یہی منظر ہے جو دکھائی دیتا ہے اور میں اس کا گواہ ہوں کیونکہ کثرت سے مجھے ایسے لوگوں کے، جن پر یہ واقعات گزرے، خطوط آتے ہیں ان کے دل کا درد مجھ تک پہنچتا ہے کہ ایک وقت تھا ہمیں خدا نے یہ توفیق بخشی تھی اب ہم مجبور ہیں چندے کم کرنے کو دل نہیں چاہتا تو میری بیوی نے اپنا زیور دے دیا، میں نے یہ کر دیا، ہم نے اپنی جائیداد بیچ دی۔ حیرت انگیز قربانیاں ہیں جس کی وجہ سے دل ان کے اخلاص کی گرمی سے پگھلنے لگتا ہے۔

> انصار کی ذمہ داریوں میں طبعی طور پر ان سے نچلی تمام نسلوں کی ذمہ داریاں داخل ہیں۔

تو قرآن کا کلام بہت سچا کلام ہے کسی انسان کا بنایا ہوا کلام نہیں ہے ورنہ ناممکن تھا کہ کوئی انسان یہ منظر کشی کرتا اور یہ کہتا کہ جب پانی کم ہو جاتا ہے صرف شبنم پہ وہ باغ پلتا ہے تو اس کا پھل دگنا ہو جاتا ہے۔ کیسے دگنا ہو سکتا ہے، کیسے انسانی سوچ اس تناظر کا تصور کر سکتی ہے۔ پس یہ الٰہی کلام ہے جو بالکل سچا ہے "اصابھاوابل فاتت اکلھا ضعفین" یہ عجیب باغ ہے جو خدا کی محبت کا باغ ہے کہ جب اس پہ غربت کا دور آتا ہے، جب اس پہ تنگی کا دور آتا ہے تو پہلے سے دگنا پھل دینے لگتا ہے یہاں ایک اور پہلو یہ ہے کہ اللہ کی نظر میں وہ پھل دگنا ہو جاتا ہے ان کے اخلاص اور محبت کی وجہ سے تنگی کی وجہ سے پھر یہ بات نہیں رہتی کہ چونکہ امیر تھے اس لئے قربانیاں دیں بلکہ یہ صورت ابھرتی ہے کہ رضائے باری تعالیٰ کی خاطر تھی اب دیکھو تنگی بھی آئی ہے تب بھی قربانیاں دے رہے ہیں ہر حال میں ان کی قربانیوں کا جذبہ قائم رہتا ہے پس اس پہلو سے ان پر زیادہ پیار کی نگاہ پڑتی ہے اور اللہ کی نظر میں ان کا پھل دگنا دکھائی دیتا ہے اور یہ عام ان لوگوں کے ساتھ بھی یہ مضمون تعلق رکھتا ہے جو غربت کی حالت میں ویسی ہی قربانیاں دیتے ہیں یہاں موازنے کی بات نہیں ہوگی بلکہ یہ مضمون ہو گا کہ خدا کے پیار کرنے والے بندوں میں سے کچھ وہ ہیں خوشحال ہیں ان کی مثال ایسے ہی ہے جیسے چوٹی پر لگائے گئے باغ پر موسلا دھار بارش اثر دکھائے اور کچھ ایسے ہیں جو غریب ہیں بہت تھوڑا ان کو رزق ملتا ہے لیکن تھوڑے کے نتیجے میں جذبہ قربانی بڑھ جاتا ہے اور وہ ان سے بھی زیادہ مقامات حاصل کر لیتے ہیں ان اپنے بھائیوں سے بھی زیادہ جن کو دنیا میں اللہ تعالیٰ نے بڑی نعمتیں عطا کی ہیں۔

اور یہ امر واقعہ ہے اس میں ایک ذرہ بھی شبہ کی بات نہیں کہ ایسے بالعموم یہ ہے یعنی یہ ایک ایسی بات نہیں جو استثنائی ہو بالعموم یہ دکھائی دیتا ہے کہ غرباء میں قربانیوں کا معیار اونچا ہے امراء میں آپ کو استثنائی طور پر ایسے قربانی کرنے والے دکھائی دیں گے جو تناسب کے لحاظ سے اپنے غریب بھائیوں سے آگے نکل جائیں ورنہ بھاری اکثریت غرباء کی وہ ہے جن کی روحانی کھیتی دگنے پھل لا رہی ہے کیونکہ وہ ذاتی تنگی کے باوجود اپنی روزمرہ کی ضرورتوں کو کاٹ کر قربانی کر رہے ہوتے ہیں اور امراء میں بدقسمتی سے یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ اپنی آمد سے جو خدا تعالیٰ ان کو وافر عطا کرتا ہے اتنا دیتے ہیں کہ ان کو یہ خطرہ نہ رہے کہ ان کے منافع کے معیار گر جائیں گے اور یہ جو ذہن کی فکر ہے کہ ہم نے ابھی بہت سے کام کرنے ہیں اور جائیداد بڑھانی ہے اور کارخانے بنانے ہیں تجارتوں کو اور طرح فروغ دینا ہے یہ فکر ان کے منافعوں کے ایک بڑے حصے کو مزید دنیا طلبی کے لئے وقف رکھتی ہے اس واسطے وہ یہ نقصان سمجھتے ہیں کہ دین کی خاطر اتنی قربانی کی جائے کہ دیگر ہمارے جو روزمرہ کے تجارتوں اور اموال کو بڑھانے کے مواقع ہیں ان سے ہم محروم رہ جائیں ان کو اپنے غریب بھائیوں سے یہ بات پیچھے رکھتی ہے لیکن ان میں بھی اللہ کے فضل سے بہت بڑے بڑے قربانی کرنے والے ہیں اور "وابل" کی جو مثال ہے ان پر اسی طرح صادق آتی ہے اور ایسے آدمی خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بڑھ رہے ہیں کم نہیں ہو رہے۔ مسلسل جماعت کی قربانی کی تاریخ پر نظر ڈال کر آپ دیکھ لیں امراء میں جتنا پہلے قربانی کا رجحان تھا اس سے دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے اور پہلے سے بڑھ کر وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے باغات کو بلندی پر لگانے کے لئے کوشاں ہیں۔

فرماتا ہے "فان لم یصبھا وابل فطل" معاف کرنا ایک غلطی ہوئی۔ پہلے ترجمے میں میں "وابل" کو "طل" کے معنوں میں پیش کر رہا تھا یہ غلط ہے "وابل" کے نتیجے میں ان کا رزق دگنا ہو جاتا ہے یہ تھا قرآن کریم کا بیان۔ اس مضمون کی روشنی میں مجھے تفسیر میں ترمیم کرنی پڑے گی اگرچہ روح مضمون اسی طرح وہی رہے گی اس میں کوئی فرق نہیں۔ مطلب یہ ہے

DISTRIBUTORS OF PITTA BREAD
PLAIN AND FRUIT YOGURT
MANGOES & SEASONAL FRUIT
AND VEGETABLES
ZAHID KHAN
(081) 715 0207
IMMEDIATE DELIVERY
ANYWHERE IN LONDON
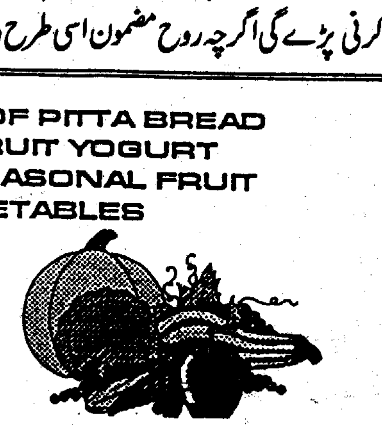

کہ امراء میں سے ایسے ہیں اگر وہ محض للہ قربانی کرتے ہیں توان کی دولتیں جب بڑھتی ہیں تو قربانیاں کم نہیں ہو جاتیں یہ مضمون ہے یعنی وہ امراء جن کی قربانیاں محض رضائے باری تعالیٰ کے لئے ہیں اور کوئی مقصد نہیں ہے جب خدا ان کے رزق بڑھاتا ہے توان کی قربانیاں کم نہیں ہوتیں لیکن اگر ان کے رزق کم بھی کر دیئے جائیں تو تب بھی قربانیاں کم نہیں ہوتیں "فطل" پھر "طل" ان کے لئے کام آجاتی ہے یعنی شبنم ان کے کام آجاتی ہے ان کی قربانیوں پر برا اثر نہیں ڈالتی۔ یہ ہے جو قرآنی آیات کا مضمون ہے۔

جو پہلی تفسیر تھی امر واقعہ میں کوئی ایسی بات میں نے اس میں نہیں کہی جو میرے روزمرہ کے تجربے کے خلاف ہو وہ باتیں سب درست ہیں۔ لیکن قرآن کریم کی آیت کے حوالے سے یہ جواب میں نے مضمون بیان کیا ہے یہی مضمون صادق آتا ہے۔ پس اس بات کو سمجھ لیں کہ نظر میری بار بار چونکہ ہلکا سا پڑھ کے اٹھ جاتی تھی میں نے غلطی سے "وابل" والی آیت کو "طل" سمجھ کر "ضعفین" کا ترجمہ کر دیا اسے درست کر لیا جائے۔ نئی تفسیر یا اصل تفسیر حقیقی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے پاک بندے جو میری خاطر قربانیاں کرتے ہیں جب میں ان کے رزق بڑھاتا ہوں اور موسلا دھار رزق ان پر برسنے لگتا ہے توان کی قربانیاں کم نہیں ہوتیں وہ بڑھ جاتی ہیں، دگنی ہو جاتی ہیں۔ اور جب غربت آتی ہے تب بھی وہ پیچھے قدم نہیں ہٹاتے بلکہ وہی "طل" ان کی جنتوں کو Maintain کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ یعنی غربت کے باوجود ان کے باغات پر بد اثر نہیں پڑتا۔ یہ مضمون بھی سو فیصدی درست ہے دوسرا مضمون بھی درست ہے کہ ایسے لوگ ہیں کثرت کے ساتھ جو محض رضائے باری تعالیٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز نہ ہونے کی وجہ سے اموال جب ان کے بڑھتے ہیں تو قربانیوں میں پیچھے ہٹ جاتے ہیں وہ مضمون بھی اپنی جگہ درست ہے یعنی وہ غلط نہیں ہوا اس وجہ سے۔ اور ایسے ہیں کہ جب وہ امارت کے بعد غریب ہوتے ہیں تو قربانیاں پہلے سے بڑھ جاتی ہیں۔ یہ مضمون بھی اپنی جگہ درست ہے۔ اس لئے کوئی ایسی بات نہیں جس کو آپ قطع سمجھیں غلط سمجھیں صرف تفسیر کے حوالے میں درستی کی ضرورت ہے اور کوئی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔

> **ہر تحریک جدید کا سیکرٹری اپنے ساتھ دفتر اول کا ایک نائب لگائے۔ ایک دفتر دوم کا، ایک سوم کا اور ایک چہارم کا تاکہ ان کا الگ الگ ریکارڈ رکھے اور ان کا مقابلہ کرے۔**

"واللہ بما تعملون بصیر" اور میں نے جو یہ عرض کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ دگنی ہو جاتی ہیں۔ یعنی ان کی قربانیاں دگنی ہو جاتی ہیں یہ بات درست ہے کیونکہ یہ آیت کریمہ بتا رہی ہے کہ خدا کی گہری نظر تمہارے اعمال پر پڑ رہی ہوتی ہے اور اس کی نظر فیصلہ کرتی ہے کہ تمہارے اعمال کی کیا حیثیت ہے۔ پس وہ لوگ جو غریب ہونے کے باوجود اپنی قربانیاں بڑھاتے ہیں یقیناً ان کے مراتب بلند تر ہوتے ہیں اور نسبتی طور پر خدا کی نظر ان کو مراتب عطا کرتی ہے۔ پس اس پہلو سے کسی مسلمان کو یہ شکوے کا حق نہیں کہ اے اللہ تو نے میرے امیر بھائیوں کو یہ دیا تھا اس لئے انہوں نے زیادہ قربانیاں کیں اور تیری زیادہ جزاء کما گئے۔ بلکہ خدا تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ تمہاری معمولی قربانیاں بھی میری نظر میں ایک اعلیٰ مرتبہ اور مقام حاصل کر لیتی ہیں۔

اس کے بعد ایک آیت میں نے چنی ہے جو تنبیہ سے تعلق رکھتی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "انما اموالکم واولادکم فتنة" اور یہ وہی مضمون ہے جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں پہلی آیت کے حوالے کے ساتھ کہ بعض دفعہ اموال بڑھنا فائدے کی بجائے نقصان پہنچا دیتا ہے۔ تو وہ مضمون اس آیت کے تابع بیان ہونا چاہئے تھا یہاں۔ "انما اموالکم واولادکم فتنة" مال اور اولاد کا بڑھنا ایک نعمت ہے لیکن فتنہ بھی ہے۔ بعض دفعہ اموال بڑھ جائیں تو اموال کی لالچ بھی بڑھ جاتی ہے اور انسان خدا کی راہ میں قربانیوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ بعض دفعہ اولاد بڑھ جائے تو بجائے اس کے کہ انسان خدا کے شکر میں ترقی کرے اس اولاد کا فکر کہ اس کے لئے میں کیا چھوڑ کے جاؤں گا دینی قربانیوں کی راہ میں حائل ہو جاتا ہے۔ فرماتا ہے "واللہ عندہ اجر عظیم" (التغابن:۱۶) لیکن یاد رکھو کہ خدا کی خاطر جو تم اپنے اموال جھونکتے ہو اور اپنی اولاد کے حقوق بظاہر کم کرتے ہو یہ کوئی کمی نہیں ہے اللہ کے پاس اتنا بڑا اجر ہے کہ یہ قربانیاں اس اجر کے مقابل پر کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتیں۔ "فاتقوا اللہ" پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو "ما استطعتم" جس حد تک تمہیں استطاعت ہے۔ بہت ہی پیارا کلام ہے اس پہلو سے کہ تقویٰ بھی استطاعت کے مطابق۔ یہ ایک ایسا مضمون ہے جو کسی اور الٰہی کتاب میں جس کا میں نے مطالعہ کیا ہے مجھے کہیں دکھائی نہیں دیا۔ تقویٰ استطاعت کے مطابق کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح مال تھوڑا ہو اور انسان اس مال کی نسبت سے قربانی کرتا ہے اس طرح اگر ایک انسان کی صلاحیتیں تھوڑی ہیں تو اس کا تقویٰ بھی بظاہر تھوڑا دکھائی دے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم استطاعت کے مطابق تقویٰ اختیار کرو تو میرے نزدیک تم ایسے شمار ہوگے گویا تم نے جو کچھ تھا سب کچھ پیش کر دیا۔ تو تقویٰ استطاعت کے مطابق، یہ پہلی دفعہ قرآن کریم میں ایک نیا مضمون پیش فرمایا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ فرمایا "واطیعوا وانفقوا خیراً لانفسکم" گویا کہ مال کی قربانی کا تقویٰ کی استطاعت سے تعلق ہے۔ یہاں مال کی استطاعت کہہ کر خرچ کرنے کا نہیں فرمایا بلکہ تقویٰ کی استطاعت کے مطابق خرچ کرنے کا فرمایا ہے۔ بہت ہی گہرا مضمون ہے اگر ہم اس پر نظر رکھیں تو اس میں ہمارے لئے عظیم الشان فوائد مضمر ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی ایسی قربانی، قربانی نہیں ہے جو تقویٰ کی استطاعت سے تعلق نہ رکھتی ہو۔ تقویٰ کی استطاعت سے اگر قربانی بڑھ جائے تو وہ نقصان کا موجب ہے فائدے کا موجب نہیں ہے۔ یہ بہت ہی گہری بات ہے جو اس میں بیان ہوئی ہے اس کو خوب اچھی طرح سمجھ لیں۔

> **جہاں اگر جماعت چھوٹی ہو اور یہ تقسیم ممکن نہ ہو تو جو بھی تحریک جدید کا سیکرٹری ہے وہی خود اپنے ذمہ یہ بات لے لے کہ وہ یاد رکھے گا اور ان سب کا ریکارڈ الگ الگ رکھے گا۔**

تقویٰ کی استطاعت کے اندر قربانیاں کرنا یعنی ہر قربانی تقویٰ کی چادر میں لپٹی ہوئی ہو، کوئی عضو اس کا باہر نہ ہو۔ اگر تم قربانیاں بڑی بڑی پیش کر رہے ہوگے لیکن تقویٰ کی استطاعت سے باہر ہیں تو اس کا مطلب ہے یا ریاء کی خاطر کر رہے ہو یا اور دیگر نفسانی اغراض کی خاطر کر رہے ہو اور خدا کے ہاں وہ قبول نہیں ہوں گی۔ پس فرمایا قربانیوں میں یاد رکھنا تمہاری تقویٰ کی شان اور اس کے مقام اور مرتبے کے مطابق ہونی چاہئیں جس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس سے کم بھی نہ ہوں۔ اپنے تقویٰ پر نظر رکھ کر قربانیاں پیش کرو۔

پس بعض لوگ جو محض حسد کے طور پر بعض قربانی کرنے والوں پہ اعتراض کرتے ہیں اور جماعت پر اعتراض کرتے ہیں کہ جن کو مالی قربانی کی توفیق مل رہی ہے انہی کی عزت ہے یہاں۔ اول تو یہ بات درست نہیں ہے جماعت میں مالی قربانی کا حساب دیکھ کر عزت نہیں کی جاتی۔ عزت ایک انسانی حق ہے اور ایک عام انسانی اخلاق سے تعلق رکھنے والا معاملہ ہے اس کا کسی کی مالی قربانی سے تعلق نہیں ہے۔ لیکن مالی قربانیوں والے کے لئے اگر دل میں محبت پیدا ہو اور اس کے لئے دعا زیادہ دل سے نکلے تو یہ ایک طبعی امر ہے اسے روکا نہیں جا سکتا۔ پس یہ خیال دل سے نکال دینا چاہئے کہ مالی قربانی کی وجہ سے ہے لیکن یہ بات درست ہے کہ مالی قربانی جو تقویٰ کی استطاعت کے مطابق ہوتی ہے وہ جتنا بڑھتی ہے اتنا بڑھا ہوا تقویٰ دکھائی دیتا ہے۔ پس عزت اور احترام اگر دل میں پیدا ہوتا ہے امتیازی سلوک کی بات میں نہیں کر رہا وہ غلط ہے وہ نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن طبعی عزت اور احترام اگر دل میں پیدا ہوتا ہے تو اس آیت کی روح کے مطابق ہے کیونکہ ایسے لوگ جو محض للہ قربانیاں کرتے ہیں جب ان کی تقویٰ کی استطاعت بڑھتی ہے تب قربانیاں زیادہ ہوتی ہیں ورنہ نہیں ہو سکتیں۔ پس جو مالی قربانی میں آگے بڑھ جائے اور اس آیت کی روح کے مطابق آگے بڑھے تو اس کا آگے بڑھنا، اس کے بڑھتے ہوئے اور بلند تر ہوتے ہوئے تقویٰ کی علامت بن جاتا ہے اور اس پہلو سے اللہ بھی اس قربانی کو قبول فرماتا ہے اور یہی وجہ ہے جو ان لوگوں کی دلوں میں محبت پیدا ہوتی ہے ورنہ ریاء کی خاطر بعض دینے والوں کے متعلق جب پتہ ہوتا ہے، جن کے حالات سے ہم واقف ہوتے ہیں، تو ان کی مالی قربانی بجائے اس کے کہ ان کی عزت دل میں بڑھائے ان کو اور نظر سے گرا دیتی ہے۔ ان کے انداز پہچانے جاتے ہیں۔ ان کی ادائیں متقیوں سے الگ ادائیں ہوتی ہیں۔ اور

ایسے لوگوں کا اگرچہ نام نہیں لیا جاسکتا، ناجائز ہے، مگر ایسے کہیں کہیں دکھائی ضرور دیتے ہیں۔ وہ اپنی بڑائی کے لئے یا اپنے اخلاص کو دکھانے کی خاطر بعض دفعہ قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر بولی لگا دیتے ہیں۔ اور ان کا دیگر جو تقویٰ کا معیار ہے وہ دکھائی دے رہا ہوتا ہے کہ اس کے مطابق نہیں ہے۔ پس ہرگز جماعت میں ان لوگوں کے لئے کوئی غیر معمولی احترام نہیں پایا جاتا۔ یہ اگر کسی کے دل میں وہم ہے تو اس کو نکال دے۔

یہ آیت کریمہ ہے جو ہمارے لئے راہنما اصول ہے۔ جو ہمارا نور ہے جس کے ذریعے ہم ان امور کا جائزہ لیتے اور اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اپنے تعلقات کو ڈھالتے ہیں۔ "فاتقوا اللہ ما استطعتم" دیکھو اپنے تقویٰ کی استطاعت کے مطابق۔ اپنی استطاعت کے مطابق تقویٰ اختیار کرو پہلی بات یہ ہے اس میں۔ ایک اور بات یہ ہے کہ اس کے بغیر تمہاری سب قربانیاں ضائع جائیں گی اگر تقویٰ کا معیار تم نے استطاعت کے مطابق نہ بڑھایا تو تمہارا باقی نیکیوں کے میدان میں آگے بڑھنے کا کوئی سوال باقی نہیں رہے گا کیونکہ قبول وہی ہونا ہے جو تقویٰ کے دائرے میں ہو۔ عجیب کلام ہے اپنے تقویٰ کو اپنی استطاعت کے مطابق کرو ہر شخص کو تقویٰ کی ایک استطاعت عطا ہوئی ہے بعضوں کو کم بعضوں کو زیادہ۔ اس کے مطابق تقویٰ کو بڑھاؤ اور پھر سنو اور اطاعت کرو۔

وہ امراء جن کی قربانیاں محض رضائے باری تعالیٰ کے لئے ہیں اور کوئی مقصد نہیں ہے جب خدا ان کے رزق بڑھاتا ہے تو ان کی قربانیاں کم نہیں ہوتیں۔ لیکن اگر ان کے رزق کم بھی کر دیئے جائیں تو تب بھی قربانیاں کم نہیں ہوتیں۔

"انفقوا خیراً لانفسکم" یہ بات سن لو اب۔ اگر استطاعت کے مطابق تقویٰ بڑھا لو گے تو پھر جو کچھ خرچ کرو گے وہ تمہارے لئے بہتر ہے "ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون" (التغابن: ۱۷) اور جو شخص بھی نفس کی کنجوسی سے بچایا جائے تو یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

اب ہمارے ہاں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی قربانیوں میں یہ بات دکھائی دے رہی ہے کہ دن بدن نفس کی کنجوسی کا معیار گر رہا ہے اور اللہ کے تقویٰ کے بڑھتے ہوئے معیار کے پیش نظر قربانیوں کا معیار بڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو توفیق عطا فرمائے کہ ہمیشہ اس بلندی کی راہ پر گامزن رہے تاکہ ہر سال جو قربانیوں کی جنت لگائی جائے وہ پہلے سے بڑھ کر اونچے ہوتے ہوئے مقامات پر نصب کی جائے۔ اور ہم اپنی تاریخ میں ایسی جنات کا ایک سلسلہ پیچھے چھوڑ جائیں جس کا ہر قدم پہلے سے بلند تر تھا اور وہ باغات قرب الٰہی کے حصول کا ذریعہ تھے۔ اور ہر خدا کے فضل نے ان باغات کی نشوونما میں حصہ لیا اور جب خدا نے چاہا اور دنیا کے ابتلاء میں وہ لوگ ڈالے گئے تب بھی وہ باغات یعنی قربانیوں کے باغات مر نہیں سکے، ان کی قربانیاں ہمیشہ بڑھتی چلی گئیں۔

تحریک جدید کے ساٹھ سال اس بات پر گواہ ہیں۔ ایک نصف صدی گزر چکی ہے کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ ایسا ہی ہو رہا ہے آئندہ بھی اپنے تقویٰ کی حفاظت کریں آئندہ بھی اس میدان میں ہمیشہ آگے بڑھتے چلے جائیں۔

اب اس عمومی نصیحت کے بعد میں بعض کوائف مختصراً آپ کے سامنے رکھتا ہوں یہ سال جو ۹۴-۹۳ء کا سال ہے اس میں جماعت احمدیہ عالمگیر کو پانچ کروڑ پچاسی لاکھ تیئس ہزار روپے کے وعدے کرنے کی توفیق ملی۔ اس میں سے پانچ کروڑ باون لاکھ بیاسی ہزار دو صد روپے وصولی ہوئی۔ یہ وصولی جو ہے یہ بظاہر کم دکھائی دے رہی ہے مگر گذشتہ ہمارا تجربہ ہے کہ سال ختم ہونے کے بعد پہلے مہینے میں عموماً جو بقایا دار ہیں وہ اتنا روپیہ دیتے ہیں کہ وعدوں سے ہمیشہ آمد بڑھ جایا کرتی ہے۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ امسال بھی انشاء اللہ یہی ہو گا۔

پاؤنڈوں کے حساب سے یعنی سٹرلنگ میں یہ رقم بارہ لاکھ پینتالیس ہزار دو صد پاؤنڈ بنتی ہے اور وصولی گیارہ لاکھ چھہتر ہزار دو صد پاؤنڈ ہے۔ اس بقایا میں بہت سی یورپین جماعتیں بھی شامل ہیں اور میں نصیحت کرتا ہوں کہ آئندہ پندرہ بیس دن کے اندر کوشش کریں اگر وہ سارے وعدہ دہندگان کی وصولی پوری کرلیں تو یہ ایک اصول ہے کہ ہمیشہ وصولی وعدوں سے بڑھ جایا کرتی ہے۔ کیونکہ تمام وعدہ دہندگان کے وعدے درج نہیں کئے جاسکتے۔ ایک خاصی تعداد ایسی احمدیوں کی ہوتی ہے جو وعدہ کئے بغیر قربانیاں دیتے ہیں۔ پس اگر سارے وعدہ دہندگان اپنے وعدے پورے کر دیں تو وہ زائد رقمیں جو وعدوں کے بغیر دی گئی تھیں ہمیشہ وصولی کے معیار کو وعدوں کے معیار سے بڑھا دیتی ہیں۔

سال گذشتہ سے موازنے کے لحاظ سے ۹۳-۹۲ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دس لاکھ ستاسی ہزار آٹھ سو چھتیس کے وعدے دینے کی جماعت کو توفیق ملی تھی اور وصولی دس لاکھ اکانوے ہزار نو سو انیس تھی یعنی وعدوں سے زیادہ۔ اس کی وجہ وہی ہے کہ سال کے عین اختتام پر اگرچہ وصولی کم تھی لیکن اس کے معاً بعد اس دوران میں جو پیسے وصول ہوئے ہیں یا معاً بعد وہ اگلے ایک مہینے کے اندر اندر ان کے بقایوں کے حساب میں شمار ہو گئے اور اللہ کے فضل سے وصولی بڑھ گئی۔

ایک دو اور موازنے میں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔ تمام دنیا میں اللہ کے فضل سے پاکستان کی جماعتوں کو سبقت لے جانے کی توفیق ملی ہے۔ اور جرمنی جو ہمیشہ پاکستان کے ساتھ نیکیوں میں سبقت لے جانے کے مقابلے کرتا ہے وہ اس دفعہ پاکستان سے کافی پیچھے رہ گیا ہے۔ تو پاکستان کی طرف سے جو شکوہ آیا کرتا تھا کہ آپ نے اس سال جرمنی کو آگے بڑھا دیا ہمیں اس کی بہت تکلیف ہے۔ اب میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے جرمنی کو نہ صرف پیچھے چھوڑا ہے بلکہ کافی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ دوسرا جرمنی ہے وہ دوسری پوزیشن اس نے برقرار رکھی ہے۔ تیسرا امریکہ ہے جو پیچھے سے آیا ہے اور اللہ کے فضل سے تیسری پوزیشن تک جا پہنچا ہے۔ پھر برطانیہ ہے جو کم و بیش یہی پوزیشن اپنی برقرار رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر کینیڈا ہے پانچویں نمبر پر۔ پھر انڈونیشیا ہے۔ پھر جاپان ہے اور جاپان کی قربانی اور سوئٹزرلینڈ کی قربانی اللہ کے فضل سے فی چندہ دہندہ قربانی کے لحاظ سے غیر معمولی طور پر نمایاں ہے اور باقی سب ملکوں سے آگے ہے ماریشس بھی اللہ کے فضل سے آگے بڑھ رہا ہے اور پھر دسواں نمبر ہندوستان کا ہے۔

جماعت کی مالی قربانیوں میں حصہ لینے والا گروہ اللہ کے فضل سے تمام نیکیوں میں صف اول میں ہے۔

فی کس مالی قربانی کے لحاظ سے گذشتہ سال سوئٹزرلینڈ کی فی کس مالی قربانی یعنی تحریک جدید میں ۱۶۳.۹۰ یعنی ۱۶۴ پاؤنڈ فی کس تھی جو بہت بڑی ہے اللہ کے فضل سے۔ سارے دوسرے چندوں کے علاوہ فی تحریک جدید کا چندہ دہندہ ۱۶۴ پاؤنڈ پیش کرے اللہ کے فضل سے بہت بلند معیار ہے۔ جاپان کو پچھلی دفعہ میں نے سنا دیا تھا کہ آپ ان سے پیچھے ہیں اس معاملے میں تو انہوں نے زور لگایا تو وہ بھی ۱۶۳ تک پہنچ گئے ہیں۔ ۱۶۳.۹۰ تک ان کی مالی قربانی کا معیار پہنچ گیا ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ سوئٹزرلینڈ اس سے بھی گیارہ قدم آگے نکل گیا ہے۔ اور اس سال سوئٹزرلینڈ کی فی کس مالی قربانی تحریک جدید کے لحاظ سے ایک سو چوہتر پاؤنڈ اڑتیس پنس (۱۷۴.۳۸) پہ جا پہنچی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ امریکہ تیسرے نمبر پر ہے اور اس کی مالی قربانی کا معیار ۶۵.۳۸ پاؤنڈ ہے۔ امریکہ اور ان ملکوں میں فرق یہ ہے کہ امریکہ میں یا تو بہت امیر لوگ ہیں یا بالکل معمولی غریب لوگ ہیں۔ اور فی کس قربانی کے معیار کو بڑھانا آسان نہیں ہے سوائے اس کے کہ امیر غیر معمولی توجہ سے اپنے غریب بھائیوں کا حصہ بھی ادا کرنے کی کوشش کریں اور فی کس معیار کو بڑھانے کے لئے خصوصیت سے توجہ دیں۔ بیلجیم اللہ کے

SCL

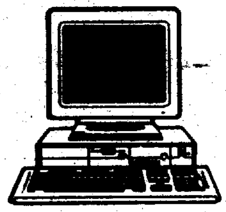

DISTRIBUTORS OF COMPUTER PARTS AND SPARES
DIRECT TO THE PUBLIC

4A RANELAGH ROAD, SOUTHALL,
MIDDLESEX, UB1 1DQ
TELEPHONE 081 571 0859/9933
MOBILE 0831 093 120
FAX 081 571 9933

فضل سے تمام قربانیوں میں آگے بڑھ رہا ہے۔ یہ چھوٹی سی جماعت جو پہلے بالکل معمولی، بے حیثیت جماعت سمجھی جاتی تھی اب بہت تیزی سے ترقی کر رہی ہے اور فی کس تحریک جدید کے مالی قربانی کے معیار میں ۶۱ء۵۷ پاؤنڈ ان کا معیار ہو گیا ہے حالانکہ اکثریت درمیانے درجے کے لوگوں کی ہے۔ بہت بڑی تعداد ہے جو عام گزاروں، روزمرہ کے گزارے سے زیادہ آمد نہیں کما رہے۔ پس اس کا مطلب ہے کہ وہ "طل" والا حال ہے ان کا۔ شبنم پڑتی ہے لیکن دگنی کھیتی میں کمی نہیں آنے دی، دگنے پھل میں کمی نہیں آنے دی۔ برطانیہ ان سے کافی پیچھے رہ گیا ہے مگر برطانیہ میں بھی اکثر Average اوسط درجہ کے لوگ ہیں بہت زیادہ امیر بھی نہیں ہیں اور بالعموم ترقی کر رہا ہے اس لئے یہ بھی خاص دعاؤں کا محتاج ہے۔

جو ٹارگٹ دیئے گئے تھے ان کے لحاظ سے جو جماعتوں کی فہرست بنتی ہے۔ جن جماعتوں کو تحریک جدید مرکزیہ نے Targets دیئے تھے کہ آپ اپنی مالی قربانی کو یہاں تک پہنچا دیں جن جماعتوں نے وہ ٹارگٹ پورے کر دیئے ہیں ان میں سب سے نمایاں نام لاہور کا ہے، پھر ربوہ، پھر کراچی، سیالکوٹ، کوئٹہ، پشاور، جھنگ، فیصل آباد، حیدر آباد، شاہ تاج شوگر ملز، اسلام آباد، حافظ آباد، گوجرانوالہ، مظفر گڑھ، ملتان، نواب شاہ اور آزاد کشمیر۔

اگر تقویٰ کا معیار تم نے استطاعت کے مطابق نہ بڑھایا تو تمہارا باقی نیکیوں کے میدان میں آگے بڑھنے کا کوئی سوال باقی نہیں رہے گا۔ کیونکہ قبول وہی ہونا ہے جو تقویٰ کے دائرے میں ہو۔

جہاں تک گذشتہ سال کے مقابل پر غیر معمولی جدوجہد کے ساتھ مالی قربانی کو آگے بڑھانے کا تعلق ہے۔ اس میں گی آنا کی جماعت نے غیر معمولی کام کیا ہے اور سات سو چورانوے فیصد زیادہ قربانی بڑھا دی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں گنجائش بہت تھی اور عموماً سستی پائی جاتی تھی۔ ابھی بھی اور گنجائش ہے اللہ کے فضل سے انشاء اللہ ان کو آئندہ اور بھی زیادہ قربانی کی توفیق ملے گی۔ زیمبیا نے ایک سو چار فیصد قربانی میں آگے قدم بڑھایا ہے۔ سرینام نے اٹھانوے فیصد۔ سپین نے ستاسی فیصد۔ سیرالیون نے شدید غربت کے باوجود اور سخت بدامنی کے حالات کے باوجود اس قربانی میں چوالیس فیصد اضافہ کیا ہے۔ گیمبیا نے چالیس فیصد۔ آسٹریلیا نے اکتیس فیصد۔ بلجیم نے تیس فیصد اور ناروے نے تیئس فیصد۔ بیلجیم کا اضافہ اگرچہ تیس فیصد ہے جو باقیوں سے کم ہے مگر پچھلے سال بھی ان کی قربانی کا معیار بلند تھا۔ اس سے آپ اندازہ کریں کہ بیلجیم کی جماعت تعداد میں بہت تھوڑی ہے اس کے باوجود آٹھ ہزار ایک سو بیاسی پاؤنڈ کی قربانی انہوں نے پیش کی ہے۔ اور ناروے جو ان سے تعداد میں بھی دگنے سے بھی زائد ہے اس کا نو ہزار چار سو پینتالیس پاؤنڈ کی قربانی کا معیار ہے جو اچھا ہے لیکن بیلجیم کو اللہ تعالیٰ نے بہرحال قربانیوں میں زیادہ آگے بڑھنے کی توفیق بخشی ہے۔

جہاں تک جماعت کی ضروریات کا تعلق ہے یہ اللہ پوری کرتا ہے۔ اس میں تو کبھی وہم کا شائبہ بھی میرے دل میں پیدا نہیں ہوا کہ چندے کم رہ جائیں گے، ضرورتیں بڑھ جائیں گی۔ مجھے یاد ہے اسی سال ان کے جو وکیل چودھری شبیر احمد صاحب چندوں کی وصولی کے ذمہ دار ہیں ان کی طرف سے مجھے یہ تشویش کا پیغام ملا کہ ہم نے مہنگائی کے پیش نظر تمام کارکنوں کے الاؤنس میں بیس فیصد اضافہ کر دیا ہے اور اب حیران ہیں کہ یہ پورا کیسے ہو گا۔ انہوں نے مجھے میرے جواب کا ایک حصہ لکھ کے بھیجا ہے "دفتری تشویش کی کوئی وجہ نہیں کوشش جاری رکھیں مال تو اللہ ہی نے دینا ہے"۔ کہتے ہیں یہ پیغام ملنے کے بعد جو پہلا دورہ کیا اس دورے میں وہ سارا بیس فیصد حاصل ہو گیا بلکہ اس سے معاملہ بڑھ گیا۔ تو یہ ایک امر واقعہ ہے اس تجربے کی بناء پر پورے یقین سے میں نے ان کو لکھا تھا اور ہمیشہ یہی دیکھتا ہوں کہ ضرورتیں بڑھتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اموال خود مہیا کر دیتا ہے۔ پس اس پہلو سے کوئی فکر کی بات نہیں۔ صرف فکر کی بات یہ ہے کہ کبھی بھی ہماری مالی قربانیاں ہماری تقویٰ کی استطاعت سے آگے نہ نکلیں۔ اور ہمیشہ جب آگے بڑھیں تو بڑھتی ہوئی تقویٰ کی استطاعت کی نشاندہی کر رہی ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

قربانیوں کے بہت ہی عظیم الشان مواقع اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ بعض غریب ایسے بھی ہیں جنہوں نے، جن کے پاس ایک ذریعہ بائیسکل کا تھا ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے۔ وہ انہوں نے محض اپنا چندہ پورا کرنے کی خاطر جو توفیق سے بڑھ کر لکھوا دیا تھا بیچ دیا اور اس کے نتیجے میں جو کچھ حاصل ہوا وہ جماعت کو پیش کیا اور خدا کے حضور سرخرو ٹھہرے۔ پس ایسے لوگوں سے خدا کا یہ بھی وعدہ ہے کہ میں دنیاوی اموال میں بھی تمہیں ترقی دوں گا اور واقعہ یہ ہے کہ جماعت کو جو خدا تعالیٰ نئی نئی توفیق عطا فرماتا چلا جا رہا ہے اور استطاعت بڑھ رہی ہے اس کا ہمارے پہلے قربانی کرنے والوں سے تعلق ہے جس کا پھل آج جماعت کھا رہی ہے۔ آج جو آپ کھیتی بوئیں گے وہ اپنی آئندہ نسلوں کے لئے بوئیں گے۔ روحانی طور پر تو اس کے فوائد ہمیشہ لازوال رہیں گے مگر دنیاوی لحاظ سے بھی جماعت کی مالی استطاعتیں بڑھتی چلی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور خدا کے فضلوں کے یہ نظارے دیکھ کر حقیقی معنوں میں اس کا شکر گذار بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

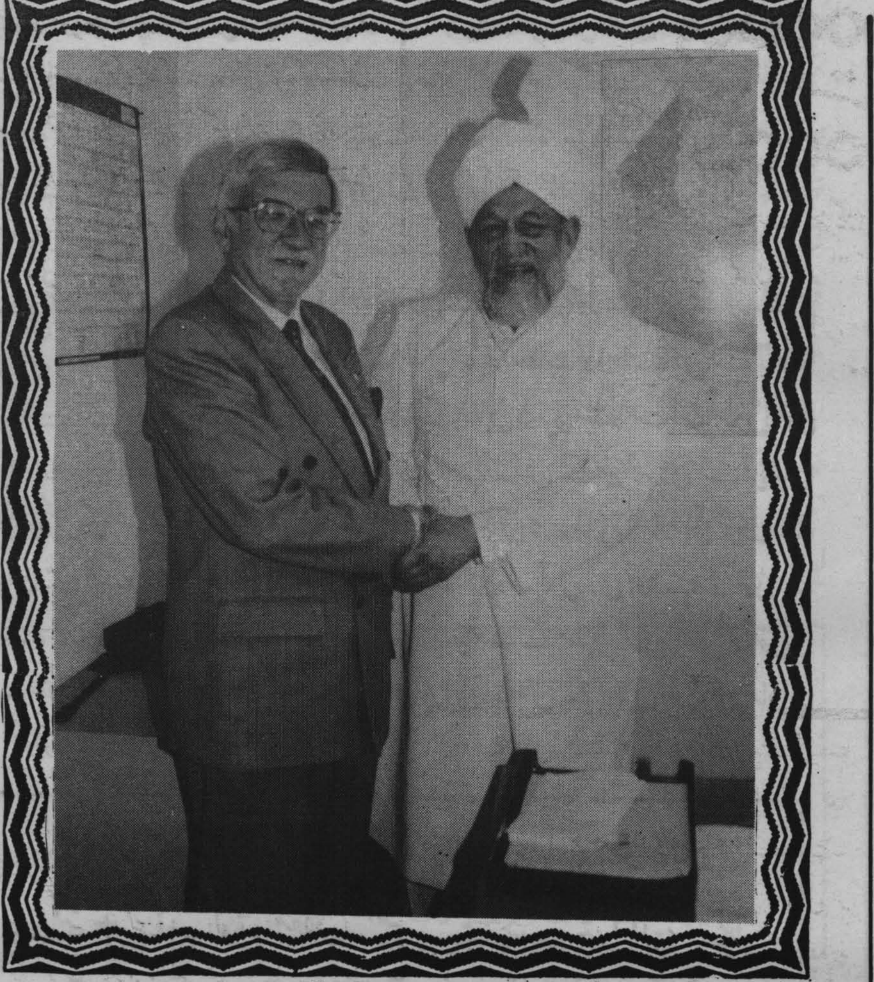

کینیڈا کے مشہور جج Mr. Jules Deschene جنہوں نے ۱۹۸۵ء میں آرڈیننس ۲۰ کے خلاف اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے کمیشن میں قرارداد پیش کی تھی اور حال ہی میں احمدیوں کے خلاف دیئے گئے سپریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف حکومت کینیڈا پر دباؤ ڈالا ہے اور شدید رد عمل کا اظہار کیا ہے، جج موصوف خاص طور پر مانٹریال سے حضور انور کو ملنے کے لئے ٹورنٹو تشریف لائے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:

تقویٰ کی استطاعت سے اگر قربانی بڑھ جائے تو وہ نقصان کا موجب ہے۔ فائدے کا موجب نہیں ہے۔

آج کل دن اتنے چھوٹے ہو گئے ہیں کہ جمعے کی نماز ختم ہونے سے پہلے عصر کا وقت شروع ہو چکا ہوتا ہے پس یہ حساب دیکھنے کے بعد میں نے آج سے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک یہ صورتحال جاری رہے گی ہم جمعے کی نماز کے ساتھ ہی عصر کی نماز بھی پڑھ لیا کریں گے اور اس وقت تک یہ نمازیں جمع ہوں گی اس کے بعد نہیں۔ اور روزمرہ کی عام نمازوں پر یہ حکم صادق نہیں آتا کیونکہ ظہر کا وقت ہمارے اپنے اختیار میں ہے ہم ظہر کے اندر ظہر کی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ پس اس سے بظاہر رخصت حاصل کر کے لوگ اپنی روزمرہ کی نمازوں کا دستور نہ بدلیں۔ ظہر، ظہر کے وقت ادا ہو۔ عصر، عصر کے وقت ادا ہو لیکن جمعہ کی مجبوری کے پیش نظر یہ ہو گا اور یہ استثنائی فیصلہ ہے۔

CRAWFORD TRAVEL SERVICES
COMPETITIVE FARES TO PAKISTAN - INDIA - THE MIDDLE & FAR EAST - USA & CANADA BY PIA - AIR INDIA - BRITISH AIR - EMIRATE AIR - GULF AIR - KUWAIT AIR AND OTHER MAJOR AIRLINES
PHONE 071 723 2773
FAX 071 723 0502
Room 104, Chapel House
24 Nutford Place, London W1H

SUPPLIERS OF ALL CROCKERY, CUTLERY AND DISPOSABLE CROCKERY FOR WEDDINGS, PARTIES AND OTHER SOCIAL FUNCTIONS
ABBA
CATERING SUPPLIES
081 574 8275 / 843 9797
1A Greenford Avenue,
Southall, Middx UB1 2AA

جستہ جستہ

حضرت مولوی محمد حسین صاحب (سبز پگڑی والے) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات و واقعات پر مشتمل ایک کتاب حال ہی میں "میری یادیں" کے نام سے شائع ہوئی ہے جس میں خود حضرت مولوی صاحب کی زبانی بہت سے دلچسپ واقعات درج ہیں۔ یہ واقعات بہت ہی ایمان افروز اور مفید اسباق پر مشتمل ہیں۔ خصوصاً داعیان الی اللہ ان سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ذیل میں ایسے ہی چند مفید اور دلچسپ، ایمان افروز واقعات پیش کئے جا رہے ہیں۔

اگر آپ کے ساتھ بھی ایسے واقعات گزرے ہوں یا کسی اور کے واقعات آپ کے علم میں ہوں یا آپ کے زیر مطالعہ کسی کتاب میں کسی پہلو سے بھی کوئی ایسی بات نظر سے گزرے جو آپ سمجھتے ہیں کہ الفضل کے قارئین کے لئے علم میں اضافہ کا موجب ہوگی یا کسی پہلو سے مفید اور دلچسپی کا باعث ہوگی تو مکمل اور مستند حوالہ کے ساتھ ایسے واقعات، تحریریں ہمیں بھجوائیں۔ ہم انشاء اللہ انہیں الفضل کی زینت بنائیں گے۔ ـــــــ (مدیر)

"جب میرا ہیڈکوارٹر لدھیانہ مقرر ہوا تو میں نے وہاں کے احباب سے پوچھا کہ جب کبھی سلسلے کے کوئی بزرگ مبلغ تشریف لاتے ہیں تو آپ ان سے مسجد ہی میں تقریر کیوں کروا لیتے ہیں اور اس طرح غیر احمدی ہماری باتیں سننے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ تو جواب ملا کہ آپ یوپی میں تبلیغ کرتے رہے ہیں مگر یہ لدھیانہ ہے۔ یہاں ہمارے بڑے بڑے مبلغ تشریف لاتے رہے ہیں مگر یہاں کے غیر احمدیوں نے ہمارا کوئی جلسہ نہیں ہونے دیا۔ ایک دفعہ نیر صاحب اور سلسلہ احمدیہ کے ایک دوسرے بہت بڑے مبلغ تشریف لائے۔ ہم نے سرکاری باغ میں جلسہ کا انتظام کیا جس میں میز، کرسیاں، دریاں اور روشنی کا انتظام کیا گیا تھا۔ لیکن غیر احمدی مولوی حبیب الرحمان صاحب جلسہ کے وقت آن دھمکے اور خود ہی صدر بن کر ہمارے خلاف رات گئے تک زہر اگلتے رہے اور جاتے وقت ہماری کرسیاں بھی توڑ گئے۔ میں نے کہا کہ وہ آپ کو بیدار کرنے آئے تھے کہ آپ بار بار جلسہ کریں اور اس طرح وہ آپ کی غیرت کو بھڑکا کر گئے تھے۔ لیکن آپ الٹا ان سے ڈر گئے۔ اب اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے بولو کہ کس محلہ میں پہلے تقریر کی جائے۔ وہاں کے سیکرٹری تبلیغ صوفی عبدالرحیم صاحب بولے کہ آج ہمارے صوفی محلہ میں تقریر ہونی چاہئے۔ میں نے کہا جو مار کھانے سے نہیں ڈرتے وہ تشریف لائیں اور جو ایسی حالت کو برداشت نہ کر سکتے ہوں وہ بجائے وہاں سے بھاگنے کے گھر ہی سے تشریف نہ لائیں۔

صوفی محلہ میں ایک چوک تھا وہاں میں نے پہلے تلاوت اور پھر نظم پڑھوائی۔ اس چوک کے قریب ہی ایک مسجد تھی وہاں مخالفین اکٹھے ہو کر پورے زور شور سے درود شروع کر دیا تاکہ ہماری آواز دوسروں تک نہ پہنچ سکے۔ میں نے صوفی صاحب سے پوچھا کہ یہ درود شریف روزانہ پڑھتے ہیں کہ آج ہی پڑھا جا رہا ہے۔ کہنے لگے کہ آج ہی ایسا ہو رہا ہے۔ مکانوں کی چھتوں پر غیر احمدی مرد اور عورتیں بیٹھے ہوئے تھے اور چوک میں احمدیوں سے زیادہ غیر از جماعت لوگ بیٹھے تھے۔ میں نے کلمہ شہادت، فاتحہ اور درود شریف کے بعد تقریر شروع کی کہ پیارے بھائیو اور بہنو ہمارا اس جگہ جلسہ کرنا کس قدر بابرکت ثابت ہوا ہے کہ رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر طرف سے درود بھیجا جانے لگا ہے۔ اب میں آپ کو درود شریف کا ترجمہ سناتا ہوں پھر تفصیل بتاؤں گا۔ میری آواز بھی کافی بلند تھی اور سامعین پر بھی خاموشی طاری ہو گئی اور بغور سننے لگے۔ مجھے اطلاع ملی کہ مسجد میں ہم پر خشت باری کے لئے کافی روڑے اکٹھے کر لئے گئے ہیں اور اب ان کا مارنے کا پروگرام ہے۔ میں نے تقریر ہی میں بتایا کہ آج آریہ اور عیسائی یہ کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت کرو۔ وہ تو جدھر جاتے تھے انہیں لوگ پتھر مارتے تھے۔ کبھی راستے میں کانٹے بچھا دیتے، کبھی راستے میں گڑھا کھود دیتے، گلی سے جاتے وقت ان پر کوڑا پھینک دیتے، نماز میں سجدہ کرتے وقت ان کے سر پر اونٹ کی اوجھڑی رکھ دیتے۔ کبھی گلے میں پھندا ڈال دیتے، کبھی ان کو زخمی کر دیتے، کبھی سارا وجود لہولہان کر دیتے۔ مگر کیا وہ یہ دیکھتے نہیں کہ جس وجود نے اتنی تکلیفوں میں پرورش پائی تھی آج بھی اس پر گلی کوچہ شہر اور ملک میں درود پڑھا جا رہا ہے۔ کیا مخالفین ان کا کچھ بگاڑنے میں کامیاب ہو گئے۔ ہرگز نہیں بلکہ انہیں مٹانے والوں کا نام و نشان مٹ گیا۔ اگر انہیں اس کا پہلے ہی سے علم ہوتا کہ ہماری مخالفت ہمارے ناموں کو مٹا دے گی تو وہ کبھی مخالفت نہ کرتے اور شرافت سے حضور کی تعلیم پر غور کرتے۔ جس طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کیا تھا ان کے نام بھی آج روشن ہوتے۔

پھر میں نے درود شریف کے معنے اور تفصیل بیان کی اور انہیں بتایا کہ درود شریف میں یہ پیش گوئی ہے کہ آل ابراہیم والے انعام اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ملیں گے اور ساتھ ہی احمدیوں کے عقائد، بیعت کرنے کی دس شرائط بیان کیں اور لوگوں کو غور کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ ان پر واضح کیا کہ انسانی نظر ہر مامور کے زمانہ میں غلطی کھاتی رہی ہے۔ اس لئے دعاؤں سے بہت کام لینا چاہئے۔ غرضیکہ دو گھنٹے کی یہ تقریر پرامن ماحول میں ہوئی اور دعا پر یہ جلسہ برخاست ہوا۔ جلسہ کے بعد بعض غیر احمدی دوستوں نے تقریر کی بہت تعریف کی اور مصافحہ بھی کیا۔ جو احمدی احباب جلسہ میں شامل نہ ہوئے تھے جب انہیں جلسہ کی کامیابی کا علم ہوا تو بہت افسوس کرنے لگے اور آئندہ کے لئے ان کے حوصلے بلند ہو گئے۔ بعدہ لدھیانہ کے ہر اس محلہ میں جہاں ہمارا کم از کم ایک احمدی رہتا تھا جلسہ کیا گیا۔ حتیٰ کہ مولوی حبیب الرحمان صاحب عرف بوکا کے گھر کے پڑوس والے بابو شیر محمد صاحب کے مکان میں جلسہ کیا اور مولوی صاحب مع اپنی بیوی کے اپنے گھر کے صحن میں بیٹھ کر تقریر سنتے رہے۔ وہاں میری تقریر تائید الٰہی سے بہت جوشیلی اور مقبول ہوئی۔ دارالبیعت میں بھی جلسہ کیا گیا اور سب جگہوں پر بہت امن سے کامیاب جلسے ہوئے۔

لدھیانہ میں تو تمام محلہ جات میں ہمارے جلسے بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئے سوائے جلاہکہ محلہ میں۔ وہاں جلسہ کے دوران ایک اہل حدیث باباجی اٹھ کر بڑے زور سے کہنے لگے کہ مرزائی بھی جھوٹے اور ان کے تمام مبلغ بھی جھوٹے ہیں۔ اس کے ایسا کہنے سے بعض غصہ میں آ گئے لیکن میرے روکنے سے رک گئے۔ میں نے باباجی سے بڑی محبت سے پوچھا کہ آپ نے کس لئے سب احمدیوں کو جھوٹا کہہ کر اس بڑھاپے کی عمر میں گناہ کمایا ہے۔ کہنے لگا کہ آپ لوگوں نے جو نوٹ بک لکھی ہے اس میں تفسیر محمدی کے حوالہ سے لکھا ہے

پیو دے نام مشابہ بیٹا ہوندا شک نہ کوئی
زندہ رب ہمیش نہ مرسی موت عیسیٰ نوں ہوئی

یہ تفسیر محمدی میں نہیں ہے۔ اگر ایسا دکھا دو تو انعام لے لو۔ میں نے کہا باباجی اگر یہ اس تفسیر میں نہ ہوا تو میں اقرار کر لوں گا کہ یہ حوالہ غلط لکھا ہوا ہے۔ اور اگر ہوا تو پھر آپ کیا انعام دیں گے۔ کہنے لگا پچاس روپے۔ میں نے کہا کہ آپ پچاس روپے ایک شریف ہندو کے پاس جمع کروا دیں اگر یہ حوالہ نکل آیا تو وہ پچاس روپے مجھے دے دے گا اور اگر یہ حوالہ نہ نکلا تو میں سارے مجمع میں ہی اعلان کر دوں گا کہ یہ حوالہ غلط لکھا ہوا ہے اور وہ پچاس روپے آپ کو واپس کر دئے جائیں گے۔ باباجی فوراً بذریعہ پرونوٹ پچاس روپے جمع کروا دئے اور گھر سے تفسیر لے آئے اور مجھے دی۔ میں نے فوراً سورہ آل عمران کے دیباچہ سے حوالہ نکال کر اس ہندو کے پاس رکھ دیا اور کہا کہ لالہ جی پڑھ کر سب کو سنا دو اور پچاس روپے مجھے دے دو۔ باباجی نے شور مچانا شروع کر دیا۔ ایسا کرنے پر ہندو نے حوالہ دکھایا تو باباجی کہنے لگے مجھ سے پڑھا نہیں جاتا اس پر دو مسلمانوں نے پڑھ کر بابا سے کہا کہ حوالہ ٹھیک ہے۔ میں نے کہا اب پچاس روپے بھی دے بیٹھے ہو اور احمدی بھی سچے ثابت ہو گئے ہیں۔ اب جاؤ اپنے گھر میں بیٹھو اور آرام کرو۔ غرضیکہ حوالہ سننے والوں پر بہت اچھا اثر پڑا اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ بعد میں احمدی احباب مجھے دارالبیعت میں چھوڑ کر گئے۔ دارالبیعت کے دالان کے دو حصے کئے ہوئے تھے۔ جس حصہ میں حضورؑ نے ابتدائی بیعتیں لینی شروع کی تھیں وہاں مہمانوں کے لئے کمرے بنے ہوئے تھے اور دوسرا حصہ محافظ کے لئے تھا۔ ان دنوں وہاں محافظ مولوی سید سعد اللہ شاہ صاحب دہلوی اپنی اہلیہ زینت بی بی اور بیٹی امۃ العلیم صاحبہ کے رہا کرتے تھے اور شاہ صاحب باوجود عمر رسیدہ ہونے کے ہر جلسہ میں جوانوں کی طرح شریک ہوتے تھے۔ عربی اور فارسی کے کافی عالم تھے۔ نہایت باعمل اور نیک احمدیت کے فدائی تھے مگر قدرے کم گو تھے۔ جس حصہ میں حضورؑ بیٹھا کرتے تھے اور جہاں انہوں نے پہلی بیعت لی تھی اس حصہ میں میں رہا کرتا تھا۔ شاہ صاحب اپنے گھر سے دوبارہ میرے پاس آ گئے اور بوڑھے کی حرکات پر خوب ہنستے رہے۔ خیر رات ہو گئی اور ہم سو گئے۔

فجر کی نماز پڑھانے کے بعد میں درس دے رہا تھا کہ وہی رات والا بوڑھا آدمی چار معزز آدمیوں کو ہمراہ لے کر میرے پاس پہنچ گیا اور السلام علیکم کہہ کر سب بیٹھ گئے۔ بعدہ اس بوڑھے کی طرف سے کہنے لگے کہ رات کو اس کی بیوی نے اس کی بہت بے عزتی کی ہے کہ تم غریب آدمی جو لوگوں کی تانی تن کر گزارہ کرتے ہو تم وہاں بڑے مولوی بننے کو کیوں کھڑے ہو گئے۔ اب چاہے لوگوں کی تانیاں بیچ کر یا مجھے بیچ کر پچاس روپے پورے کرو۔ میں تو اپنی بیٹی کے پاس چلی جاتی ہوں۔ رات سے اسے پیچش کی بھی شکایت ہے۔ صبح اسے خون بھی آیا ہے۔ آپ اسے معاف کر دیں اور اس کے پچاس روپے واپس لوٹا دیں اور اس کا پرونوٹ بھی واپس کر دیں۔ اسی صورت میں یہ بچ سکتا ہے ورنہ زندہ رہنا مشکل ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے اس بڑے میاں سے ہمدردی ہے اور آپ صاحبان کی بھی قدر کرتا ہوں مگر کیا آپ یہ خیال کر سکتے ہیں کہ اگر میں بھری مجلس میں حوالہ نہ دکھا سکتا تو اس نے سارے شہر میں یہ مشہور کر دیا تھا کہ میں نے سارے مجمع میں احمدیوں کو جھوٹا ثابت کر دیا ہے۔ اب یہ ہو سکتا ہے کہ آپ کے آنے کی وجہ سے پانچ یا دس روپے کی رعایت کر دوں۔ اس جگہ ان کے دوسرے اہل حدیث بھائی بھی کافی ہیں یہ ان سے مدد لے سکتے ہیں۔ میرے پاس ان کا دوبارہ آنا درست نہ تھا۔ ہمارے ایک بھائی سید میر قاسم علی صاحب سے ایک آریہ نے غلطی سے تین صد روپے مولوی ثناء اللہ صاحب کو دلا دئے تھے۔ انہوں نے تو ایک پیسہ واپس نہ کیا تھا۔ مجھے تو ابھی تین صد روپے میں سے پچاس ہی واپس ہوئے ہیں۔ یہ اب مولوی ثناء اللہ صاحب کو لکھ سکتے ہیں کہ میری مدد کرو۔ میں تو آپ کے کہنے سے رعایت کر سکتا ہوں مگر پورے پیسے واپس نہیں کروں گا۔ وہ بے چارے چلے گئے مگر تھوڑی دیر کے بعد چند معزز احمدیوں کو ساتھ لے کر پھر آ گئے اور مجھے مجبور کیا کہ اس کے پیسے واپس کر دو ورنہ یہ مر جائے گا۔ اس کے گھر میں اس وجہ سے فتنہ پڑ گیا ہے۔ میں نے کہا لکھو کہ پچاس روپے معاف کرواتا ہوں اور اب کبھی احمدیت کی مخالفت نہیں کروں گا۔ اس بے چارے نے اسی طرح لکھ دیا۔ میں نے اسے پرونوٹ اور سارے روپے واپس کر دئے اور وہ شکریہ ادا کر کے چلے گئے۔ بعد میں ہم نے لدھیانہ شہر میں جتنے بھی جلسے کئے کسی نے اعتراض کرنے کی کوشش نہ کی"۔

(صـ ۱۱۸ تا ۱۲۳)

CAN YOU SERIOUSLY AFFORD TO TRAVEL BY AIR WITHOUT FIRST CHECKING OUR PRICES? PHONE US FOR A QUOTE

ATLAS TRAVEL

061 795 3656
493, CHEETHAM HILL ROAD,
MANCHESTER, M8 7HY

MOST AUTHENTIC INDIAN FOOD

GRANADA
TAKE AWAY

202 ROUNDHAY ROAD
LEEDS
TELEPHONE 0532 487 602

تحریک وقف نو سے متعلق چند ضروری گزارشات

بعض احباب خطوط کے ذریعہ یا ٹیلی فون پر رابطہ کر کے یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ وقف نو میں شمولیت ابھی جاری ہے کہ نہیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ احباب کی اطلاع اور رہنمائی کے لئے اس ضمن میں تفصیلی ہدایات شائع کر دی جائیں۔

(۱) تحریک وقف نو میں شمولیت ابھی جاری ہے۔ جیسا کہ حضور انور نے جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۴ء کے دوسرے روز اپنے خطاب کے دوران فرمایا تھا کہ واقفین نو کا ٹارگٹ بڑھا کر پندرہ ہزار مقرر کیا گیا ہے۔ اس وقت ٹارگٹ کے پورا ہونے میں دو ہزار بچوں کی گنجائش ہے۔

(۲) تحریک وقف نو میں شمولیت کے لئے ضروری ہے کہ ایسے بچوں کی تاریخ پیدائش، تحریک وقف نو کے آغاز کے بعد یعنی تین اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد کی ہو۔

(۳) تین اپریل ۱۹۸۷ء سے قبل کے پیدا شدہ بچوں کی درخواستیں وقف نو کے لئے نہ بھجوائی جائیں بلکہ ان کے وقف کے لئے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ سے رابطہ کر کے وقف اولاد کے تحت کاروائی کی جائے۔

(۴) بچیوں کے وقف کے متعلق حضور انور کی خصوصی ہدایات کے تحت صرف وہ بچیاں وقف نو میں شامل کی جا رہی ہیں جن کی ولادت سے قبل والدین نے انہیں وقف کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اگر والدین کسی وجہ سے پیدائش سے قبل درخواست نہ بھجوا سکے ہوں لیکن ان کی نیت یہی تھی کہ وہ ہونے والے بچہ / بچی کو وقف نو میں پیش کریں گے تو خط لکھتے وقت اپنی اس نیت کا وضاحت سے ذکر کر دیا کریں۔

(۵) بعض والدین سمجھتے ہیں کہ وقف کے لئے صرف مقامی جماعت میں اطلاع کرنا کافی ہے۔ وقف نو میں شمولیت کے لئے مناسب طریق یہ ہے کہ والدین خوب سوچ سمجھ کر دعاؤں سے کام لیتے ہوئے فیصلہ کرنے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں خود تحریری طور پر وقف کی درخواست بھجوائیں۔

(۶) بعض احباب اپنے رشتہ داروں یا عزیزوں اور دوستوں کے بچوں کے وقف کے متعلق درخواست بھجواتے ہیں۔ درست طریق یہ ہے کہ وقف کی درخواست والدین خود بھجوائیں۔

(۷) درخواست بھجواتے وقت بعض احباب مکمل کوائف درج نہیں فرماتے اور بعض صورتوں میں پتہ حتیٰ کہ شہر یا ملک کا نام بھی درج نہیں کرتے جس سے ان کے خطوط پر کارروائی کرنا ممکن نہیں ہوتا یا اس میں بہت دیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے گزارش ہے کہ وقف نو کے ضمن میں درخواست بھجواتے وقت مندرجہ ذیل کوائف ضرور بھجوایا کریں:

(ا) ۔ بچہ / بچی کے والد کا نام، (ب) ۔ بچہ / بچی کے دادا کا نام، (پ) ۔ بچہ / بچی کی والدہ کا نام، (ت) ۔ بچہ / بچی کا نام (اگر ولادت ہو چکی ہو)، (ث) ۔ بچہ / بچی کی تاریخ پیدائش (اگر ولادت ہو چکی ہو)، (ج) ۔ گھر کا مکمل پتہ جس پر جواب بھجوایا جا سکے، (ح) ۔ جس جگہ بچے کی مستقل رہائش ہو اس جماعت کا نام تاکہ اس جماعت میں بچے کا نام اعداد و شمار کے لئے شامل کیا جا سکے

(۸) جو احباب پہلے ہی اپنے بچے / بچی کو وقف نو میں پیش کر چکے ہیں اگر وہ مزید اپنے کسی بچے کو وقف کرنے کے لئے درخواستیں بھجوائیں تو ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے پہلے بچے کا وقف نو کا حوالہ نمبر ضرور درج کیا کریں تاکہ ان کا ریکارڈ تلاش کرنے میں سہولت ہو۔

(۹) پتہ تبدیل ہونے کی صورت میں نہایت ضروری ہے کہ شعبہ وقف نو لندن یا وکالت وقف نو ربوہ کو اپنے نئے پتہ سے آگاہ کیا جائے۔ شعبہ وقف نو لندن کا پتہ درج ذیل ہے۔

The London Mosque, 16 Gressen Hall Road, London SW18 5QL (U.K)

(۱۰) شعبہ وقف نو لندن سے جو حوالہ نمبر وقف نو ارسال کیا جاتا ہے اسے سنبھال کر رکھا جانا چاہئے۔ دفتری خط و کتابت کرتے وقت یہ حوالہ نمبر ضرور درج کریں۔

(۱۱) بعض سیکرٹریان وقف نو ایک اجتماعی لسٹ میں واقفین کا نام برائے منظوری بھجوا دیتے ہیں۔ مناسب ہو گا کہ والدین انفرادی طور پر وقف کی درخواستیں بھجوائیں۔

(۱۲) وقف نو میں منظوری کے بعد اپنی مقامی جماعت کے سیکرٹری وقف نو سے رابطہ کر کے وقف نو کے پروگراموں میں شمولیت اختیار کی جائے۔

(۱۳) وقف نو کے ضمن میں بہت سا لٹریچر مثلاً حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پانچ خطبات اور نصاب واقفین نو وغیرہ شائع ہو چکے ہیں۔ انہیں اپنی مقامی جماعت کے توسط سے حاصل کر کے ان کا مطالعہ کیا جائے اور جو ہدایات ان میں درج ہیں ان پر عمل کی پوری کوشش کی جائے۔

(ڈاکٹر شمیم احمد۔ انچارج شعبہ وقف نو۔ لندن)

بقیہ مختصرات

☆ عیسیٰ، مہدی اور حضرت مرزا غلام احمد میں کیا فرق ہے؟

☆ ایک اچھا داعی الی اللہ بننے کا کیا طریق ہے؟

☆ بہت سے مسلمان یہ خیال کرتے ہیں کہ مہدی کے آنے سے لوگوں میں ایک دم سے تبدیلی آ جائے گی۔ کیا یہ درست ہے؟

☆ ہم لوگوں سے "خاتم النبیین" والی آیت کی تشریح کیسے بیان کریں؟

☆ صومالیہ اور شمالی افریقہ میں یونائیٹڈ نیشنز اور اس کے ایجنٹس کی وجہ سے جنگ ہو رہی ہے۔ چونکہ یہ لوگ مسلمان ہیں تو کیا احمدی ان کے لئے کچھ کر سکتے ہیں؟

سوموار و منگل۔ ۵، ۶ دسمبر ۱۹۹۴ء:

حسب پروگرام ان دو دنوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بالترتیب ہومیو پیتھی کی انچاسویں اور پچاسویں کلاس لی۔

بدھ ۷ دسمبر ۱۹۹۴ء:

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ترجمۃ القرآن کلاس میں آج سورہ البقرہ کی آیت ۲۲۵ سے آیت ۲۳۴ کے نصف اول تک ترجمہ سکھایا۔

جمعرات ۸ دسمبر ۱۹۹۴ء:

آج ترجمۃ القرآن کلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ البقرہ کی آیت ۲۳۴ کے نصف آخر کا ترجمہ جو کل وقت ختم ہو جانے کی وجہ سے نہ ہو سکا تھا وہ بیان فرمایا۔ اور اس کے بعد باقی وقت میں عربی گرامر کے سلسلہ میں ابواب ثلاثی مجرد اور ابواب ثلاثی مزید فیہ کے متعلق تفصیل سے بتایا کہ ان کی تعریف کیا ہے۔ نیز ثلاثی مجرد سے فعل امر بنانے کا طریق بیان فرمایا۔ اس کے علاوہ یہ بھی تفصیلاً مثالیں دے کر بتایا کہ ثلاثی مزید فیہ کے باب "افعال" سے فعل امر بنانے کا طریق کیا ہے۔

جمعۃ المبارک ۹ دسمبر ۱۹۹۴ء:

متفرق سوالات کی مجلس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل سوالات کئے گئے:

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی میں وہ کون سی بات ہے جو اس سے قبل قرآن میں نہیں؟ اگر سب باتیں وہی ہیں تو پھر وحی کی کیا ضرورت تھی؟

☆ سورہ "النمل" کی آخری آیت "ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون" کی تشریح میں ملک غلام فرید صاحب نے لکھا ہے کہ محسن کا درجہ متقی سے بہت اونچا ہوتا ہے۔ ایک سوال تو یہ ہے کہ محسن کی تشریح کیا ہے۔ دوسرے قرآن کریم میں تقویٰ پر تو بہت زور دیا جاتا ہے مگر محسن بننے پر نہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ ☆ بیعت کے الفاظ میں استغفار توبہ سے پہلے آتا ہے لیکن عام بات چیت میں توبہ استغفار کہا جاتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ ☆ اخراج ہوا سے وضو ٹوٹنے میں کیا حکمت ہے؟

☆ امام اگر غلطی کرے تو مردوں کو سبحان اللہ کہنے کا اور عورتوں کو تالی بجانے کا حکم ہے۔ اس میں کیا حکمت ہے؟

☆ مریض کا علاج کرتے وقت ڈاکٹر کے لئے کون سی ایسی گھڑی ہے جب وہ فیصلہ کرے کہ مریض کی زندگی اب مزید نہیں بڑھائی جا سکتی؟

☆ آجکل پاکستان میں اور خصوصاً کراچی میں جو حالات خراب ہو رہے ہیں اور بہت قتل ہو رہے ہیں تو کیا یہ سب اس وجہ سے ہے جیسا کہ چند ہفتہ قبل حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں اہل پاکستان کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ تم لوگ جو سلوک احمدیوں کے ساتھ کر رہے ہو یہ ظلم ہے۔ اگر تم باز نہ آئے تو پھر خدا تعالیٰ تمہاری جواب طلبی کرے گا۔ اور کیا قتل و غارت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے والی جواب طلبی ہے؟

☆ یو۔ این۔ او۔ اپنی فوجیں بوسنیا سے نکال رہی ہے۔ اس بارہ میں سوال کیا گیا جس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بوسنیا کی تازہ ترین صورت حال پر تبصرہ فرمایا۔

☆ کیا نماز جمعہ کی سنتیں ضروری ہیں۔ اور کیا پہلی اذان سے پہلے یہ سنتیں پڑھی جا سکتی ہیں۔ نیز کیا خطبہ کے دوران بھی پڑھی جا سکتی ہیں؟

حضور نے فرمایا کہ جمعہ کی یہ چار سنتیں پڑھنی بہت ضروری ہیں۔ خواہ جمعہ سفر میں آئے اور خواہ جمعہ کے روز نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھی جائیں پھر بھی یہ سنتیں نہیں چھوڑی جاتیں لیکن اگر کسی وجہ سے مثلاً کوئی شخص جمعہ کے لئے دیر سے پہنچا ہے اور اذان ہو رہی ہے وغیرہ تو اگر چار سنتیں نہ پڑھی جا سکیں تو کم از کر دو سنتیں پڑھنی لازم ہیں۔

نیز فرمایا کہ یہ سنتیں گھر سے پڑھ کر آنا بہتر ہے یا پھر مسجد میں خطبہ جمعہ سے پہلے پڑھی جائیں۔ خطبہ کے دوران پڑھنا حرام تو نہیں لیکن مستحب نہیں بلکہ ناپسندیدہ ہے۔ اور خاص طور پر مسنون عربی خطبہ کے دوران تو اور بھی ناپسندیدہ ہے اور نہیں پڑھنی چاہئیں۔ خطبہ جمعہ میں جو امام حالات کی ضرورت کے مطابق دیتا ہے اس میں اگرچہ سنتیں پڑھنی منع تو نہیں لیکن دوران خطبہ سنتیں پوری توجہ سے نہیں پڑھی جا سکتیں کیونکہ خطبہ کی آواز بھی ساتھ آ رہی ہوتی ہے۔ اس لئے ایسی نماز پڑھنے والے کو کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ بہتر یہی ہے کہ یہ سنتیں گھر سے پڑھ کر آئیں تاکہ خطبہ کے دروان پڑھنے سے اپنی اور دوسروں کی نماز میں جو خلل واقع ہوتا ہے وہ نہ ہو۔

(ع ۔ م ۔ ر)

اخبارات و جرائد سے

روزنامہ مشرق کوئٹہ ۲۸ اگست ۱۹۹۴ء میں کالم "باعث تحریر" میں جناب حیدر جاوید سید صاحب "حریت فکر کے دشمن" کے عنوان سے رقمطراز ہیں:-

بدقسمتی سے ہمارے یہاں عقائد اور مذہب کی آڑ میں "واہی تباہی" کی کھلی چھٹی ہے۔ خود ساختہ دینی رہنما اور نیم ان پڑھ ملاؤں کا جو جی چاہتا ہے کہتے پھرتے ہیں۔ ہر ذی شعور اور صاحب فکر ان فتنہ سازوں سے خوف زدہ ہے اور ان کا جب جی چاہتا ہے پگڑیاں اچھالتے، آنچل نوچتے اور علم و فکر کا مذاق اڑاتے ہیں۔ درس نظامی کی چند "دقیق کتابیں" اور ضرب یضرب کی گردان ان کے پورے علم کی بنیاد ہیں۔ عصر حاضر کی انقلابی تحریکوں اور تحریروں سے ناواقف پکی روٹی کے ان فاضلوں نے پورے سماج پر اپنی جاہلیت مسلط کرنے کے لئے فتویٰ فروشی کا دھندا شروع کر رکھا ہے۔ صورت تو یہ ہے کہ ہر پڑھا لکھا اور صاحب فکر ان کے نزدیک مرتد اور روشن خیالی کفر کا درجہ رکھتی ہے۔ بدزبانیوں اور بدکلامیوں کو لک لک کر بیان کرنے والے یہ فتنہ پرور نجانے کس بات کا انتقام چاہتے ہیں۔

ایک ایسے ملک میں جو بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کے نام پر معرض وجود میں آیا اور جس کے بانیان برملا اس حقیقت کا اظہار کرتے رہے، کہ وہ جس نئے ملک کے قیام کی تحریک چلا رہے ہیں وہاں فرسودہ خیالات و نظریات رکھنے والوں کو نہیں روشن خیالوں اور انسانیت سے محبت کرنے والوں کو پذیرائی حاصل ہوگی۔ تقسیم برصغیر کی تاریخ ساز تحریک کے قائد، قائد اعظم محمد علی جناح نے تحریک پاکستان کے دوران اور پھر قیام پاکستان کے بعد متعدد مواقع پر کسی لگی لپٹی کے بغیر اس بات کا اعلان کیا کہ وہ بنیاد پرستوں کے دنگل کے لئے نہیں بلکہ متحدہ ہندوستان کے مجبور و محکوم مسلمانوں کی آزادی عزت اور وقار کے ساتھ زندہ رہنے کا حق دلانے کے لئے جدوجہد کرتے رہے ہیں۔ بانی پاکستان کے ارشادات خیالات و افکار اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ ان کا تصور پاکستان ملاؤں کے موجودہ دعووں سے یکسر مختلف تھا اور جب محمد علی جناح پاکستان بنانے کے لئے جدوجہد کر رہے تھے تو چند ایک علماء باعمل کے علاوہ کم نسبوں کی اکثریت کانگریس اور گاندھی کی گود میں بیٹھی ہوئی تھی۔

انہی کم نسبوں کی نئی نسل اپنے بزرگوں کی ملی فکری اور سیاسی شکست کا بدلہ چکانے کے لئے ان دنوں سرگرم عمل ہے۔ فرقہ پرستی ہو کہ جمہوریت دشمنی ہر معاملہ میں یہ پیش پیش ہیں بنیادی انسانی حقوق کو خلاف اسلام قرار دے کر عصبیتوں کو دین کے نام پر مسلط کرنے کے ان خواہش مندوں نے پچھلے تین عشروں سے جو طوفان اٹھا رکھا ہے۔ اس کے مقاصد کسی سے پوشیدہ نہیں۔ لوگوں کا حافظہ اتنا بھی کمزور واقع نہیں ہوا کہ وہ علامہ اقبال اور قائد اعظم پر کفر کے فتوے لگانے والوں کو بھول جائیں اور نہ ہی تاریخ کے صفحات سے یہ حقیقت مٹ سکی ہے کہ وہ ان رجعت پسندوں کے بزرگ ہی تھے جنہوں نے سرسید احمد خان پر کفر کے فتوے لگائے تھے۔ سرسید احمد خان، علامہ اقبال اور قائد اعظم دین کے نام نہاد ٹھیکیداروں سے کہیں بہتر مسلمان تھے۔ ان کا کردار و عمل ان تنگ نظر ملاؤں سے ہزارہا درجہ بہتر تھا۔ انہوں نے قوم کو عقائد کے نام پر باہم لڑانے کی بجائے اس میں برطانوی استعمار سے مقابلہ کرنے کی جرات پیدا کی۔

ان تنگ نظروں کے جلسوں اور جلوسوں میں پاکستان کو اپنے مخالفین کا قبرستان بنا دینے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ یہ اعلان ہی ان کے عزائم کو عیاں کر دیتا ہے۔ ۱۲ کروڑ زندہ انسانوں کے وطن کو قبرستان بنا دینے کی دھمکیاں دینے والے کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں۔ مرحوم ضیاء الحق کے ناقابل معافی جرائم میں سے ایک جرم یہ ہے کہ انہوں نے مسترد شدہ مولویوں کو قوم کی گردن پر مسلط کر دیا۔ زکوٰۃ کی خیرات اور حکومتی سرپرستی سے ان مردہ تنوں میں جان ڈال دی حالانکہ ایسے علماء بھی موجود تھے جن کے علم و کمال کا زمانہ معترف تھا لیکن چونکہ وہ ضیاء الحق کو غاصب سمجھتے تھے سو انہوں نے مساجد کے پیش نمازوں کو قوم پر مسلط کر دیا اور اب یہ پیش نماز جدید اسلحہ کی چھاؤں میں دندناتے پھرتے ہیں۔ فکر سرسید، اقبال اور قائد اعظم کے یہ بدترین دشمن ۱۹۴۰ء کے عشرے میں ملی ہوئی ذلت آمیز شکست کا بدلہ چکانے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ کسی حد تک ادھورا انتقام تو یہ بنگالیوں کا خون بہا کر لے چکے ہیں۔ بنگال (مشرقی پاکستان) کے ترقی پسند اور جمہوریت نواز مجاہدوں کے خون سے ہاتھ رنگنے والے اب نئے محاذ پر سرگرم عمل ہیں۔ ۱۹۶۰ء کے عشرہ میں یہ بنگالیوں کے خلاف بھی اسی قسم کے فتوے دیا کرتے تھے۔ ایوبی آمریت کو من جانب اللہ قرار دے کر صنعت کاروں کی خیرات پر پلنے والوں نے سامراجی قوتوں کے ناپاک عزائم کی تکمیل میں جس طرح معاونت کی وہ تاریخ کا سیاہ باب ہے۔

آج کا المیہ یہ ہے کہ مٹھی بھر فرقہ پرستوں کے مسلح گروہ پورے سماج کو یرغمال بنائے ہوئے ہیں ان کی گولیوں، زبانوں اور فتووں سے کوئی بھی شخص محفوظ نہیں جس کسی کی شکل انہیں پسند نہیں آتی وہ احمدی قرار پاتا ہے۔ اس ناپاک طرز عمل کی تازہ ترین مثال یہ ہے کہ بے نظیر بھٹو کی ۱۹۸۸ء والی حکومت کے خلاف سازش کرنے والے آئی ایس آئی کے دو سابق افسروں بریگیڈیئر امتیاز اور میجر عامر کے خلاف کاروائی کا آغاز ہوا تو تنگ نظر مولویوں کے ایک گروہ نے راسخ العقیدہ مسلمان وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر کو احمدی قرار دے دیا۔ جنرل نصیر اللہ بابر پہلے شخص نہیں جو اس قسم کے ناپاک فتویٰ کی زد میں آئے ہوں۔ یہ تنگ نظر ہر اس شخص کو کافر اور احمدی قرار دیتے چلے آئے ہیں جو ان کے مذموم مقاصد کے راستے کی دیوار بن سکتا ہو۔ ان کے فتووں کی زد میں ہر صاحب فکر آیا۔ انہوں نے ہر روشن خیال کی دستار اور گریبان پر ہاتھ ڈالا۔ فتویٰ فروشی کا یہ دھندا اتنا ہی پرانا ہے جتنی ہماری تاریخ بلکہ انسانیت کی تاریخ۔

حرف آخر یہ ہے کہ معاشرے کے سارے روشن فکر اور جمہوریت پسند لوگوں کو آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ اور زبانیں روکنا ہونگی۔ جمہوری حکومت کا فرض اولین یہ ہے کہ وہ قوم کو ان تنگ نظر اور متعصب مولویوں کی فتنہ سامانیوں اور دہشت گردیوں سے بچانے کے لئے آئین کے مطابق اقدامات کرے۔ دستور پاکستان اس ارض مقدس پر آباد انسانوں کو جو حقوق دیتا ہے اس کے تحفظ اور فراہمی کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ دستور پاکستان اور پاکستانیوں کے تحفظ کی ذمہ داری نبھانا حکومت کا فرض ہے۔ آخر قوم نے اپنے ووٹوں سے اس حکومت کو منتخب کیا ہے اور اس حکومت پر سب سے زیادہ ان کے ووٹروں کا حق ہے۔

تنگ نظر مولویوں کی فوج ظفر موج تحریک پاکستان میں شرکت کو گناہ کبیرہ قرار دیتی تھی ان کے نزدیک برصغیر کی تقسیم ناقابل معافی جرم تھا اور آج یہی فوج اپنے اپنے عقائد کو اسلام کا نام دے کر پاکستان اور پاکستانیوں پر مسلط کرنے کے لئے سرگرم عمل ہے۔ حسن اتفاق یہ ہے کہ فرقہ پرست مولوی تحفظ اسلام کا نعرہ صرف جمہوری دور میں بلند کرتے ہیں۔ جمہوریت ان کے نزدیک خلاف اسلام ہے مگر ملوکیت سے بھی بدترین شخصی آمریت عین اسلام۔ پچھلے تین عشروں کے دوران جب کبھی بھی اس ملک پر شخصی آمریت مسلط کی گئی ان مولویوں کی اکثریت جماعت اسلامی سمیت آمروں کے حضور ہاتھ باندھے کھڑی نظر آئی۔ ایوبی آمریت ہو یا یحیٰ خان یا پھر ضیاء الحق کا عہد ستم تحریک پاکستان کے مخالف مولویوں کی اولادوں نے آمروں کو نجات دہندہ قرار دے کر اپنا کاروبار چمکایا۔ ضیاء الحق کا عہد تو ان کے لئے سنہری دور تھا۔ اس دور میں سود پر کاٹی جانے والی زکوٰۃ ان مولویوں میں تقسیم ہونا شروع ہوئی تو ان کی دیانتداری کا پول کھل گیا۔ ۱۹۷۹ء سے قبل جن مولویوں کے پاس بھائی پھیرو کا کرایہ نہیں ہوتا تھا وہ اب جہازوں میں اڑتے پھرتے ہیں۔ مدرسوں کے حجروں میں ماہ و سال گزار دینے والے اب فیشن ایبل علاقوں میں عالیشان مکانوں میں رہتے ہیں۔

ان مولویوں کا پسندیدہ کام مقررہ وقت پر سرکار سے سود سے کاٹی گئی زکوٰۃ لینا ہے اس کے علاوہ انہیں خواتین کے حقوق کے لئے جدوجہد کرنے والی خواتین کے خلاف بیانات دینے انہیں مغرب زدہ قرار دینے اور ان کے واجب القتل ہونے کا فتویٰ دینے کا بھی بہت شوق ہے۔ ہمارے دوست روشن پیر کے مطابق یہ کام ایسے ہیں جن میں کوئی خرچہ نہیں کرنا پڑتا اور اخبارات چونکہ ان کے بیانات تبرکاً شائع کرتے ہیں سو ان کی لیڈری بھی چلتی ہے ورنہ ان کی اکثریت تو کونسلر منتخب ہونے کی اہلیت بھی نہیں رکھتی۔ ریکارڈ سے یہ حقیقت ثابت ہے کہ اکتوبر ۱۹۹۳ء کے انتخابات میں اقلیتوں کے تو قومی اسمبلی میں دس ارکان پہنچے مگر مولوی نو بھی نہیں پہنچ پائے۔ اس پر بھی دعویٰ یہ ہے کہ اگر حکومت نے ان کی بات نہ مانی تو یہ اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔

(بشکریہ روزنامہ مشرق کوئٹہ، ۲۸ اگست ۱۹۹۴ء)

چاند نگر کے چشمے خون اگلتے ہیں
دریا سوکھ گئے ہیں ساحل جلتے ہیں

جھیلوں کے پردیسی بھیگی راتوں میں
رک رک کر رستے کے پلوں پر چلتے ہیں

بارش ہو تو دھو لیتے ہیں چہروں کو
دھوپ کھلے تو بھوک کا غازہ ملتے ہیں

جاگنے والے اشکوں کی آواز نہ سن
آنکھ کے سورج ڈھلتے ڈھلتے ڈھلتے ہیں

یاروں نے تو کب کا ملنا چھوڑ دیا
دشمن ہفتے عشرے آن نکلتے ہیں

جا رہنے کو شہر بھی ہیں ویرانے بھی
ان کی گلی میں جاؤ تو ہم بھی چلتے ہیں

دل کے ہاتھوں کس نے سکھ کا سانس لیا
دوست پریشاں حال ہیں دشمن جلتے ہیں

ہم سیلانی تم مالک ہو شہروں کے
عیش کرو۔ آرام کرو۔ ہم چلتے ہیں

اپنے بیگانے حیران ہیں مدت سے
حضرت مضطر گرتے ہیں نہ سنبھلتے ہیں

(محمد علی مضطر)

NEW AND SECOND-HAND SPARES
SPECIALISTS IN JAPANESE CARS ALL MODELS
TJ AUTO SPARES
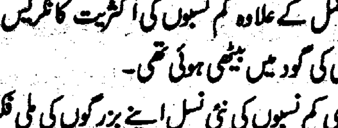
376 ILFORD LANE,
ILFORD, ESSEX
081 478 7851

AUTO REPAIRS
ANY AUTO ELECTRICAL OR MECHANICAL REPAIRS ALL CAR MODELS AND MAKES
FOR FURTHER INFORMATION CALL
NASEER AHMAD KHALID
ON:
(081) 789 1913

بقیہ **احمدی مسلم خواتین**

کو پہنچتی اور ابھی ایک دو سال ان کے آنے میں باقی تھے اس لئے ان کی والدہ کو (اس بچی کی والدہ کو) وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ وہ ابھی گڑیا لے بیٹھے ہوں گے۔ یعنی عقلاً یہ ناممکن بات تھی تو اس لئے وہ ان کو سمجھاتی تھیں کہ بیٹی گڑیا نہیں آئے گی تم خواہ مخواہ اپنا دل اس پر نہ لگاؤ اور بہن بھی کہتی تھی تو وہ آگے سے تن کر کہتی تھی کہ نہیں میرے ابا تو وعدے کے سچے ہیں کہتی ہیں کہ عجیب بات ہے کہ جب سامان آیا تو سامان پر سب سے اوپر گڑیا پڑی ہوئی تھی۔ کہتی ہیں درد سے اور خدا کے شکر سے میری چیخیں نکل گئیں۔ اللہ کی عجیب شان ہے کس طرح اس معصوم بچی کا دل رکھ لیا اور اس کے باپ کی صداقت کا نشان قائم کر دیا کہ بچی کو جو توقع تھی کہ میرا باپ جھوٹ نہیں بولتا سچے وعدے کرتا ہے اس کے وعدے کو اس طرح پورا فرما دیا کہ وہ گڑیا انہوں نے واپسی سے بہت پہلے خرید کے رکھ لی تھی اور سامان بھیجنے والوں نے بھی سامان کے اوپر سجا کر وہ داخل کی ہے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کوئی اتفاقی حادثات نہیں ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نشان ہیں اور اس کے پیار کے اظہار ہیں جو اپنی خدمت کرنے والے واقفین سے بھی اور خدمت کرنے والے دوسرے خدام سے بھی وہ شفقت کے سلوک فرماتا ہے یہ سب ان کے اظہار ہیں یہ اپنی صداقت کے نشان اپنے ساتھ رکھتے ہیں کوئی نہیں ہے جو احمدیت سے اس الٰہی محبت اور پیار کے تعلق کو چھین سکے ہاں آپ اپنے تعلق میں وفا کریں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا سب وفاداروں سے بڑھ کر وفادار ہے۔ آپ میں سے ہر ایک کے گھر میں نازل ہو گا ہر ایک کے سینے کو منور کرے گا آپ اپنی دعاؤں کی قبولیت کے نشان خود دیکھیں گی آپ کے بچے آپ کے ایمان سے اور ایمان کے پھلوں سے فیض یاب ہوں گے اور نسلاً بعد نسل ہمیشہ یہ فیض احمدیت میں جاری و ساری رہے گا۔

ایک خاتون شیخ سردار احمد صاحب کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ بارہ سال مسلسل ہدایت کے لئے دعائیں کرتی رہیں۔ آپ کے والد تو احمدی ہو کر قادیان جا چکے تھے لیکن سارا خاندان شدید مخالف تھا اور میرے والد کا بائیکاٹ کر رکھا تھا۔ کہتی ہیں میں بہت روتی رہی، دعائیں کرتی رہی اور تحقیق بھی کرتی رہی لیکن احمدیت کی طرف مائل نہ ہوئیں۔ آخر ایک رات انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ کشتی میں بیٹھی ہیں اور کشتی ڈگمگا رہی ہے۔ آپ دعائیں کرتی ہیں کہ اے اللہ تو ہی بچانے والا ہے۔ پھر انہیں ساحل پر ایک بزرگ نظر آئے جیسے وہ بزرگ آپ کے قریب آتے ہیں، کشتی کنارے لگ جاتی ہے۔ اس خواب کا ذکر آپ نے کسی پیر سے کیا۔ پیر صاحب نے مشورہ کیا کہ اگر آپ کو وہ بزرگ مل جائیں جن کو آپ نے خواب میں دیکھا تھا تو آپ ان کی بیعت کر لیں۔ پھر ان کے دل میں خیال آیا کہ بارہ سال سے ان کے والد بھی ان کو چھوڑ کر قادیان چلے گئے ہیں ہو سکتا ہے وہی فرقہ سچا ہو۔ آپ اپنی ساس سے اجازت لے کر چاروں بچوں کو لے کر قادیان چلی گئیں۔ جانے سے پہلے اپنے خاوند کو خط لکھا کہ ساس کی اجازت سے قادیان جا رہی ہوں اگر مجھے سچ نظر آ گیا تو میں قبول کر لوں گی۔ ادھر جب برادری کو معلوم ہوا تو انہوں نے شور مچایا اور ساس کو بھی بھڑکایا اور کہا کہ اگر یہ احمدی ہو جائے تو اپنے بیٹے سے کہہ کر اسے طلاق دلوا دینا۔ کہتی ہیں کہ وہ سب بہت پریشان تھے۔ ایک طرف والدہ کا حکم تھا دوسری طرف میری محبت اور میرے خاوند اس طرح سے ایک ایسی حالت میں مبتلا تھے کہ کوئی فیصلہ کر نہیں پاتے تھے۔ لیکن کہتی ہیں میں بہر حال ان باتوں سے بے خبر قادیان چلی گئی۔ وہاں جب پہنچی تو مجھے خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تصویر دکھائی گئی، کیا وہ بزرگ یہ تھے؟ تو میں نے کہا نہیں یہ بزرگ نہیں تھے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی تصویر دکھائی گئی کیا وہ یہ بزرگ تھے میں نے کہا نہیں یہ بزرگ نہیں تھے۔ پھر مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی وہ اتنی قطعی طور پر تھی کہتی ہیں بے اختیار میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی کیونکہ بعینہ مسیح موعود علیہ السلام تھے ایک ذرہ بھی فرق نہیں تھا مشابہت میں۔ چنانچہ میں نے اسی وقت فیصلہ کر لیا۔ اگلے دن خلیفۃ المسیح الثانی کی ملاقات کے لئے گئی مگر رستے میں یہ کہتی جا رہی تھی کہ اگر اب بھی کوئی خلاف شریعت بات نظر آئی تو خواب کی پرواہ نہیں کروں گی اور بیعت نہیں کروں گی اور اس طرح اپنے دل کو سہارا دیتے ہوئے وہاں پہنچیں۔ اس وقت کہتی ہیں حضور حضرت ام طاہر کے گھر تھے یعنی ہمارے گھر میں۔ برآمدے میں آئے السلام علیکم کہا۔ میں نے اسی طرح نقاب چہرے پر گرائے رکھا حضور نے مجھ سے کوئی سوال نہیں کیا اور بیعت کے الفاظ دہرانے شروع کئے اور میں نے وہ الفاظ پیچھے دہرائے اور اس طرح بیعت کر کے میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئی۔ بعد میں میں نے حضرت ام طاہر کے ذریعہ حضور سے پچھوایا کہ آپ نے بغیر سوال کئے بیعت کیوں لے لی اس پر حضور نے بتایا کہ تمہارے ایک دوسرے بھائی جو احمدی ہو چکے ہیں وہ مجھے خط لکھا کرتے تھے کہ میری بہن بڑی نیک ہے یہ دعا کریں کہ یہ بیعت کر لے چنانچہ کہتے ہیں میں نے تمہاری بیعت کی بہت دعائیں کیں یعنی تمہاری بیعت کے لئے اور مجھے خدا کی طرف سے یہ بتا دیا گیا کہ تم بیعت کرنے آؤ گی۔ پس مجھے یہ اطلاع ملی کہ ڈاکٹر قاضی لال دین صاحب کی بیٹی ہیں تو مجھے اس رویا کے مطابق جو خدا نے پہلے سے دی تھی یقین تھا کہ تم بیعت کرنے آؤ گی اور میں نے پوچھا بھی نہیں اور جا کے بیعت کے الفاظ دہرائے اور تم نے بیعت شروع کر دی تو اس طرح اللہ تعالیٰ رویا اور کشوف کے ذریعہ احمدی خواتین یعنی ان نیک پارسا خواتین کی راہنمائی بھی فرماتا ہے

میری یہ دعا ہے کہ آپ سب میں خدا تعالیٰ جلوہ گر ہو اور یہ مشکل کام نہیں ہے۔ سچی محبت اللہ سے چاہئے خدا کی خاطر قربانی کے ایسے عزم ہوں کہ جن کے نتیجے میں آپ اپنی پیاری چیزیں خدا کی خاطر قربان کرنے کے لئے دل سے تیار ہوں اور اپنے روز مرہ کے انسانی معاملات میں یہ عزم کریں کہ آپ اپنے دل کو ٹٹول کر اپنی نیتوں کو ٹٹول کر پھر قدم اٹھایا کریں گی۔ جیسا کہ میں نے مثالیں دی ہیں تین احمدی خواتین کی، قرض لینے سے اجتناب اس لئے کیا کہ آخری وقت میں ان کے دل نے ان کو بتا دیا تھا کہ تم قرض واپس کرنے کی اہلیت نہیں رکھتیں اور اس جذبے کو خدا نے قبول فرمایا ہے۔ اور اس شان سے ان کی ضرورتیں پوری کی ہیں کہ کوئی جاہل ہی ہو گا جو کہے کہ اتفاقی حادثات ہیں۔ پس خدا تعالیٰ سے تعلق استوار کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ خدا کی راہ میں سیدھی اور صاف ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ سے قول سدید اختیار کریں قول سدید کا مطلب ہے محض فرضی دعائیں نہ کریں بلکہ دل کو ٹٹول لیا کریں۔

میرے ساتھ بھی بارہا یہ واقعہ ہوا ہے کہ کوئی احمدی بچی کسی ابتلا میں پڑ گئی۔ اس کے والدین نے مجھ سے کہا کہ بچی کو سنبھالو۔ میں نے اس سے گفتگو کی تو اس کو اس دعا پر آمادہ کر لیا کہ اللہ تعالیٰ جدھر تمہیں لے جائے گا تم وہی کام کرو گی۔ اور پھر متنبہ کیا کہ اگر تم نے یہ منہ سے دعا کی اور پہلے یہ فیصلہ نہ کیا کہ اگر انتہائی کڑوی بات بھی خدا نے چاہی تو میں ویسی ہی کروں گی تو تمہاری دعا قبول نہیں ہو گی۔ پھر تمہارے متعلق کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی لیکن اگر تم یہ دعا اس یقین کے ساتھ کرو گی پھر اللہ تعالیٰ تمہاری ضرور رہنمائی فرمائے گا اور جب وہ آمادہ ہو گئی تو اس سے پہلے میں نے ایک دفعہ دیکھا ایک لڑکی لرز گئی کیونکہ اب وہ واقعتاً خلوص نیت سے دعا کے لئے تیار تھی اس سے پہلے یونہی ہاں ہاں کر رہی تھی کہ ہاں میں دعا کروں گی۔ میری بات سمجھنے کے بعد اس کو سمجھ آئی کہ دعا تو بڑا مشکل کام ہے اس میں نفس کو پہلے خدا کی راہ میں سجدہ ریز کرنا پڑتا ہے، جھکانا پڑتا ہے۔ چنانچہ اس کے کانپنے سے میں سمجھ گیا کہ اب اس کی دعا ضرور قبول ہو گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ایسے معاملے میں اللہ تعالیٰ نے راہنمائی فرمائی۔ شرح صدر عطا کئے، ہلاکت کے فیصلوں سے بچایا اور ان کا حامی و ناصر ہوا۔

پس خدا سے تعلق قائم کرنا نفس کی سچائی کو چاہتا ہے دل کا تقویٰ ہے جو دراصل ہر قسم کے مبارک پھل آسمان سے عطا کرتا ہے۔ آپ دل کی متقی ہو جائیں، دل کی صاف ہو جائیں، اللہ تعالیٰ سے ٹیڑھی ہوشیاری کی باتیں کرنا چھوڑ دیں، صاف ستھری بات اتنی ہی کریں جو آپ کر سکتی ہوں پھر دیکھیں خدا کس طرح اپنے فضل کے ساتھ آپ پر جلوہ گر ہو گا، ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو گا۔ آج مغرب کی دنیا کو زندہ کرنے کے لئے ایسی احمدی خواتین کی ضرورت ہے جو خدا کے تعلق کے ذریعے خود زندہ ہو چکی ہوں کیونکہ زندہ ہی ہیں جو مردوں کو زندگی بخش سکتے ہیں اگر آپ کے دل زندہ نہ ہوئے اگر خدا آپ کے دلوں کے صحنوں میں جلوہ گر نہ ہوا تو پھر ماحول کے اندھیروں کو آپ دور نہ کر سکیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز جنازہ

☆ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۶ دسمبر ۱۹۹۴ء بروز منگل کو قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن میں
مکرم قاضی منیر احمد صاحب بھٹی آف ریڈنگ کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔
اس کے ساتھ ہی مکرمہ خورشید اختر صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحق صاحب آف کینیڈا کی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔
اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

○ ○ ○ ○

☆☆ ۹ دسمبر ۱۹۹۴ء بروز جمعۃ المبارک نماز جمعہ و عصر کے بعد مکرمہ ساجدہ حمید صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر حمید احمد صاحب آف ہارٹلے پول کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ آپ مکرم بریگیڈئر (ریٹائرڈ) محمد وقیع الزماں صاحب کی بیٹی تھیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں محترمہ ساجدہ حمید صاحبہ کے اخلاص اور فدائیت اور ان کی نیک خدمات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جب حضور انگلستان تشریف لائے تو آغاز میں ہی مکرم ڈاکٹر حمید احمد صاحب اور محترمہ ساجدہ حمید صاحبہ نے حضور سے درخواست کی کہ چونکہ ان کا یہاں دل نہیں لگ رہا اور کام بھی ٹھیک طرح سیٹ نہیں ہو رہا اس لئے انہیں پاکستان واپس جانے کی اجازت دی جائے۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترمہ ساجدہ حمید صاحبہ کو فرمایا کہ آپ نے یہاں کوئی جماعت نہیں بنائی تو پیچھے کیا چھوڑ کر جائیں گی۔ اس لئے سر دست واپسی کے فیصلہ کو ٹال دیں اور کوشش کریں کہ یہاں ایک جماعت قائم ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے حضور کے اس ارشاد پر دل و جان سے لبیک کہا اور خدا تعالیٰ نے انہیں اور ڈاکٹر حمید احمد صاحب کو توفیق بخشی کہ ہارٹلے پول میں ان کے فیض سے اور ان کی کوششوں سے ایک بہت مخلص جماعت قائم ہو گئی۔ اس جماعت کے زیادہ تر ممبران انگریز ہیں اور غالباً اس وقت تک بھی یو۔ کے۔ میں انگریز احمدیوں پر مشتمل یہ سب سے بڑی جماعت ہے۔ محترمہ ساجدہ حمید صاحبہ کو ان سب نو احمدیوں کی بہت اچھی تربیت کرنے کی بھی توفیق ملی۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقامات سے نوازے اور تمام پسماندگان و عزیزان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

Kensy
Fried
Chicken

TELEPHONE 539 3773
589 HIGH ROAD,
LEYTONESTONE,
LONDON E11 4PB
PROPRIETOR: MASOOD HAYAT

IMPORTERS & EXPORTERS
OF
READY MADE
GARMENTS
S.S. ENTERPRISES
TELEPHONE AND FAX NO:
081 788 0608

مخالف صفوں میں گھبراہٹ

ہفت روزہ بدر قادیان ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۴ء میں مذکورہ بالا عنوان کے تحت مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرالہ کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں آپ لکھتے ہیں کہ:

" جماعت احمدیہ کی عالمگیر ترقیات اور نہایت کامیاب سرگرمیوں کو دیکھ کر اس کے مخالفوں کی آنکھیں چندھیا گئی ہیں اور وہ لوگ گھبراہٹ اور سراسیمگی کا شکار ہو کر احساس کمتری میں مبتلا ہیں۔ چنانچہ جماعت اسلامی کیرالہ کا ترجمان Bodhanam اپنی ۱۶ جولائی ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

"امریکہ میں قادیانی تحریک کی جڑیں بہت مضبوط ہیں۔ نیویارک، واشنگٹن، سانفرانسسکو وغیرہ مقامات میں زمانہ جدید کی تمام آرائشوں سے بھرپور نہایت شاندار مراکز موجود ہیں۔ ان لوگوں کی مضبوط منصوبہ بندی اور شاندار لائحہ عمل ان کامیابیوں کا ضامن ہے۔

یورپ اور افریقہ کے ممالک سے لے کر دنیا بھر میں قادیانی لوگ پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کی آبادی ایک کروڑ چالیس لاکھ بتائی جاتی ہے۔ غانا۔ نائیجیریا۔ آئیوری کوسٹ۔ لائبیریا۔ جنوبی افریقہ وغیرہ ممالک میں ان کی موجودگی نمایاں طور پر عیاں ہے۔

افریقہ کے غریب طبقوں کو طبی امداد اور تعلیمی سہولت وغیرہ پہنچا کر اپنے دام فریب میں پھنسانے میں یہ لوگ بہت حد تک کامیاب ہیں۔

قادیانیوں کے مضبوط مراکز میں برطانیہ کو بڑی اہمیت ہے۔ لندن میں ایک سے زائد ان کی اپنی مسجدیں ہیں۔ ۱۹۸۹ء میں لندن میں کھولے گئے قادیانی مرکز جدید سائنس و ٹیکنالوجی آلات سے آراستہ ہے۔

یہاں کے مضبوط پریس سے ان کے بہت سارے لٹریچرز اور قرآنی تراجم طبع ہو کر اکناف عالم میں پھیلائے جاتے ہیں حال ہی میں چینی زبان میں مختلف لٹریچرز اور قرآن ترجمہ شائع کر کے وہاں بھی داخل ہوئے ہیں۔ ان کے قرآنی ترجموں کے ابتدائی صفحات مسیح موعود مرزا غلام کے دعاوی اور تعلیمات پر مشتمل ہیں۔ نہ صرف امریکہ اور برطانیہ میں بلکہ صیہونیت کے مراکز اسرائیل میں قادیانیوں کا نہایت گرم جوشی سے استقبال کیا جاتا ہے۔ مقبوضہ فلسطین میں ان کے تعلیمی و تبلیغی و دیگر مراکز کارفرما ہیں۔"

جماعت احمدیہ کی ان ترقیات کا ذکر کرنے کے بعد مذکورہ مودودی رسالہ لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی تمام ترقیات برطانیہ اور صیہونی حکومتوں کی پشت پناہی اور ان اسلام دشمن حکومتوں کی مالی امداد پر مشتمل ہیں۔

یہ وہی پرانی اور فرسودہ افتراء پردازی اور جھوٹا الزام ہے جس کا ہزار دفعہ جواب دیا جاچکا ہے۔ اور اس الزام کو ثابت کرنے کے لئے چیلنج دیا جاتا رہا ہے۔ لیکن یہ چیلنج قبول کرنے کی ایمانی جرات ان مفتریوں اور کذابوں کو آج تک حاصل نہیں ہوئی حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۹۴ء کو بذریعہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ ان مخالفوں اور مفتریوں کو یہ چیلنج دیا ہے کہ وہ خداتعالیٰ کے نام پر قسم کھا کر یہ حلف اٹھائیں کہ ہم خدا کو حاضر و ناظر جان کر یہ حلف اٹھاتے ہیں کہ احمدیوں کو برطانوی اور صیہونی حکومتوں سے مالی امداد اور پشت پناہی حاصل ہو رہی ہے اور ہم یہ حلف اٹھاتے ہیں کہ الزام بالکل جھوٹ اور افتراء ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اور فیصلہ ہم خداتعالیٰ پر چھوڑتے ہیں۔

خاکسار نے مذکورہ مودودی رسالہ میں شائع شدہ اس مضمون کا مکمل جواب ہمارے ماہنامہ رسالہ ستیہ دوتن میں شائع کر کے رسالہ کے ایڈیٹر اور مذکورہ مضمون نگار کو حضور اقدس ایدہ اللہ کا یہ چیلنج پیش کر کے اس کو قبول کرنے کی دعوت دی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس وقت ہم صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ "موتوا بغیظکم" کہ تم اپنے غیظ و غضب کو ساتھ لے کر موت تک پہنچ جاؤ۔ لیکن اس الٰہی سلسلہ کی بڑھتی ہوئی حالت کو کوئی روک نہیں سکتا۔

کوٹ مومن ضلع سرگودھا میں

احمدی مسلمانوں کی قبریں مسمار کر دی گئیں

(پریس ڈیسک)۔ پاکستان سے آمدہ اطلاعات کے مطابق کوٹ مومن ضلع سرگودھا میں احمدی مسلمانوں کی قبروں کو ہموار کر دیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق چند ہفتے قبل مکرم عبدالقدیر صاحب جٹ آف کوٹ مومن ضلع سرگودھا کی وفات ہو گئی۔ جس پر انہیں مقامی قبرستان میں جہاں پہلے بھی بعض احمدی مدفون ہیں، دفن کر دیا گیا۔ اس پر مخالفین نے شور و غوغا کیا اور قبر کشائی کا مطالبہ کیا اور دھمکی دی کہ اگر فوری طور پر نعش کو قبر سے نکالا نہ گیا تو ہم احمدیوں کی قبروں کو جو یہاں مدفون ہیں ہموار کر دیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور انتظامیہ نے احمدی مسلمانوں کی چار قبریں جو اس قبرستان میں تھیں بشمول عبدالقدیر جٹ صاحب کی قبر کے ہموار کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

○○○ ○○○

"الیس اللہ بکاف عبدہ" لکھنے کی وجہ سے مقدمہ

مکرم امیر صاحب منڈی بہاؤالدین پر مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۹۴ء ایک مقدمہ زیر دفعہ ۲۹۸/سی تعزیرات پاکستان درج کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدیداروں نے پولیس میں درخواست دی تھی کہ امیر صاحب کی گاڑی پر قرآنی آیت "الیس اللہ بکاف عبدہ" لکھی ہوئی ہے۔ جس پر پولیس نے مقدمہ درج کر لیا۔

خدمت قرآن

حضرت اقدس امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی ایک غرض نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ بیان فرمائی تھی کہ وہ "شریعت کو قائم کرے گا" ۔ قیام شریعت کا ایک پہلو کثرت سے قرآن مجید کی اشاعت بھی ہے ۔ چنانچہ خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مسلمہ کو یہ توفیق اور سعادت مل رہی ہے کہ وہ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کر کے کثرت سے انہیں پھیلائے۔ اس وقت تک ۵۰ زبانوں میں مکمل قرآن مجید کے تراجم شائع ہو چکے ہیں اور ۱۰۰ سے زائد زبانوں میں منتخب آیات قرآنی شائع کی گئی ہیں۔ ذیل میں ہم ان کی فہرست شائع کر رہے ہیں۔ چند دن تک اکثر ممالک میں سردیوں کی اور پھر نئے سال کی چھٹیاں بھی ہو رہی ہیں اور ان دنوں میں لوگ عام طور پر اپنے دوستوں کو نیک تمناؤں کے اظہار کے طور پر تحفے تحائف بھی دیتے ہیں ۔ اگر آپ اپنے غیر احمدی یا غیر مسلم دوستوں کو ان کی زبان میں قرآن مجید یا منتخب آیات قرآنی کا ترجمہ پورے احترام کے ساتھ تحفۃً پیش کریں تو یہ بہت ہی اچھا تحفہ ہو گا۔

Translations of The Holy Quran(Printed)

URDU	HINDI	ALBANIAN
LUGANDA	KOREAN	CZECH
DANISH	MALAY	BULGARIAN
ITALIAN	MENDE	GREEK
SPANISH	TUVALU	TEGALOGE
JAPANESE	GUGARATI	ENGLISH
HAUSA	SARAEKI	DUTCH
SINDHI	PANJABI	INDONESIAN
TURKISH	MARATHI	FIJIAN
CHINESE	GERMAN	SWEDISH
MALAYALAM	YORUBA	PORTUGUESE
PUSHTO	ESPERANTO	BANGLA
IGBO	RUSSIAN	ASSAMESE
FRENCH	KIKUYU	VIETNAMESE
GURMUKHI	PERSIAN	POLISH
SWAHILI	ORIYA	TAMIL
TELUGU	MANIPURI	

Selected Verses of The Holy Quran

ENGLISH	DUSUN	TAMIL
DANISH	ESTONIAN	TURKISH
SWAHILI	THAI	BULGARIAN
FRENCH	CHICHIWA	MADINGO
ORIYA	BHOTANI	KOREAN
KASHMIRI	PASHTO	HAUSA
MALAY	VIETNAMESE	ASHANTE
LUGANDA	VAI	LINGALA
ALBANIAN	GEORGIAN	KATLAN
KIRIBATI	SUNDANESE	PERSIAN
JAPANESE	FIJIAN	JULA
ESPIRANTO	BATKESE	SINHALA
GA	KIKAMBA	BEMBA
CHILUBA	GURMUKHI	ASSAMESE
TEMNE	MALAYALAM	BLAUCHI
RUSSIAN	PORTUGUESE	POLISH
BATE	RUMANIAN	IRISH
BASSA	CREOLE	MANIPURI
NORWEGIAN	WOLOF	TONGAN
PANJABI	BANGLA	IGBO
GREEK	YORUBA	EWE
AFRIKAANS	FANTE	KIKONGO
CZECH	WAALE	MENDE
YIDDISH	SPANISH	KURDISH
URDU	TAGALIGE	BAULE
INDONESIAN	LITHONIAN	KPELLE
KIKUYU	HEBREW	SINNDHI
GERMAN	CHIYAO	BURMESE
KANNADA	GUJARATI	XHOSA
NEPALI	SARAEKI	MAORI
HUNGARIAN	FRENCH	SURANAN
YIDDISH	WELSH	TUVALU
FULANI	ITALIAN	BALI
SWEDISH	SAMOAN	EMHARIC
DUTCH	JAVANESE	TELUGU
MARATHI	OROMO	DOGRI
DAGBANI	HINDI	CHINESE
NZEMA	SERBO-CROATIAN	LATVIAN

Al Fazl International Weekly, London

16 Gressen Hall Road, London SW18 5QL (U.K)

ISSN: 1352 9587

TELEPHONE NO. 081-870 8517
FAX NO. 081-870 1095

Vol.1 | Friday, December 23, 1994 | No. 51

شذرات

(م - ا - ح)

دردناک اپیل

"راچڈیل (پ - ر) جمیعت اہل حدیث برطانیہ کے راہنما شفیق الرحمان شاہین نے ایک بیان میں کہا ہے کہ آج اسلام کے نام لیواؤں کی خواہش ہے کہ تمام مسلمان ایک پلیٹ فارم پر متحد ہوں، فرقہ بندی کا خاتمہ ہو..... انہوں نے علمائے کرام سے اپیل کی کہ اللہ اور اس کے رسول کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اختلاف کا حل تلاش کریں"۔

(روزنامہ جنگ لندن ۲۱ نومبر ۹۴ء ـ ۳)

ایسے معلوم ہوتا ہے کہ علمائے کرام سے اتحاد کی اپیل کرنے والے شاہین صاحب خود "علمائے کرام" نہیں ہیں۔ اگر وہ بھی ان میں سے ہوتے تو انہیں علم ہوتا کہ عالم لوگ تو امت کے درمیان اختلاف کو رحمت سمجھتے ہیں۔ وہ اس خدائی رحمت سے منہ پھیر کر اتحاد کی لعنت کی طرف کیوں آئیں۔ باقی رہی خدا اور رسولؐ کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی دعوت تو شاہین صاحب کو یہ بھی بتانا چاہئے تھا کہ یہ جھنڈا کہاں ایستادہ ہے۔ اگر فرقہ واریت ختم کرنے سے ان کی مراد یہ ہے کہ مسلمانوں کا سواد اعظم شاہین صاحب کی جماعت اہل حدیث کے خلاف دئے گئے فتوے واپس لے لے اور انہیں بھی دائرہ اسلام میں داخل کر دے تو اے میرے بھولے بادشاہ!

ایں خیال است و محال است و جنوں

یہ فتوے تو ہمارے چابک دست ناوک انداز علماء کے چلائے ہوئے تیر ہیں۔ ایک بار کمان سے نکل گئے تو پھر واپس نہیں آتے۔

—○○○—

حساب کا سوال

اپنے ایک گذشتہ شذرہ میں ہم نے پاکستان کے دینی مدارس میں علماء کی افزائش پر حکام وقت کی تشویش کی خبر درج کی تھی۔ فرقہ واریت کے یہ اڈے ہی نوعمر مفسد پرداز ملوں کی نسل کشی کے مراکز ہیں۔ یہ امر باعث اطمینان ہے کہ حکومت نے ان کے اندر کمسن طلبہ پر ہونے والے تشدد، بے راہ روی اور منشیات کے واقعات کا نوٹس لیا ہے۔ اس ضمن میں کچھ حقائق اور اعداد و شمار قارئین الفضل کی دلچسپی کا باعث ہونگے۔ دینی مدارس کی رجسٹریشن اور تجدید پر پابندی کے فیصلوں اور ان کی درسگاہوں کو ملنے والی غیر ملکی امداد اور فرقہ وارانہ فسادات میں ملوث ہونے کی تحقیقات کا حکم دیتے ہوئے حکومت پاکستان نے جو اعلامیہ جاری کیا ہے اس کا متن درج ذیل ہے:۔

"لاہور (این این آئی) وزارت داخلہ نے ملک بھر میں دینی درسگاہوں کی نئی رجسٹریشن پر پابندی عائد کر دی ہے اور چاروں صوبوں میں پہلے سے قائم پونے دو لاکھ سے زائد دینی درسگاہوں کے بارے میں چھان بین کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں .... چاروں صوبائی انسپکٹر جنرل پولیس کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس بات کی چھان بین کریں کہ کون سا ادارہ کس ملک سے امداد لے رہا ہے اور ان میں سے کون کون سے ادارے ملک میں فرقہ وارانہ فسادات پھیلانے میں ملوث ہیں"۔

(روزنامہ جنگ لندن ۲۵ ستمبر ۱۹۹۴ء)

مرکزی حکومت کے اس اقدام سے قبل گورنر پنجاب نے اس صورت حال کا جو ماتم کیا تھا اس کا انداز یہ تھا:

"آج معاشرہ اخلاقی طور پر تباہ ہو گیا ہے۔ مذہب کے نام پر غنڈہ گردی ہو رہی ہے۔ دینی مدرسوں میں زیر تعلیم غریب بچوں کے کردار اور اخلاق کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ میرا نقطہ نظر یہ ہے کہ کسی ریاست میں ایسے اداروں کو جہاں ہتھیاروں کی تعلیم دی جا رہی ہو، جہاں مولانا خدا کا درجہ رکھتے ہوں، انہیں کام کرنے کی اجازت دینا ظلم ہے .... انہوں نے کہا کہ حکومت اکثر دینی اداروں کے سربراہ طالب علموں کو ۱۵۰ روپیہ فی طالب علم زکوۃ دیتی ہے۔ مگر بعض دینی اداروں کے سربراہ طالب علموں کی تعداد میں فرضی ناموں کا اضافہ کر کے یہ رقم حاصل کر رہے ہیں"۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۲ ستمبر ۱۹۹۴ء)

ان مدرسوں میں ہونے والی ان بدعنوانیوں، بدقماشیوں اور بدمعاشیوں کے استیصال کو حکومت کے ذمہ کر کے آپ صرف یہ حساب لگائیں کہ اگر ہر مدرسہ سے صرف ایک طالب علم ہر سال فارغ التحصیل ہو کر نکلے تو پونے دو لاکھ ملا حاصل ہوئے جبکہ مدرسوں کی اوسط پیداوار پچیس ملے سالانہ ہے اور اس طرح قریباً چالیس لاکھ غیر پیداواری طفیلیوں کا بوجھ پاکستانی معیشت پر پڑتا ہے۔ یہ مفت خورے جمع تفریق کے علاوہ ضرب تقسیم کے بھی ماہر ہوتے ہیں اور انہی کی مشق ستم کی وجہ سے سواد اعظم کا ذواضعاف اقل نکل رہا ہے۔ اب اللہ ہی ہے جو ان کا جذر نکالے۔

—○○○—

امامت یا ووٹ

پاکستان میں ذہنی خلفشار کا ذکر کرتے ہوئے ایک دانشور خاتون محترمہ کشور ناہید نے تبصرہ کیا تھا:۔

"ضیاء الحق نے قوم کو ایک نسخہ سیاست سمجھایا تھا کہ، اے قوم! بتاؤ تم لوگ اس ملک میں اسلام قائم رکھنا چاہتے ہو، اگر چاہتے ہو تو مجھے ووٹ دو۔ یہ نسخہ مذہبی جماعتوں نے اپنے پلے باندھ لیا ہے۔ اب جب کبھی الیکشن کا غلغلہ اٹھتا ہے فوراً مسجدوں کے منبروں سے عوام کو بار بار تنبیہہ کی جاتی ہے کہ اگر جنت میں جانا ہے، اگر مسلمان کہلانا ہے، اگر اپنی عافیت چاہتے ہو تو مذہبی جماعتوں کو ووٹ دو"۔(روزنامہ جنگ لندن ۲۳ ستمبر ۹۴ء ـ ۳)

لیکن مذہبی جماعتوں کا مولوی تو خالی خولی ووٹ پر راضی ہوتا نظر نہیں آتا۔ اسے تو اپنی امامت میں کامل اطاعت چاہئے۔ اس کی سنئے:۔

"جھنگ (این این آئی) سپاہ صحابہ کے نائب سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اعظم طارق نے کہا ہے کہ..... دین دار اور ملک و ملت کے بہی خواہوں کو اسلام دشمن حکمرانوں سے حقیقی نجات حاصل کرنے کے لئے مسجد میں آنا اور مولوی کی امامت میں کھڑا ہونا ہو گا"۔ (ایضاً ـ ۱)

ہمارے خیال میں ووٹ دیں یا نہ دیں، مسجد میں جائیں یا نہ جائیں یہ پیران تسمہ پا ملک و قوم کا دھڑن تختہ کرنے پر بضد ہیں۔ ان کی فوجیں، سپاہ اور بارود خانے مملکت در مملکت ہیں۔ خدا تعالیٰ ہی ہمارے وطن عزیز کا حافظ ہے اور وہی ان وطن دشمنوں سے "حقیقی نجات" دینے پر قادر ہے:

اللھم انا نجعلک فی نحورھم و نعوذبک من شرورھم

ارادے

"سپاہ صحابہ کی منزل خلافت راشدہ ہے جس کے لئے دینی جماعتوں کو ساتھ لے کر چلیں گے"۔

(ضیاء الرحمان فاروقی - جنگ لندن ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۴ء)

ظاہر ہے کہ خلافت کے لئے کسی خلیفہ کا وجود ضروری ہے اور خلافت راشدہ کے لئے کسی خلیفہ راشد کی بیعت ضروری ہوگی۔ سوال یہ ہے کہ ایسا "اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت یافتہ" خلیفہ فاروقی صاحب کہاں سے لائیں گے۔ اگر ایسا خلیفہ ان کی سپاہ صحابہ میں سے منتخب ہو گا تو انہیں بدعتی کہنے والی دینی جماعتیں ان کے ساتھ کیسے چلیں گی اور یہ دوسروں کے ساتھ چل پڑے تو اہل حدیث کی مساجد میں بم مارنے کے لئے موٹر سائیکلوں پر سوار ہو کر کون آئے گا؟؟؟

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

Muslim Television Ahmadiyya

Muslim TV AHMADIYYA

Programme Schedule
For Live Transmission from London
23rd December 1994 - 5th January 1995

Tel:+44 81 870 0922
+44 81 870 8517 Ext. 230
Fax:+44 81 870 0684
Telex: 262433 MONREF G
Our Telex Ref: B1292

Friday 23rd December

- 12.45 Tilawat
- 1.00 Comments on News
- 1.20 Darood-o-Salam
- 1.30 FRIDAY SERMON
- 2.40 Selected Sayings of the Holy Prophet ﷺ
- 2.50 MULAQAT - General Q/A
- 3.50 Tomorrow's Programmes
- 3.55 Close

Saturday, 24th December

- 11.45 Tilawat
- 12.00 Arabic Qasida
- 12.15 Questions Answers Session by Hazrat Khalifatul Masih IV and Arab Guests
- 1.15 Poem
- 1.30 MULAQAT
- 2.30 A Discussion By Khuddam ul Ahmadiyya U.K. on 'Convey to Bosnia.'
- 3.05 German Programme
- 3.50 Tomorrow's Programmes
- 3.55 Close

Sunday, 25th December

- 11.45 Tilawat
- 12.00 Questions Answers Session with Hazrat Khalifatul Masih IV
- 1:30 MULAQAT
- 2:30 Letter from London By Aftab Ahmad Khan Sahib Amir U.K.
- 2:50 Question and Answer Session by Hadhrat Khalifatul Masih IV with Arab Guests
- 3.50 Tomorrow's Programmes
- 3.55 Close

Monday, 26th December

- 9.45 Tilawat
- 10.00 Special Transmission for Annual Convention Qadian India
  خصوصی نشریات برائے جلسہ سالانہ قادیان
- 12.00 Close

Tuesday, 27th December

- 1.15 Tilawat
- 1.30 MULAQAT - Homeopathy class
- 2:30 Poem
- 2.40 Sirat-tun-Nabi ﷺ سیرت النبی ﷺ by Naseer Ahmad Qamar Sahib (Part No. 8)
- 2:55 Poem
- 3.10 Islami Akhlaq اسلامی اخلاق A talk by Laiq Tahir Sahib (Part No. 7)
- 3.35 Poem
- 3.50 Tomorrow's Programmes
- 3.55 Close

Wednesday 28th December

- 9.15 Tilawat
- 9.30 Special Transmission for Annual Convention Qadian India
  خصوصی نشریات برائے جلسہ سالانہ قادیان
- 12.00 Close of transmission

Thursday, 29th December

- 1.15 Tilawat
- 1:30 MULAQAT. Quran Translation Class
- 2.30 A PAGE FROM THE HISTORY by B. A. Rafiq Khan Sahib
- 3.00 Waqf-e-Nau Programme Karachi
- 3.50 Tomorrow's Programmes
- 3.55 Close

Friday, 30th December

- 12.45 Tilawat
- 1.00 Comments on News
- 1.20 Darood-o-Salam
- 1.30 FRIDAY SERMON
- 2.40 Selected Sayings of the Holy Prophet ﷺ
- 2.50 MULAQAT - General Q/A
- 3.50 Tomorrow's Programmes
- 3.55 Close

Saturday, 31st December

- 11.30 Tilawat
- 11.45 Hazrat Khalifatul Masih IV's Lecture and Questions Answers Session on the subject of "The death of Jesus Christ" at the Cambridge University held on 6th May 1986
- 1.30 MULAQAT
- 2.30 Arabic Qasida
- 2.45 Hadhrat Khalifatul Masih IV's meeting with Arab Delegates
- 3.45 Poem
- 3.53 Tomorrow's Programmes
- 3.55 Close

Sunday, 1st January 95

- 11.30 Tilawat
- 11.45 A talk by Shamim Khalid Sahib on the topic of "Family life"
- 12.00 Questions Answers Session with Hazrat Khalifatul Masih IV With Police Cadets January 1988
- 1:00 MULAQAT
- 2.00 Letters from London By Aftab Ahmad Khan Sahib Amir U.K.
- 2.30 Special Documentary Programme about the demolition of our Mosque in Rawalpindi Pakistan
- 3.05 Discussion Glimpses of the Decade
- 3.45 Hadhrat Khalifatul Masih IV's meeting with Arab Delegates
- 4.45 Poem
- 4.57 Tomorrow's Programmes
- 5.00 Close

Monday, 2nd January

- 11.30 Tilawat
- 11.45 Questions Answers Session with Hazrat Khalifatul Masih IV
- 1.00 MULAQAT - Homeopathy Class
- 2.00 "Correct Pronunciation of Poems" Host: Mrs Amtul Bari Nasir Sahiba Part 10
- 2.18 "Selection From Our Library" Speech Hadhrat Sabzada Mirza Bashir Ahmad Sahib 1960
- 3.25 Poem
- 3.35 Concept of Khalifat - Discussion by Hadi Ali Sahib, Abdul Majid Tahir Sahib and Akhlaq Ahmad Anjum Sahib (Part 1)
- 4.15 Special Programme About the of Professor Nasim Baber Sahib
- 4.30 Poem Composed by Hazrat Khalifatul Masih IV
- 4.45 Selected Sayings of the Holy Prophet ﷺ
- 4.55 Tomorrow's Programmes
- 5.00 Close

Tuesday, 3rd January

- 11.30 Tilawat
- 11.45 Questions Answers Session with Hazrat Khalifatul Masih IV
- 1.00 MULAQAT - Homeopathy class
- 2:00 Sirat-tun-Nabi ﷺ سیرت النبی ﷺ by Naseer Ahmad Qamar Sahib (Part 9)
- 2.15 Poem
- 2.30 Islami Akhlaq اسلامی اخلاق A talk by Laiq Tahir Sahib (Part 8)
- 2.50 "Bait Bazi" competition by Lajna Rabwah
- 3.10 Poem
- 3.15 Question & Answers with Malik Saif ur Rehman Sahib (Part 1)
- 3.45 Hadhrat Khalifatul Masih IV's meeting with Arab Delegates
- 4.45 Arabic Qasida
- 4.55 Tomorrow's Programmes

Wednesday 4th January

- 11.30 Tilawat
- 11.45 Question & Answer Session with Hazrat Khalifatul Masih IV
- 1.00 MULAQAT. Quran Translation Class
- 2.00 Poem
- 2.10 ISLAMIC ETIQUETTE, (Part 14) A talk by Imam Ataul Mujeeb Rashed Sahib
- 2.40 Poem
- 2.45 *"Dilbar mera yahee hay"* (Part 2) دلبر میرا یہی Programme by Hadi Ali Chaudhry Sahib
- 3:05 Poem Composed By Hadhrat Khalifa tul Messiah IV read by Mohammed Ismat Ullah
- 3.25 Programme about the release of Aseeran (Their arrival & reception in London)
- 4.10 Selected Sayings of the Holy Prophet ﷺ
- 4.20 "The heavenly testimony for the truth of the advent of Imam Mahdi" An address in English by Prof. Hafiz Saleh Mohammed Alladin
- 4.40 Poem
- 4.57 Tomorrow's Programmes

Thursday, 5th January

- 11.30 Tilawat
- 11.45 Questions Answers Session with Hazrat Khalifatul Masih IV
- 1.00 MULAQAT. Quran Translation Class
- 2.00 Poem
- 2.10 PAGE FROM THE HISTORY, by B. A. Rafiq Khan Sahib
- 2.40 Poem
- 2.50 Medical Matters By Dr Mujeeb ul Haq Sahib
- 3.20 Poem
- 3.25 Selected Sayings of the Holy Prophet ﷺ
- 3.35 Poem
- 3.45 Hadhrat Khalifatul Masih IV's meeting with Arab Delegates
- 4.45 Poem
- 4.55 Tomorrow's Programmes
- 5.00 Close

Designing & Setting by Khalifa Rawahuddin Ahmad